

الدَّرْسُ السَّابِعُ

الْمَسْئُولِيَّةُ

خَرَجَ سَيِّدُنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَ خَادِمِهِ "أَسْلَمَ" فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ لِيَتَفَقَّدَ أَحْوَالَ النَّاسِ -

قَالَ أَسْلَمُ: بَيْنَمَا كُنَّا نَمُرُّ بِدَارٍ إِذْ سَمِعْنَا أَوْلَادًا يَبْكُونَ فَوَقَفَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَطَرَقَ الْبَابَ - فَتَحَتْ امْرَأَةُ الْبَابِ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عُمَرُ وَقَالَ: أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَتْ: أَدْخُلْ بِخَيْرٍ أَوْدَعُ - فَدَخَلَ الدَّارَ وَسَأَلَهَا: مَا بَالُ هَؤُلَاءِ الصَّبِيَّةِ يَبْكُونَ؟ قَالَتْ: مِنْ الْجُوعِ - ثُمَّ رَأَى الْقِدْرَ عَلَى النَّارِ وَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ فِي هَذِهِ الْقِدْرِ؟

قَالَتْ: مَاءٌ أُسْكِنْتُهُمْ بِهِ حَتَّى يَنَامُوا - وَاللَّهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عُمَرَ -

فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَمَا يَدْرِي عَمْرُ بِكُمْ؟ فَقَالَتْ: يَتَوَلَّى أَمْرَنَا ثُمَّ يَغْفُلُ عَنَّا -

فَأَقْبَلَ عَلَى فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا - فَخَرَجْنَا نَهْرُولُ حَتَّى أَتَيْنَا بَيْتَ الْمَالِ فَأَخْرَجَ عِدْلًا مِنْ دَقِيقٍ وَكُبَّةً مِنْ شَحْمٍ وَقَالَ: إِحْمِلْهُ عَلَى - قُلْتُ: أَنَا أَحْمِلُهُ عَنْكَ - قَالَ: أَنْتِ تَحْمِلُ وَزُرِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَحَمَلْتُهُ عَلَيْهِ - فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَيْهَا فَأَلْقَى ذَلِكَ

الْعِدْلَ عِنْدَهَا وَأَخْرَجَ شَيْئًا مِنَ الدَّقِيقِ وَقَالَ لَهَا: أَنَا أَطْبِخُ لَكُمْ طَعَامًا -

وَجَعَلَ يَنْفُخُ تَحْتَ الْقِدْرِ وَكَانَتْ لِحَيْتُهُ عَظِيمَةً - فَرَأَيْتُ الدُّخَانَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهَا حَتَّى طَبَخَ لَهُمْ وَقَالَ لَهَا: أَطْعِمِيهِمْ - وَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا هُنَاكَ حَتَّى شَبِعُوا وَهِيَ تَقُولُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا -

هَكَذَا كَانَ سَيِّدُنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحِسُّ مَسْئُولِيَّتَهُ نَحْوَ رَعِيَّتِهِ وَيَرْحَمُهُمْ وَيُسَاعِدُهُمْ -

الْتِمَارِينَ

١ - اِسْتَحْدِمِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ فِي جُمْلٍ مُفِيدَةٍ:

الصَّبِيَّةُ - الْجُوعُ - كُبَّةٌ - الدَّقِيقُ - الدُّخَانُ -

٢ - لِمَاذَا لَمْ يَقْبَلْ عُمَرُ أَنْ يَحْمِلَ غَلَامُهُ عَنْهُ الدَّقِيقَ؟

٣ - حَوْلَ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا شخص کو سوال کرتے ہوئے دیکھا۔

آپ نے اسے فرمایا: تجھے اس پر کس چیز نے مجبور کیا ہے؟ اس نے کہا:

میں یہودی ہوں، بڑھاپے کی وجہ سے روزی نہیں کما سکتا اور نہ ہی جزیہ ادا کر سکتا ہوں۔

آپ نے بوڑھے کا ہاتھ پکڑا، اسے اپنے گھر لے گئے اور اسے کچھ مال عطا کیا۔

پھر بیت المال کے خازن سے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا، ہم اس کی جوانی میں تو اس سے جزیہ لیتے رہے اور بڑھاپے میں اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔
پھر آپ نے اس سے جزیہ ساقط کر دیا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

قُوَّةُ الْإِنْسَانِ

جَلَسَ ذِئْبٌ وَتَعَلَّبُ يَتَحَادَثَانِ، فَقَالَ الثَّعْلَبُ: أَنَا أَكْرَهُ الْإِنْسَانَ،
إِنَّهُ يُطَارِدُنَا وَاحِدًا وَاحِدًا، إِنَّهُ أَقْوَى مَخْلُوقٍ عَلَى وَجْهِ
الْأَرْضِ-

قال الذئب: هل هو أقوى مِنِّي؟ وهل هو أقوى مِنَ الأسدِ
مَلِكِ الْحَيَوَانِ؟ هل هو أقوى مِنَ النَّمِرِ الشَّرِسِ أَوْ الْفِيلِ
الضَّخْمِ؟

قال الثعلب: نعم، هو أقوى مِنكَ وَمِنْ جَمِيعِ الْحَيَوَانِ-
قال الذئب: أَنْتَ مُبَالِغٌ فِي قَوْلِكَ وَسَوْفَ تَرَى أَنَّي أَقْوَى
مِنْهُ-

والتقى الذئبُ المغرورُ بِرَجُلٍ يَحْمِلُ عَلَى كَتِفِهِ بُنْدُقِيَّةً،
فَاسْرَعَ نَحْوَ الرَّجُلِ وَنَظَرَ إِلَيْهِ نَظْرَةً غَاضِبَةً، كَأَنَّ الشَّرَرَ يَتَطَايَرُ
مِنْ عَيْنَيْهِ- لَمَّا رَأَى الرَّجُلُ ذَلِكَ سَدَدَ إِلَيْهِ الْبُنْدُقِيَّةَ وَأَطْلَقَ عَلَيْهِ
النَّارَ- سَمِعَ الذئبُ صَوْتَ إِطْلَاقِ النَّارِ فَاسْرَعَ يَعْدُو-

ولقيهُ الثعلبُ وهو في خوفٍ ودهشةٍ وقال وهو يضحكُ
ساخرًا: لِمَ فَرَرْتَ؟ أَنْتَ ذِئْبٌ جَبَانٌ- هل عَرَفْتَ أَنَّكَ أَضْعَفُ

مِنْ الْإِنْسَانِ؟

قَالَ الذَّنْبُ: لَا، أَنَا أَقْوَى مِنْهُ - وَلَكِنَّهُ لَمْ يُقَاتِلْنِي بِإِنْصَافٍ
وَأَنَا قَاتِلْتَنِي بِسِلَاحٍ لَا أَعْرِفُهُ -

التَّمَارِينُ

- ۱- الْإِنْسَانُ أَقْوَى مِنَ الْحَيَوَانِ، فَلِمَاذَا؟
- ۲- صُغِّ مِنْ الْأَفْعَالِ الْآتِيَةِ أَمْرًا وَنَهْيًا وَصَرَفُهَا:
قَوِيَ - طَارَدَ - تَطَايَرَ - إِقْوَى - لَا تَقْوَى -
- ۳- حَوِّلْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: طَارِدَ لَا تَطَارِدْ
اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کیلئے مسخر کر دی ہے۔
انسان اپنی صلاحیتوں کے ذریعے ہر چیز پر قابو پا سکتا ہے۔
عقل انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے۔
انسان نے عقل کے ذریعے زندگی کے ہر میدان میں حیران کن ترقی کی ہے۔

دریاؤں اور سمندروں کے پانی کو انسان نے اپنا تابع بنالیا۔ اس پر کشتیاں اور جہاز چلائے۔
دریاؤں پر ڈیم بنائے اور ان سے بجلی پیدا کی۔
فضائیں بھی انسان کی حکمت سے باہر نہیں ہیں انسان کے ہاتھ سے بنے ہوئے جہاز فضا میں
اڑتے ہیں۔

انسان نے نئے نئے آلات ایجاد کئے ہیں جو زرعی اور صنعتی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

الْخَادِمُ وَالسَّمَكَةُ

أَرْسَلَ سَيِّدٌ خَادِمَهُ لِيَشْتَرِيَ لَهُ سَمَكًا مِنَ السُّوقِ - فَلَمَّا وَصَلَ
إِلَى الْخَانُوتِ وَجَدَ زَحَامَ الْمُشْتَرِينَ شَدِيدًا - فَوَقَفَ بُرْهَةً يَنْتَظِرُ
خِيفَةَ الزَّحَامِ - فَلَمَّا طَالَ انْتِظَارُهُ دَفَعَ إِلَى دَاخِلِ الْخَانُوتِ وَقَبَضَ
عَلَى سَمَكَةٍ وَرَجَا مِنَ الْبَائِعِ أَنْ يَزِنَهَا لَهُ وَيُخَبِّرَهُ بِسَمَنِهَا -
وَلَمَّا لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ السَّمَاكُ لِحَقَارَةِ ثِيَابِهِ كَرَّرَ عَلَيْهِ
الطَّلَبَ، وَلَمْ يَزِدْ إِلَّا انْصِرَافًا عَنْهُ - فَتَغَيَّظَ الْخَادِمُ مِنْ مُعَامَلَةِ
الْبَائِعِ لَهُ، وَدَبَّرَ فِي نَفْسِهِ حِيلَةً لَطِيفَةً يَكِيدُ بِهَا لَهُ -
فَأَخَذَ سَمَكَةً وَقَرَّبَهَا مِنْ أَنْفِهِ، كَأَنَّهُ يَشْمُهَا - فَاغْتَاظَ الْبَائِعُ
مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ غَاضِبًا: لِمَاذَا تَشُمُّ سَمَكِي أَيُّهَا الرَّجُلُ وَلَيْسَ
عِنْدِي سَمَكٌ نَتْنٌ؟ أَتُرِكَ السَّمَكَ إِنْ لَمْ يُعْجِبْكَ، وَارْحَلْ عَنِّي
وَرَزَقِي عَلَى اللَّهِ -

فَقَالَ الْخَادِمُ: أَنَا لَا أَشُمُّ هَذِهِ السَّمَكَةَ لَكِنِّي أَسْمَعُ مِنْهَا
الْجَوَابَ عَنْ سُؤَالِ أَلْقِيَتُهُ عَلَيْهَا - فَقَالَ السَّمَاكُ: مَاذَا سَأَلْتَهَا
وَبِمَاذَا أَجَابَتْكَ؟

فَقَالَ الْخَادِمُ: سَأَلْتُهَا هَلْ رَأَتْ أُنْحَى الذِّي غَرِقَ فِي الْبَحْرِ
مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَأَجَابَتْ أَنَّهَا لَا تَعْرِفُ شَيْئًا عَنْ أَخْبَارِ الْبَحْرِ
الْحَدِيثَةِ، لِأَنَّهَا خَرَجَتْ مِنْهُ مُنْذُ أُسْبُوعَيْنِ -

التمارين

١- ضَعُ كُلَّ كَلِمَةٍ مِمَّا يَأْتِي فِي جُمْلَةٍ مِنْ عِنْدِكَ:

الخدّام - السمكة - اغْتَاطَ - السّمّاك - البحر -

٢- صُنِّعَ مِنَ الْأَفْعَالِ التَّالِيَةِ إِسْمُ الْفَاعِلِ وَاسْمُ الْمَفْعُولِ:

اغْتَاطَ - طَالَ - وَزَنَ - شَمَّ - اَزْدَادَ -

مُعْتَاطٌ مَعْفُولٌ مَوْزِنٌ مَتَعْمِلٌ مَزْدَادٌ
٣- بَأَى طَرِيقَةً وَجَهَ الْخَادِمُ الْبَائِعَ نَحْوَهُ -

٤- تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

اشبہ مشہور طفیلی تھا۔

ایک دفعہ ادباء کی ایک جماعت دسترخوان کے ارد گرد جمع تھی۔ دسترخوان پر بھی ہوئی مچھلیاں تھیں۔

اچانک انہوں نے اشبہ کو آتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک نے کہا: اشبہ ہمیشہ اچھے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے، اس لئے بڑی مچھلیوں کو ڈونگے میں ڈالو اور اسے کونے میں رکھ دو۔ جب اشبہ آئے گا تو ہمارے ساتھ چھوٹی مچھلیاں ہی کھائے گا۔

جب اشبہ دسترخوان پر بیٹھا اور اس نے چھوٹی مچھلیاں دیکھیں تو ان میں سے ایک کو پکڑا اور اپنے کان کے قریب کیا۔ ایک شخص نے اس سے پوچھا: تم کیا کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس سے اپنے بھائی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو چھ ماہ پہلے پانی میں غرق ہو گیا تھا۔ اس شخص نے کہا: اس مچھلی نے کیا جواب دیا ہے؟

اشبہ نے کہا: یہ مجھے کہہ رہی ہے کہ میں چھوٹی ہوں تم اپنے بھائی کے بارے میں ان بڑی مچھلیوں سے پوچھو جو اس ڈونگے میں ہیں۔

الدَّرْسُ الْعَاشِرُ

التَّعَاوُنُ

كَانَ رَجُلٌ مَاشِيًا فِي حَقْلِ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، يُمَتِّعُ نَفْسَهُ بِجَمَالِ الطَّبِيعَةِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ الْهَادِي الَّذِي امْتَرَجَ فِيهِ بَيَاضُ ضَوْءِ الْقَمَرِ بِخُضْرَةِ الزَّرْعِ، فَرَأَى جَمَاعَةً مِنَ الْفُئْرَانِ سَائِرَةً فِي طَرِيقٍ وَاحِدٍ، فَتَعَجَّبَ مِنْ هَذَا الْمَنْظَرِ النَّادِرِ الْمِثَالِ، وَوَقَفَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا مِنْ بَعِيدٍ - فَشَاهَدَ فِي وَسْطِ جَمَاعَةِ الْفُئْرَانِ فَارَةً كَبِيرَةً عَمِيَاءَ قَابِضَةً عَلَى طَرَفِ عُودٍ يَابِسٍ بِأَسْنَانِهَا، وَبِجَانِبِهَا فَارَةً صَغِيرَةً أُخْرَى، لَهَا عَيْنَانِ بَرَّاقَتَانِ وَقَدْ أُمْسَكَتِ الْعُودَ مِنْ طَرَفِهِ الثَّانِي لِتَقُودَ تِلْكَ الْفَارَةَ الْعَجُوزَ الضَّرِيرَةَ إِلَى حَيْثُ تَتَوَجَّهَ الْجَمَاعَةُ -

أَيُّهَا الْإِنْسَانُ! اُنْظُرْ كَيْفَ أَلْهَمَ اللَّهُ ذَلِكَ الْحَيَوَانَ الْأَعْجَمَ، وَعَلَّمَهُ أَنْ يُعَاوِنَ الْقَوِيَّ مِنْهُ الضَّعِيفَ - وَهَلْ مِنْ الْمَعْقُولِ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا يُسَاعِدَ الْإِنْسَانَ غَيْرَهُ مِنَ الْمُحْتَاجِينَ؟ كَلَّا! فَإِنَّ قَوِيَّ الْيَوْمِ يُمَكِّنُ أَنْ يَكُونَ غَدًا ضَعِيفًا -

وَمَتَى عَاوَنَ الْمَرْءُ الْقَوِيَّ أَخَاهُ الضَّعِيفَ وَجَدَ مُعِينًا إِذَا نَزَلَ

بِهِ خَطْبٌ - وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ -

التمارين

۱- اُكْتُبْ قِصَّةً قَصِيرَةً عَنْ تَعَاوُنِكَ مَعَ مُحْتَاجٍ-

۲- ضَعِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ فِي جُمْلَةٍ مُفِيدَةٍ:

ليلة مقمرة - الوقت الهادي - ضوء القمر -

المساعدة - يُعَاوَنُ -

۳- تَرَجِّمْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

ایک چیونٹی پانی پینے کیلئے ایک نہر پر گئی۔ جب وہ پانی پینے لگی تو اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ پانی میں گر گئی۔ وہ تیرنا نہیں جانتی تھی اس لئے قریب تھا کہ وہ ڈوب جائے۔

اچانک ایک کبوتری نے اسے دیکھا اور اس کی مدد کے لئے آگے بڑھی۔ اس نے گھاس کا ایک تنکا اپنی چونچ میں لیا اور اسے چیونٹی کے سامنے رکھ دیا۔ چیونٹی اس کے ذریعے پانی سے نکلا آئی۔

چند دنوں کے بعد چیونٹی نے دیکھا کہ وہ کبوتری ایک درخت کی شاخ پر بیٹھی ہے۔ ایک شکاری اس کی طرف بدوق تانے ہوئے ہے۔ چیونٹی نے سوچا کہ مجھے اس کبوتری کی مدد کرنی چاہئے، وہ جلدی سے شکاری کے پاؤں پر چڑھ گئی اور جب شکاری نے بدوق چلانے کا ارادہ کیا تو اس نے اسے زور سے کاٹ لیا۔ شکاری اس طرف متوجہ ہو گیا اور اس کا نشانہ خطا ہو گیا۔

الدرس الحادی عشر

من هَدَى الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ

”أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ وَالْأَرْضِ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ تَبْصِرَةً وَذِكْرَى لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ رِزْقًا لِلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلَدَةً مَيِّتًا كَذَلِكَ الْخُرُوجُ“

(سورة ق: ۶-۱۱)

معانى المفردات

بنیناها: رَفَعْنَاهَا بِدُونِ عُمْدٍ	مبارکاً: کثیر النفع
فروج: شقوق	جَنَاتٍ: حدائق و بساتین
مددناها: بَسَطْنَاهَا	حب الحصيد: حب الزرع الذی يُحْصَدُ
رواسی: جبالاً ثابتة	باسقات: مرتفعات
زوج: صنف	طلع: ثمر
بهيج: جميل	نضيد: متراکم بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ
تبصرة: تعريفاً وإيضاحاً	بلدة ميتة: أرضاً لا تُنْبِتُ

ذکرى: تذکیر اور تنبیہا | الخروج: البعث من القبور يوم
مُنِيب: راجع إلى ربّه | القيامة

الشرح

إِنَّ الْقُرْآنَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى التَّفَكُّرِ وَالتَّدَبُّرِ فِي هَذَا الْكَوْنِ الْعَجِيبِ لِيَسْتَدِلُّوا بِهِ عَلَى وُجُودِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَحْدَانِيَّتِهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ - إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُبَيِّنُ فِي هَذِهِ الْآيَاتِ بَعْضَ مَظَاهِيرِ قُدْرَتِهِ فِي هَذَا الْكَوْنِ لِيَتَأَمَّلُوا فِيهَا وَيُؤْمِنُوا بِالْبَعْثِ الَّذِي يَسْتَبْعِدُونَهُ - فَأَمْرُ الْبَعْثِ قَاعِدَةٌ أَسَاسِيَّةٌ يَقُومُ عَلَيْهَا الْعَقِيدَةُ - فَإِنَّ نَسَانَ قَدْ لَا يَلْقَى جَزَاءَ عَمَلِهِ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا فَلَا بَدَّ مِنْ عَالَمٍ آخَرَ يَجِدُ فِيهِ كُلَّ مَا يَسْتَحِقُّهُ مِنْ ثَوَابٍ أَوْ عِقَابٍ -

أُنْكَرَ مُشْرِكَو الْعَرَبِ الْبَعْثَ (وَهُوَ إِخْرَاجُ الْمَوْتَى مِنْ قُبُورِهِمْ) وَعَدُّوهُ أَمْرًا عَجِيبًا بَعِيدَ الْوُقُوعِ - فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ لَوْ نَظَرُوا وَتَدَبَّرُوا خَلْقَ اللَّهِ وَصُنْعَهُ لَأَمْنُوا بِالْبَعْثِ، وَلَمْ يَسْتَبْعِدُوهُ -

هَذِهِ هِيَ السَّمَاءُ قَدَرَفَعَهَا اللَّهُ فَوْقَهُمْ بِأَعْمَدٍ وَزَيَّنَهَا بِالْكَوَاكِبِ لَا تَرَى فِيهَا أَى شَقِيقٍ.

وَهَذِهِ الْأَرْضُ كَيْفَ بَسَطَهَا لِيَسْهَلَ السَّيْرُ عَلَيْهَا وَتَبَّتْهَا بِالْجِبَالِ لِكَيْ لَا تَضْطَرِبَ - وَأَنْبَتَ فِيهَا أَصْنَافَ النَّبَاتِ النَّاصِرِ النَّافِعِ -

وَالْمَاءُ النَّازِلُ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً وَرَحْمَةً لِلنَّاسِ - بِهِ تَنْبُتُ أَنْوَاعُ الزُّرُوعِ وَالْفَوَاكِهُ وَتَخْضِرُ الْأَرْضُ وَتُخْضِبُ بَعْدَ الْجَدْبِ -
لَوْ نَظَرُوا إِلَى هَذِهِ الْأَشْيَاءِ نَظَرًا مُجَرَّدًا مِنْ الْعِنَادِ لَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَى

إِحْيَاءِ النَّاسِ بَعْدَ مَوْتِهِمْ وَبَعْثِهِمْ مِنْ قُبُورِهِمْ -

التمرین

- ۱- هاتِ جُمُوعًا لِلْمَفْرَدَاتِ وَمَفْرَدَاتٍ لِلْجُمُوعِ:
السَّمَاءُ - فُرُوجٌ - رِوَاسِي - مُنِيبٌ - ذَكْرِي -
بَاسِقَاتٌ - شَقِيقٌ - جِبَالٌ - كَوَاكِبٌ - أَصْنَافٌ -
- ۲- هَاتِ مَاضِيًا وَمُضَارِعًا لِلْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ -
الْحَصِيدُ - نَضِيدٌ - تَبْصِرَةٌ - مُنِيبٌ - بَهِيجٌ -
- ۳- أَذْكَرَ مَوْضِعَ إِعْرَابٍ "كَيْفَ" فِي "كَيْفَ بَنِينَاهَا"
- ۴- تَرْجِمْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:
قرآن کریم منج رشد و ہدایت ہے۔ قرآن کریم ہر چیز میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔
کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ اے انسان! تو آسمان میں غور کر۔
سر سبز درختوں کی طرف دیکھ۔ آخرت میں ہر انسان اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ قیامت کا دن دور نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو ستاروں سے آراستہ کیا ہے۔ آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ بارش کاپانی کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔

الدرس الثاني عشر

من هَدَى الحديث النبوي

قال النبي ﷺ: "مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ وَإِنْ نَبِيًّا اللَّهُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَام - كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ -"

الشرح

نور العمل أساس رقي الأمم وعماد قوتها - وهو يرفع صاحبه إلى أعلى الدرجات ويكسب الأمم المجد والرفعة وقد حثنا عليه ديننا الحنيف فقال الله تعالى: ﴿ قُلْ اْعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ﴾

أفضل الرزق ما كسبه الإنسان بكده وعمله وقد كان سيدنا داود عليه السلام يصنع الدروع ويأكل من كسبه إنما العمل ممدوح لأن العامل ينتفع هو وغيره بثمره عمله وينصرف عن اللهو واللعب فيعيش كريم النفس محترماً لدى الناس -

أما العاقل فيكون كالأعلى غيره ويضيع وقته وقد يرتكب الجرائم قال سيدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه: "لا يقعد أحدكم عن طلب الرزق وهو يقول: اللهم ارزقني وقد علم أن السماء لا

تمطر ذهباً ولا فضة -"

مدح رجل عند النبي ﷺ بكثرة الصلوة والصوم فقال: "مَنْ كَانَ يَمُونُهُ وَيَقُومُ بِهِ؟" قالوا: "كُلُّنَا" قال: "كُلُّكُمْ أَعْبُدُونَهُ" - يَا بَنِيَّ! إِنَّ الْعَمَلَ فَضِيلَةٌ وَالْفَرَاغَ رَذِيلَةٌ يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تُوَدَّى عَمَلُكَ بِجِدٍّ وَاتَّقَانٍ وَهِمَّةٍ -

يقول سيدنا عمر بن الخطاب - رضي الله عنه - إني لأرى الرجل فيعجبني فأقول: أله حرفة؟ فإن قالوا "لا" سقط من عيني -

التمرين

أجب عن الأسئلة الآتية:

- ١ - أي الطعام خير؟ ما سبب رقي الأمم؟ لِمَ كان العمل ممدوحاً؟ ماذا كان داود عليه السلام يصنع؟ ماذا يفعل العاقل؟
- ٢ - ما محل كلمتي "قط" و "خيراً" من الإعراب؟
- ٣ - هات أضداداً للكلمات الآتية:
خير - أعلى - العامل - فضيلة - ممدوح - الفراغ -
- ٤ - بين الصيغ الآتية:

جمع متکم ما فی مصروف³⁰
 خیر - حننا - أفضل - سید - بنی - اسم

۵ - ترجمہ الجمل التالیة إلى العربية:

- زندگی میں کام کامیابی کی بنیاد ہے۔
- کام کرنا انبیائے کرام کی سنت ہے۔
- مسلمان کو چاہئے کہ وہ رزق حلال کمائے۔
- ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا چاہئے۔
- رزق حلال کمانا عبادت ہے۔
- کام کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے۔
- کام کرنے والا برائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔
- معاشرے میں بے کار کی کوئی عزت نہیں۔
- کسی پیشے کو حقیر نہ جانو۔
- اپنا کام محنت اور دیانتداری سے کرو۔

الدرس الثالث عشر

غُرْفَةُ الصَّفِّ

غُرْفَةُ صَفِّنا وَاسِعَةٌ نَظِيفَةٌ - فِيهَا نَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ وَالْأَدَبَ وَهِيَ تَحْتَوِي
 عَلَى شَبَابِيكَ وَبَابِيْنِ وَمَكَاتِبَ وَمَقَاعِدَ وَسُبُورَةٍ وَخَرَائِطَ
 وَكُرْسَى وَمِنْضَدَةٍ -
 مَقَاعِدُ التَّلَامِيذِ مُرْتَبَةٌ بِنِظَامٍ وَهُمْ يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا بِهَدْوٍ وَرَاحَةٍ -
 الْمَكَاتِبُ لِيَوْضَعَ الْكُتُبَ وَالْكُرَاسَاتُ وَالْأَدَوَاتُ الْآخَرَى -
 الشَّبَابِيكُ لِلنُّورِ وَتَحْدِيدِ الْهَوَاءِ الْفَاسِدِ -
 الْبَابَانِ لِمُرُورِ الْأَسَاتِذَةِ وَالطُّلَابِ -
 السُّبُورَةُ لِلْكِتَابَةِ وَشَرْحِ الدُّرُوسِ وَحَلِّ الْمَسَائِلِ -
 الْخَرَائِطُ مُعَلَّقَةٌ عَلَى الْجُدْرَانِ -
 فِي وَسْطِ سَقْفِ الْغُرْفَةِ مِرْوَحَةٌ كَهَرَبَائِيَّةٌ -
 الْأَسْتَاذُ يَجْلِسُ عَلَى الْكُرْسَى، وَالْمِنْضَدَةُ أَمَامَهُ -
 الطُّلَابُ يَدْخُلُونَ فِي الْغُرْفَةِ وَاحِدًا وَاحِدًا وَيَجْلِسُونَ عَلَى
 مَقَاعِدِهِمْ - الْأَسْتَاذُ يُسَجِّلُ الْحُضُورَ أَوَّلًا ثُمَّ يَشْرَحُ الدَّرْسَ -
 الْأَسْتَاذُ كَالْأَبِ، يُحِبُّ تَلَامِيذَهُ، وَيُؤَدِّبُهُمْ إِذَا أَخْطَأُوا -

التَّمرین

۱- أجب عن الأسئلة الآتية:

مَنْ يجلسُ على الكرسي؟ ماذا تفعل عندما تدخل في غرفة الصف؟ أين تُعلّقُ الخرائط؟ ما الفائدةُ للشاييك؟

لَمْ يجب احترام الأستاذ؟

۲- أعرب "واحداً واحداً" في الجملة المذكورة في الدرس -

۳- هاتِ جُموعاً للمفردات و مفردات للجُموع:

غرفة - مروحة - نور - الخرائط - الأستاذ -

الشَّبايك - مكاتب -

۴- ترجم ما يأتي إلى العربية:

ہمارے کلاس روم میں تین کرسیاں ہیں۔

بعض لڑکے ڈیسکوں پر اپنا نام لکھتے ہیں۔

لیکن یہ بری عادت ہے۔

ہمیں استاد کا احترام کرنا چاہئے۔

استاد صاحب ہمیں محنت اور کوشش سے پڑھاتے ہیں۔

وہ مشکل مسائل کی تشریح تختہ سیاہ پر کرتے ہیں۔

وہ بغیر سبب کے کسی کو سزا نہیں دیتے۔

ہماری کلاس کا مانیٹر بڑا ذہین ہے۔

وہ ہمیشہ کلاس میں اول آتا ہے۔

استاد کی کرسی پر بیٹھا طالب علم کیلئے مناسب نہیں۔

الدرس الرابع عشر

الجائزة على العمل النبيل

كَانَ الْمُعَلِّمُ كُلُّ شَهْرٍ يُقَدِّمُ جَائِزَةً لِطَالِبٍ عَمِلَ عَمَلًا نَبِيلًا -
في هذا الشهر تقدّم أحمد لأخذِ الجائزة -

قال له المُعَلِّمُ: صِفْ ماعملتَه من عَمَلٍ نبيلٍ - قال أحمد:
وجدتُ طفلاً أُمسِكَ عُصفوراً وربطَه بِخِيطٍ في رِجله وصارَ
يلعبُ به، كَانَ الطِّفْلُ يُرْخِي الخِيطَ فيَفْرَحُ العصفورُ ويُفْرِفُ
بِجَنَاحَيْهِ ويُحاولُ أن يَطِيرَ في الجوّ -

ولكنَّ الطِّفْلَ كَانَ يَجْذِبُ الخِيطَ بعدَ قَلِيلٍ ويشُدُّ العصفورَ
فَيَصْرُخُ والطِّفْلُ لَا يَبَالِي بِصُرَاخِهِ -

ذهبتُ إلى الطِّفْلِ وقلتُ له: إِنَّ هَذَا عصفورٌ جميلٌ ولَطيفٌ
وأنتَ تُعَذِّبُهُ - فقال الطِّفْلُ: أَنَا لَا أُعَذِّبُهُ بَلْ أَنَا أَلْعَبُ بِهِ
فقلتُ له: إِنَّكَ مسرورٌ بهذا اللّعبِ ولكنَّ العصفورَ متألّمٌ
وحزينٌ وَيَجِبُ أن تَفُكَّ الخِيطَ من رِجله وتتركه يَطِيرُ
ويذهبُ إلى عُشِّهِ طليقاً مسروراً - فَكَّ الطِّفْلُ الخِيطَ مِنْ
رِجلِ العصفورِ ففرحَ وطارَ في الجوّ -

فلما سَمِعَ المُعَلِّمُ هذه القِصَّةَ أعطى أحمدَ جائزةً -

التمرین

- ۱- أَجِبْ عَنْ الْأَسْئَلَةِ التَّالِيَةِ:
لِمَنْ أَعْلَنَ الْمَعْلَمُ إِعْطَاءَ الْجَائِزَةِ؟ لِمَاذَا اسْتَحَقَّ أَحْمَدُ
الْجَائِزَةَ؟ مَنْ أَمْسَكَ عُصْفُورًا؟ كَيْفَ كَانَ الطِّفْلُ يَعْذَّبُ
العصفور؟
- ۲- أَذْكَرُ عَمَلًا طَيِّبًا عَمَلَتَهُ-
- ۳- اسْتَخْدِمِ الْكَلِمَاتِ التَّالِيَةَ فِي جُمْلٍ مُفِيدَةٍ:
خَيْطٌ - يُرْخَى - يُحَاوَلُ - يُجَذَّبُ - يَبَالِي - طَلِيقُ-
- ۴- تَرْجِمْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:
عمر شریف اور نیک طالب علم ہے۔ ایک دن وہ سکول جا رہا تھا۔ اس نے راستہ میں
ایک روتا ہوا بچہ دیکھا۔ اس نے اس بچے کو اپنی طرف بلایا اور پوچھا: اے بچے! تم
کیوں رو رہے ہو؟ اس نے بتایا: میں اپنے گھر کا راستہ بھول گیا ہوں۔ وہ اس بچے کو
مسجد لے گیا۔ جب اس نے بچے کے متعلق اعلان کیا تو تھوڑی دیر بعد اس کی
والدہ پہنچ گئی۔ اس نے عمر کا شکریہ ادا کیا اور بچے کو لے کر اپنے گھر چلی گئی۔ عمر
اپنے اس عمدہ کام پر بہت خوش ہوا۔

الدرس الخامس عشر

الشمس والقمر والنجوم

إِنَّ الشَّمْسَ ضَوْئُهَا كَثِيرٌ وَحَرَارَتُهَا شَدِيدَةٌ- هِيَ تُنَوِّرُ الْأَرْضَ
وَتَبْعَثُ الدَّفْءَ فِي الْكَوْنِ- بِحَرَارَتِهَا تَنْضَجُ الزُّرُوعُ وَالْأَثْمَارُ-
هِيَ الَّتِي تُسَخِّنُ الْمِيَاهَ الَّتِي عَلَى سَطْحِ الْأَرْضِ فِي الْبَحَارِ وَغَيْرِهَا
فَتَصِيرُ بُخَارًا- وَهَذَا الْبُخَارُ يَرْتَفِعُ وَيَصِيرُ سَحَابًا فَتَحْمِلُهُ الرِّيحُ
إِلَى الْجِهَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ فَيُمْطِرُ السَّحَابُ-

إِنَّ الْقَمَرَ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ يَكُونُ فِي جِهَةِ الْغَرْبِ وَنَرَاهُ بَعْدَ
غُرُوبِ الشَّمْسِ- يَكُونُ صَغِيرًا وَيُسَمَّى الْهِلَالُ- وَفِي مُنْتَصَفِ
الشَّهْرِ نَرَاهُ كَامِلًا مُسْتَدِيرًا وَيَطْلُعُ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُسَمَّى
الْبَدْرُ- لِلْقَمَرِ فَوَائِدُ كَثِيرَةٌ- هُوَ زِينَةُ السَّمَاءِ وَفِي نَوْرِهِ يَسِرُّ
الْمُسَافِرُونَ-

إِنَّ النُّجُومَ تَظْهَرُ لَيْلًا- كُلَّمَا زَادَ الظَّلَامُ تَكَثَّرَ النُّجُومُ
حَتَّى تَمَلَأَ السَّمَاءُ- عَدَدُهَا كَثِيرٌ جَدًّا لَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ أَنْ
يُحْصِيَهَا- الْمُسَافِرُونَ يَهْتَدُونَ الطَّرِيقَ بِالنُّجُومِ-

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مَوْجُودَةٌ فِي الْفَضَاءِ بِقُدْرَةِ
اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَتْ مُعَلَّقَةٌ بِشَيْءٍ-

التمارين

١- أجب عن الأسئلة التالية:

ما فائدة الشمس؟ بم تنضج الزروع والثمار؟ ما الفرق بين
البدر والهلل؟ متى تكثر النجوم؟ هل الجوم معلقة

بشيء؟

٢- استخرج الجموع من الدرس وزنها-

٣- أعرب ما يأتي:

كلما ازداد الظلام تكثر النجوم حتى تملأ السماء-

٤- ترجم إلى العربية:

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے چاند سورج اور ستارے پیدا کئے ہیں۔

چاند کی روشنی سورج کی روشنی سے دھیمی ہے۔

آج کل سورج کی گرمی سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

اگر سورج نہ ہوتا تو یہ دنیا تاریک ہوتی۔

سورج کی حرارت سے پانی بخارات بن جاتا ہے۔

کبھی کبھی سورج کو گرہن لگ جاتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

چودھویں رات کا چاند کتنا خوبصورت ہے!

چاند آہستہ آہستہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ بدر کامل بن جاتا ہے۔

کبھی کبھی چاند بادل کے پیچھے چھپ جاتا ہے۔

الدرس السادس عشر

شَيْخٌ يَغْرِسُ فَسِيلَةً

كان فتى صغير يسير في طريق، فرأى شيخاً كبيراً يغرس فسيلة-
فقال الفتى للشيخ: أيها الجد! أراك تعمل بهمة ونشاط في غرس
هذه الفسيلة- إنك لن تعيش زمناً طويلاً حتى تنمر النخلة وتأكّل
ثمرتها- فلما ذا تتعب نفسك بدون فائدة؟ فقال الشيخ:
صحيح أن العمر لن يمتد لي حتى أذوق من ثمارها ولكن
أحفادي الصغار سوف يأكلون منها رطباً شهيّاً وسوف
يسرّحون في ظلّها كما زرع آبائي هذه الأشجار المثمرة وأنا
أكل منها-

ثم ابتسم الشيخ وقال للفتى: يا بني! أنا أعمل وفي العمل لذة
ونشاط لشيخ كبير مثلي والعمل عبادة-

يا بني! "اعمل لدنياك كأنك تعيش أبداً- واعمل
لآخرتك كأنك تموت غداً"

التمارين

١- أجب عن الأسئلة الآتية:

ما ذارأى الفتى؟ لماذا تعجب الفتى من عمل الشيخ؟
ماذا قال الشيخ للفتى؟ ما الذى يجب على الإنسان فى
دنياه؟

٢- وضح معنى "العمل عبادة".

٣- هات عكس كل كلمة مما يأتى:

صغير - نشاط - رطب - الحياة - التعب - شيخ -

٤- أعرب كلمتى "صحيح" و"أيها" فى الدرس -

٥- استخرج خمسة أفعال من الدرس ثم استعملها فى جمل
مفيدة -

٦- ترجم إلى اللغة العربية:

ایک آدمی جنگل سے گزر رہا تھا۔ اچانک اس نے ایک شاہین دیکھا۔ اس کے پنجوں
میں گوشت کے ٹکڑے تھے اور وہ ایک درخت کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا۔ آدمی نے
اس کی حقیقت جاننے کا ارادہ کیا۔ تھوڑی دیر غور و فکر کرنے کے بعد اسے معلوم
ہوا کہ گھونسلہ میں ایک زخمی پرندہ ہے جو اڑ نہیں سکتا اور یہ شاہین گوشت کے
ٹکڑے اس کے سامنے ڈال رہا ہے۔

یہ دیکھ کر آدمی بڑا متعجب ہوا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے لگا کہ اللہ
تعالیٰ کسی کو اپنے رزق سے محروم نہیں کرتا۔

الدرس السابع عشر

حکم و أمثال

مَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ -

وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ -

الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ - إِذَا رَأَى فِيهِ عَيْبًا أَصْلَحَهُ

مَاعَالَ مَنْ اقْتَصَدَ -

مَا هَلَكَ أَمْرٌ عَرَفَ قَدْرَهُ -

صَنْعَةٌ فِي الْيَدِ أَمَانٌ مِنَ الْفَقْرِ -

مَنْ سَلِمَ مِنَ الدِّينِ سَلِمَ مِنَ الْهَمِّ -

لَيْسَ كُلُّ مَا يَلْمَعُ ذَهَبًا -

لَا يَقْلُ الْحَدِيدَ إِلَّا الْحَدِيدُ -

مَنْ عَذَّبَ لِسَانَهُ كَثُرَ إِخْوَانُهُ -

أَطْلُبِ الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ وَالرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ -

مَنْ اتَّخَذَ إِخْوَانًا كَانُوا لَهُ أَعْوَانًا -

قَبْلَ الرِّمَاءِ تُمْلَأُ الْكِنَائِنُ -

لَا يُعْرِفُ الصَّدِيقُ إِلَّا وَقْتَ الضِّيقِ -

أَنْتَ لَا تَحْصِدُ مِنَ الشُّوكِ عَيْنًا -

كُلُّ لَبِيبٍ بِالْإِشَارَةِ يَفْهَمُ -

التمرین

ترجمہ إلى العربية:

لاج بری بلا ہے۔

صبر کا پھل میٹھا۔

ہر روز روز عید نیست۔

سوال کرنا نصف علم ہے۔

تندرستی ہزار نعمت ہے۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

پرہیز علاج سے بہتر ہے۔

قوی وہ ہے جو اپنی خواہشات پر غالب آجائے۔

آدمی اپنے دوست سے پچھانا جاتا ہے۔

اتفاق میں برکت ہے۔

کتاب تنہائی کا مونس ہے۔

خرچ کرو اللہ اور دے گا۔

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

کام زندگی کی روح ہے۔

الدرس الثامن عشر

سَيِّدُنَا أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ التَّمِيمِيِّ - كَانَ يُسَمَّى فِي الْجَاهِلِيَّةِ

عَبْدَ الْكَعْبَةِ - فَسَمَّاهُ الرَّسُولُ ﷺ - "عَبْدَ اللَّهِ" وَاسْمُ صَدِيقًا

لِأَنَّهُ بَادَرَ إِلَى تَصَدِيقِ الرَّسُولِ ﷺ وَلَا سِيَّمَا صَبِيحَةَ الْإِسْرَاءِ -

وُلِدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - بِمَكَّةَ بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِعَامَيْنِ

وَأَشْهُرٍ - وَعُرِفَ بِالْخِصَالِ الْكَرِيمَةِ - وَاشْتُهِرَ بِالْعِفَّةِ - وَلَمْ يَكُنْ

يَشْرَبُ الْخَمْرَ الَّتِي كَانَتْ فَاشِيَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ - كَانَ مِنْ رُؤَسَاءِ

مَكَّةَ - عَلِمًا بِأَنْسَابِ الْعَرَبِ وَأَخْبَارِهِمْ وَكَانَ بَزَازًا يُتَاجَرُ فِي

الْثِيَابِ - وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ - وَاشْتَغَلَ بِالدَّعْوَةِ

الْإِسْلَامِيَّةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَأَسْلَمَ بِدَعْوَتِهِ كَثِيرٌ مِنَ الْعَرَبِ

الَّذِينَ اعْتَرَبَهُمُ الْإِسْلَامُ كَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَغَيْرِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

كَانَ إِيمَانُهُ وَمَحَبَّتُهُ بِالرَّسُولِ ﷺ - شَدِيدًا إِذْ كَانَ

صَدِيقَهُ فِي صَبَاهُ وَرَفِيقَهُ عِنْدَمَا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ - لَمَّا اسْتَقَرَّ

الرَّسُولُ ﷺ - فِي الْمَدِينَةِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ سَاعِدُهُ الْأَيْمَنَ - وَقَدْ

خَصَّهُ الرَّسُولُ بِمَزَايَا لَمْ يَخْصَّ بِهَا أَحَدًا سِوَاهُ -

بعد وفاة سيدنا رسول الله ﷺ تولى الخلافة وخطب
 في المسجد النبوي خطبة جامعة - قال: "أيها الناس! اني
 قدوتكم عليكم ولست بخيركم - فإن أحسنتم فأعينوني - فإن
 أسأت فقوموني - الصدق أمانة والكذب خيانة والضعيف فيكم
 قوى عندي حتى أخذ الحق له إن شاء الله - والقوى فيكم ضعيف
 عندي حتى أخذ الحق منه إن شاء الله -"
 قد أجمع أهل السير أنه لم يتخلف عن رسول الله
 ﷺ - في غزوة من غزواته - وكان فيمن ثبت معه يوم أحد
 والحنين -

اشتهر سيدنا ابوبكر بالشجاعة والثبات في الخطوب
 وناهيك بما فعله مع المرتدين ومانعي الزكوة -
 وكان - رضي الله عنه - كثير البذل كريم اليد حتى لقد
 أنفق ثروته في سبيل الله وأغنى كثيراً من الأرقاء - واشتهر
 كذلك بالتواضع والزهد -

التمارين

- ١- أجب عما يأتي:
 - ١- متى ولد سيدنا ابوبكر؟ من أسلم أولاً من الموالى؟ لم
 سمى ابوبكر صديقاً؟ من أسلم بدعوته؟ متى تولى
 الخلافة؟
 - ٢- استخرج من الدرس أفعالا ماضية واجعلها مضارعاً -
 - ٣- صغ من "سمى" فعل الأمر وصرّفه -
 - ٤- ترجم إلى العربية:
- حضرت ابوبكر صدیق زمانہ جاہلیت میں بہت بڑے تاجر تھے۔
 آپ نے حضرت بلال کو ان کے ظالم آقا سے خرید اور اللہ کی راہ میں آزاد کر دیا۔
 آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا لیکن راستہ سے لوٹ آئے۔
 آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی تھی جس میں آپ نماز پڑھتے اور قرآن
 کریم کی تلاوت کرتے۔
 آپ کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔
 آپ نے اپنا تمام مال دین کی سربلندی کیلئے خرچ کر دیا۔
 خلافت سنبھالنے کے بعد آپ بیت المال سے بقدر ضرورت رقم لیا کرتے تھے۔
 آپ کے دور میں قرآن کریم کو ایک مصحف میں جمع کیا گیا۔
 آپ نے مرتدین اور جھوٹے مدعیان نبوت کا خاتمہ کر دیا۔
 وصال کے بعد آپ کو نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

الدرس التاسع عشر

البر

خالد تلميذٌ مُجدُّ تُحِبُّهُ أُمُّهُ وَيُحِبُّهُ أَبُوهُ - يَنْهَضُ مِنْ نَوْمٍ مُبَكَّرًا - يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي - ثُمَّ يَتَنَاوَلُ الْفُطُورَ مَعَ أُسْرَتِهِ وَيَسْتَعِدُّ لِلذَّهَابِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ - فَيَلْبَسُ الزِّيَّ الْمَدْرَسِيِّ وَيَجْمَعُ كُتُبَهُ وَدَفَاتِرَهُ وَيَضَعُهَا فِي مِحْفَظَتِهِ -

يَوْمًا أَعْطَاهُ وَالِدُهُ نَقْعًا دَلِيلَ شِرَاءِ الْكُتُبِ وَالْكَرَاسَاتِ - لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْبَيْتِ وَجَدَ امْرَأَةً عَجُوزًا تَبْكِي وَحَوْلَهَا أَوْلَادُهَا يَبْكُونَ مِنَ الْجُوعِ -

تَأَلَّمَ خَالِدٌ مِنْ هَذَا الْمَنْظَرِ - وَأَعْطَى الْمَرْأَةَ النِّقُودَ كُلَّهَا - فَفَرَّحَ أَوْلَادُهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَقَالُوا لَخَالِدٍ: إِنَّا نَشْكُرُكَ عَلَى صَنِيعِكَ وَجَزَاكَ اللَّهُ كُلَّ خَيْرٍ -

فَلَمَّا عَادَ خَالِدٌ إِلَى مَنْزِلِهِ أَخْبَرَ وَالِدَهُ بِذَلِكَ فَسُرَّ مِنْهُ كَثِيرًا وَقَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْحَمُ مَنْ يَرْحَمُ عِبَادَهُ -

التمارين

١- أجب عن الأسئلة الآتية:

متى يَسْتَقِطُ خالدٌ؟ ماذا يفعلُ بعدَ الفطورِ؟ لم أعطاهُ والدُه النِّقُودَ؟ ماذا فعلَ بهذه النِّقُودِ؟ ماذا قالَ الأولادُ له؟

٢- أعرب "تبكى"، "كثيراً"، "مبكراً" في الدرس -

٣- استعمل الكلمات الآتية في جمل مفيدة:

أسرة - الزي المدرسي - يستعد - عجوز - جوع -

ترجم إلى العربية:

میں ایک دفعہ سکول جا رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا سڑک کے کنارے کھڑی ہے۔ وہ سڑک پار کرنا چاہتی تھی۔ لیکن سڑک پر بہت بھیڑ تھی۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا۔ اور مدد کیلئے پکارا۔ کسی نے اس کی آواز نہ سنی۔ ہر کوئی جلدی میں تھا۔ میں بڑھیا کی طرف بڑھا اس کا ہاتھ پکڑا اور سڑک عبور کرنے میں اس کی مدد کی۔ وہ بڑھیا بہت خوش ہوئی۔ اس نے میرا شکریہ ادا کیا۔

الدَّرْسُ العَشْرُونَ

الآدَابُ

احْتَرِمُ أَسَاتِذَكَ احْتِرَاماً بِالْغَا؛ لِأَنَّهُ يُخْرِجُكَ مِنْ ظِلْمَةِ الْإِلَهِ إِلَى نُورِ الْعِلْمِ-

اسْتَأْذِنِ الْأُسْتَاذَ قَبْلَ السُّؤَالِ-

إِذَا سَأَلَكَ أُسْتَاذٌ فَفَكِّرْ قَبْلَ الْجَوَابِ-

إِذَا تَكَلَّمَ أَحَدٌ فَلَا تَقْطَعْ كَلَامَهُ-

اجْتَنِبْ عَنِ إِيْذَاءِ الْآخَرِينَ-

إِذَا مَرَضَ أَحَدٌ مِنْ أَصْدِقَائِكَ فَادْهَبْ لِعِيَادَتِهِ - وَاجْعَلْ عِيَادَتَكَ قَصِيرَةً-

إِذَا اسْتَعَانَكَ أَحَدٌ فِي الْحَوَائِجِ فَأَعِنَهُ-

لَا تَضِعْ أَوْقَاتَكَ الثَّمِينَةَ فِي اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ، لِأَنَّ الْوَقْتَ الْمَضَى لَا يَعُودُ أَبَدًا-

لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ إِلَى غَدٍ-

اغْسِلْ يَدَيْكَ قَبْلَ الْأَكْلِ وَبَعْدَهُ - وَنَظِّفْ أَسْنَانَكَ بِالسُّوَالِ-

الْفُرْشَةَ وَمَعْجُونِ الْأَسْنَانِ-

لَا تَقْضِمَ أَظْفَارَكَ بِالْأَسْنَانِ-

اغْسِلِ الْفَوَاحِشَ وَالْخُضْرَ جَيِّدًا قَبْلَ الْأَكْلِ-

لَا تَأْكُلِ الْفَوَاحِشَ فِجَّةً-

التمرین

ترجمہ إلى العربية:

بڑوں کا احترام کریں اور چھوٹوں پر شفقت کریں۔

اپنے دوست کی غلطی معاف کر دیں۔

جاندار کو اذیت نہ دو۔

والدین کی عزت کرو۔

سچائی کا عادی ہو جاؤ اور جھوٹ کو ترک کرو۔

کھانا کھانے کے فوراً بعد نہ سو۔

راستہ میں مت تھو کو۔

اپنے جسم اور لباس کی صفائی کا خیال رکھو۔

اپنے دوستوں اور بھائیوں کی مدد کرو۔

جب کسی محفل میں جاؤ تو ادب و احترام سے بیٹھو۔

محفل میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جاؤ۔

جب کسی کے گھر جاؤ تو دروازہ کھٹکھاؤ۔

اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ واپس لوٹ آؤ۔

داخل ہونے سے پہلے سلام کرو۔

الدرس الحادی والعشرون

رحلة بالطائرة

يعيش جميل في ألمانيا منذُ مُدَّةٍ طويلاً - أراد أن يزورَ أهله في مدينة لاهور بباكستان فقرر أن يسافر بالطائرة - ذهب إلى مكتب الخطوط الجوية الباكستانية وهي من أحسن شركات الطيران وحجز مقعداً له - في الميعاد المحدد ذهب جميل إلى المطار وبعد أن أنهى إجراءات وزن العفش والجمارك دخل إلى صالة الانتظار وهناك انتظر حتى سمع النداء بأن يتوجه المسافرون إلى الطائرة -

دخل جميل في الطائرة وجلس على المقعد - بعد قليل سمع صوت مُحركات الطائرة وأُغْلِقَت الأبواب وسمع المضيفة تقول: سيداتي وسادتي! أرحبُ بكم على هذه الطائرة المتجهة إلى لاهور - سَنَطِيرُ على ارتفاع ألفي كيلومتر فوق سطح البحر وبسرعة ٩٠٠ كيلومتر في الساعة - سَنَقْطَعُ المسافة بين ألمانيا ولاهور في سبع ساعات - أَرْجُو من حضراتكم رَبطَ حزام المقعد والامتناع عن التدخين - نَتَمَنَّى لكم سفرًا سعيداً معنا -

التمارين

- ١- أجب عن الأسئلة الآتية:
أين يعيش جميل؟ ماذا فعل قبل السفر إلى باكستان؟
هل أغلقت أبواب الطائرة؟ كم سرعة كانت للطائرة؟
في كم ساعة تقطع المسافة بين ألمانيا ولاهور؟
- ٢- استخدم الكلمات التالية في جمل مفيدة:
شركة الطيران - عفش - صالة - محرقة - المسافة -
- ٣- اذكر مضارعاً للافعال الآتية:
أراد - حجز - أنهي - أغلقت - انتظر -
- ٤- ترجم إلى العربية:

محمود لاہور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ مقیم ہے۔ اس کا بھائی کراچی میں ایک دوا ساز کمپنی میں ملازم ہے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں محمود نے اپنے بھائی کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ اس نے بذریعہ ریل گاڑی سفر کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ بنگ آفس گیا اور ٹکٹ خریدی۔ مقررہ وقت پر سٹیشن پر پہنچا۔ وہ پلیٹ فارم نمبر ۲ پر گاڑی کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد کراچی کی طرف جانے والی گاڑی پہنچ گئی۔ وہ دس نمبر ڈبہ پر سوار ہو گیا۔ گاڑی سو کیلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی تھی۔ گاڑی نے لاہور اور کراچی کے درمیان فاصلہ بیس گھنٹے میں طے کیا۔

الدَّرْسُ الثَّانِي والعَشْرُونَ

تَلْمِيزُ كَسْلَانِ

سَمِيرٌ تَلْمِيزُ كَسْلَانِ، يُحَاوِلُ دَائِمًا أَنْ يَتَغَيَّبَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ
حَسَبَ عَادَتِهِ أَرَادَ صَبَاحَ الْيَوْمِ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ وَفِي
وَقْتِهِ فِي اللَّعِبِ-

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَقَابَلَ فِي الطَّرِيقِ كَلْبًا يَجْرِي فَأَرَادَ
يَلْعَبَ مَعَهُ- وَلَكِنَّ الْكَلْبَ تَرَكَهُ وَذَهَبَ لِيَحْرُسَ الْغَنَمَ-
نَظَرَ إِلَى عُصْفُورَةٍ عَلَى شَجَرَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يُلَا عَيْبَهَا- فَلَمْ تَلْتَمِ
إِلَيْهِ وَاشْتَغَلَتْ بِعَمَلِ عَيْشِهَا- ثُمَّ رَأَى نَحْلَةً فَوْقَ زَهْرَةٍ فَأَرَادَ
يَلْعَبَ مَعَهَا وَلَمْ تَنْظُرْ إِلَيْهِ وَطَارَتْ إِلَى الْخَلِيَّةِ لِعَمَلِ الْعَسَلِ-
ذَهَبَ إِلَى الْحَقُولِ فَوَجَدَ الْفَلَاحِينَ يَحْرَثُونَ الْأَرْضَ
وَيَسْقُونَهَا- ثُمَّ وَصَلَ إِلَى شَاطِئِ النَّهْرِ فَرَأَى الصَّيَّادَ
يَصِيدُونَ السَّمَكَ وَالْمَلَاحِينَ يَعْبُرُونَ بِالْمَسَافِرِينَ النَّهْرَ-

لَمَّا رَأَى سَمِيرٌ أَنَّ كُلَّ إِنْسَانٍ وَحَيَوَانٍ مُجِدُّ فِي عَمَلِهِ
مُوَظَّبٌ عَلَى شُغْلِهِ نَدِمَ وَخَجِلَ- فَعَزَمَ عَلَى أَلَّا يَتَخَلَّفَ عَنِ

مَدْرَسَتِهِ-

الْتِمَارِينَ

۱- أَجِبْ عَنِ الْأَسْئَلَةِ التَّالِيَةِ:
مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ؟ أَيْنَ ذَهَبَ سَمِيرٌ؟ مَاذَا فَعَلَتْ
الْعُصْفُورَةُ؟ هَلْ تَحْضُرُ دُرُوسَكَ فِي الْمَدْرَسَةِ؟ عَلَى أَيِّ
شَيْءٍ عَزَمَ سَمِيرٌ؟

۲- هَاتِ اسْمَ الْفَاعِلِ مِمَّا يَأْتِي:
تَغَيَّبَ- تَخَلَّفَ- يُلَاعِبُ- نَدِمَ- عَزَمَ-

۳- أَعْرَبِ "عَزَمَ عَلَى أَلَّا يَتَخَلَّفَ عَنِ الْمَدْرَسَةِ"-
۴- تَرْجِمِ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

طالب علم کی زندگی کے دو حصے ہیں ایک سکول کی زندگی، دوسری گھر کی زندگی۔
مثالی طالب علم وہ ہے جو زندگی کے دونوں حصوں میں کامیاب ہو۔ انسان علم کی
وجہ سے اشرف المخلوقات ہے۔

کتاب ایک بہترین معلم ہے اور یہ ایک وفادار دوست ہے۔ سکول میں تعلیم کے
ساتھ ساتھ کھیلوں کی بھی تربیت دی جاتی ہے۔ تعلیم کے ساتھ کھیل بھی
ضروری ہے۔ صحت مند عقل صحت مند جسم میں ہوتی ہے۔ کھیل کے وقت
کھیل اور پڑھائی کے وقت پڑھائی کامیابی کی کلید ہے۔ جسم کی نشوونما کیلئے فٹ بال
مفید ہے۔

الدرس الثالث والعشرون

السَّارِقُ وَابْنُهُ

ذَهَبَ رَجُلٌ مَرَّةً إِلَى حَدِيقَةٍ مُثْمِرَةٍ لِيَسْرِقَ مِنْهَا شَيْئًا مِنَ
الْأَثْمَارِ وَكَانَ لَهُ وَلَدٌ صَغِيرٌ أَخَذَهُ مَعَهُ لِيُسَاعِدَهُ فِي هَذَا الْعَمَلِ
فَتَسَلَّقَ الرَّجُلُ سُورَ الْحَدِيقَةِ وَقَالَ لِابْنِهِ: اِنْتَظِرْ هُنَاكَ
وَاحْتَرِسْ- وَأَخْبِرْنِي إِذَا أَقْبَلَ أَحَدٌ إِلَى الْحَدِيقَةِ لِكَيْ أُخْتَفِيَ
فَذَهَبَ الْأَبُ لِيَأْخُذَ مَا ارَادَ مِنَ الْأَثْمَارِ- فَتَسَلَّقَ الشَّجَرَةَ-

بَعْدَ دَقَائِقَ قَلِيلَةٍ أَخَذَ الْوَلَدُ يَصِيحُ قَائِلًا: يَا أَبِي! ارْجِعْ
فَهُنَاكَ مَنْ يَرَاكَ- فَعَادَ الرَّجُلُ مُسْرِعًا فِرْعًا خَائِفًا- وَقَالَ لَهُ: أَيْنَ
مَنْ يَرَانَا؟ فَأَجَابَ الْوَلَدُ: هُوَ اللَّهُ يَرَاكَ وَيَرَانِي ' وَهُوَ مُطَّلِعٌ عَلَى
مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ- فَخَجَلَ الرَّجُلُ وَعَادَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ وَتَابَ
إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفَرَهُ-

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾

الْتِمَارَيْنِ

۱- أَجِبْ عَنِ الْأَسْئَلَةِ الْآتِيَةِ:

أَيْنَ ذَهَبَ الرَّجُلُ؟

مَاذَا كَانَ يُرِيدُ؟

مَنْ أَخَذَ مَعَهُ؟

مَاذَا قَالَ الْأَبُ لِابْنِهِ؟

مَاذَا فَعَلَ الْوَلَدُ بَعْدَ دَقَائِقَ؟

۲- أَعْرَبْ "مُسْرِعًا" وَ "مَا نُعْلِنُ" فِي الدَّرْسِ-

۳- هَاتِ مُضَارِعًا لِلْأَفْعَالِ الْآتِيَةِ ثُمَّ اسْتَخْدِمَهَا فِي جُمْلٍ

مُفِيدَةٍ:

رَأَى- تَسَلَّقَ- عَادَ- تَابَ- خَجَلَ-

۴- تَرْجِمْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کے احوال جاننے کیلئے گلیوں کا پتھر لگایا
کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ایک گھر کے پاس سے گذرے۔ انہوں نے ایک
بڑھیا کی آواز سنی۔ وہ بڑھیا اپنی بیٹی کو کہہ رہی تھی کہ دودھ میں پانی ملا دو۔ لڑکی
نے جواب دیا: امیر المومنین نے اس سے منع کیا ہے۔ بڑھیا نے کہا: اس وقت
امیر المومنین ہمیں نہیں دیکھ رہے۔ لڑکی نے جواب دیا: اگر امیر المومنین ہمیں
نہیں دیکھ رہے تو اللہ تعالیٰ تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔

الدرس الرابع والعشرون

التمثيلية

نادى أبو صلاح زوجته أم مرزوق - قامت مدعورة وذم
إليه بسرعة -

أبو صلاح: أشعر بدوار في رأسي - أصبح حلقي جافاً -

أم مرزوق: أتريد ماء ياسيدي؟

أبو صلاح: إني أكاد أموت - وجهي أصفر - عياني حمرار

كالدم، وأسنانني تصطك بعضها ببعض، ويدي

ترتعش - إن هذه علامات الموت - أحضري الماء

بسرعة -

سمعت نفيسة صراخ والدها وأسرعت إليه -

نفيسة: ماذا بك يا أبي خبرني ما الأمر - هل تريد شيئاً؟

أبو صلاح: إني مشرف على الموت -

نفيسة: إني أدعوك الطبيب يا أبت -

أبو صلاح: لا حاجة لي إلى الطبيب - أحضري الورقة والقل

اكتب لك وصيتي -

نفيسة: هدي روعك يا أبي - ستشفى بإذن الله تعالى -

أنا أرسل خادماً إلى الطبيب -
بعد برهة دخل الطبيب يتبسم كالعادة ويسلم
على الحاضرين، ثم سحب كرسيًا بجوار سرير
المريض وجلس عليه وأمسك يد المريض ليحس
نبضه وقال:

ما شاء الله! نبضك منتظم اليوم - ماذا أكلت
هذا الصباح؟

ما أكلت شيئاً منذ الصباح -

أرني لسانك -

أخرج أبو صلاح لسانه وتهلل وجهه الطبيب
مسروراً -

الحالة جيدة جداً -

أحقاً ما تقول يا دكتور - هل هناك أمل في الشفاء؟

ما هذا السؤال الغريب؟ إن من يسمعك تتكلم

هكذا يظنك طفلاً صغيراً - هل تشك في

شفائك إلى هذا الحد؟

أبو صلاح: أشعر هذه الأيام بضعف قوتي ولا أجد شهية للأكل -

الطبيب: هذا وهم - أؤكد لك أنني أراك أحسن -

من قبل - ثق في كلامي واعتمد على الله -

أبو صلاح: هل سأعيش طويلاً؟

الطبيب: هل من شك في ذلك؟

أبو صلاح: كم عاماً على وجه التقريب؟

الطبيب: لست إلهاً - لكنني أؤكد لك أنك ستعيش على

أقل تقدير خمسة عشر عاماً -

أبو صلاح: خمسة عشر فقط يادكتور؟

الطبيب: لقد قلت لك على أقل تقدير - لكن طبعاً كم

تعرف الأعمار بيد الله -

التمرين

اكتب تمثيلية قصيرة على أي موضوع شئت -

الدرس الخامس والعشرون

الرَّحْمَةُ *

لوترأحم الناس ما كان بينهم جائع ولا غار ولا مغبون ولا فقيرت

العيون من المدامع ولأطمأنت الجنوب في المضاجع -

إرحم الحيوان، لأنه يحس كما تحس ويتألم كما

تتألم، ويبكى بغير دموع -

إرحم الطير - لا تحبسها في أقفاصها ودعها تهيم في

فضائها حيث تشاء، وتذهب حيث يطيب لها الهواء ويصفوله

الجو - أطلق سبيلها - وأطلق سمعك وبصرك ورأها لتسمع

تغريدها فوق الأشجار وعلى شواطئ الأنهار وترى منظرها وهي

طائرة في جو السماء فيخيل إليك أنها أجمل من منظر الفلك

الدائر والكوكب السيار -

أيها السعداء! أحسنوا إلى البائسين والفقراء وامسحوا

دموع الأتقياء - إرحموا من في الأرض يرحمكم من في

السماء -

قد قال النبي ﷺ: "من لا يرحم لا يرحم" -

التمرينات

- ۱- هات مفرداتٍ للكلمات الآتية ثم استعملها في جمل مفيدة:
العيون - مدامع - جنوب - مضاجع - شواطئ -
- ۲- صُغ فعل الأمر من الأفعال التالية:
يصفو - يطيب - ييكي -
۳- أعرب "حيثُ يطيبُ لها الهواءُ" -
۴- ترجم ما ياتي إلى العربية:
اسلام دين رحمت ہے۔
یقیناً اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے۔
نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔
اسلام نے ہمیں غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔
اسلام مسلمانوں کو آپس میں رحم کرنے کا درس دیتا ہے۔
حیوانوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی کیونکہ
اس نے بلی کو باندھ دیا اور کھانے پینے کو کوئی چیز نہ دی۔ اور ایک عورت پیاسے
کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگی۔

الدرس السادس والعشرون

مَنْ يَرْبِطُ الْجَرَسَ

ت جماعۃ من الفئران تسكن في منزل به قطة ماهرة في
مئيد۔ فلم تستطع الفئران أن تخرج من أبحارها حتى في
لام الليل۔ كانت القطعة تهجم عليها كلما خرجت۔
ساعات حال الفئران ولم تجد شيئاً تنقوت به۔

اجتمعت الفئران يوماً للتشاور في هذا الأمر والتفكير
في طريقة للنجاة من خطر القطعة۔ فقالت فارة صغيرة: لقد
اهتديت إلى ما يجب عليكم أن تفعلوا۔ إربطوا جرساً في رقبة
القطعة فإذا تحركت أو سارت صلصل الجرس فنعرف مكانها
ونأخذ جذرنا منها ففرحت الفئران بهذه الحيلة فصفت
للقائلة۔

ثم قامت فارة كبيرة حازمة وقالت: من منا يستطيع
أن يربط الجرس حول رقبة القطعة۔ فكر الجميع فعلموا أنه
لا يستطيع أحد من الفئران أن يفعل ذلك وشعرت الفارة
الصغيرة أن التفكير لا قيمة له بدون تنفيذ۔

التمارين

١- أجب عن الأسئلة التالية:

١- أين كانت تَسْكُنُ الفِئْرَانُ؟

٢- ماذا كانت القطةُ تفعل بالفئرانِ-

٣- ماذا قالت الفارةُ الصغيرةُ؟

٤- ماذا قالت الفارةُ الحازمةُ؟

٥- ما مغزى هذه الحكاية؟

٢- أعرب "فِي مَنْزِلٍ بِهِ قِطْعَةٌ مَاهِرَةٌ فِي الصَّيْدِ" -

٣- اسْتَخْدِمِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ فِي جُمْلٍ مُفِيدَةٍ:

الجرس - الصيد - رقبة - صفقت - ظلام الليل -

٤- ترجم ما يأتي إلى العربية:

ایک تاجر کا ایک گدھا تھا وہ اس پر نمک لادتا تھا راستہ میں ایک ندی تھی

دن گدھا ندی پار کرنے لگا تو پانی میں گر گیا۔ نمک کے پانی میں گھل جانے کی

سے وزن ہلکا ہو گیا پھر جب بھی وہ ندی سے گذرتا تو پانی میں بیٹھ جاتا۔ ایک

تاجر نے اس پر روٹی لادی۔ گدھا حسب عادت ندی میں بیٹھ گیا۔ پھر جب ل

کی کوشش کی تو وہ نہ اٹھ سکا کیونکہ روٹی میں پانی بھر چکا تھا مالک نے اس کو ف

چٹک اس طرح گدھے کو اپنی حماقت کی سزا مل گئی۔

الدرس السابع والعشرون

الْمُؤْمِنُ

مُؤْمِنٌ قَوِيٌّ - قَلْبُهُ عَطُوفٌ - نَفْسُهُ تَقِيَّةٌ - لِسَانُهُ مَصُونٌ - هِمَّتُهُ
بَالِيَةٌ - إِحْسَانُهُ كَثِيرٌ - أَخْلَاقُهُ جَمِيلَةٌ - يُقْبَلُ الْمُؤْمِنُ عَلَى طَاعَةِ
اللَّهِ وَيَتَعَدَّى عَنْ مَعْصِيَتِهِ - يُوَاسِي الْفُقَرَاءَ وَالْبَائِسِينَ - وَيُعْطِفُ
عَلَى الْإِنْسَانِ وَالْحَيَوَانِ - لَا يَخْدَعُ أَحَدًا - يَصْدُقُ دَائِمًا وَلَا
كَذِبُ -

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ ، لِأَنَّ الْعَمَلَ شَرَفٌ وَوَاجِبٌ
وَعِبَادَةٌ - قَدْ اشْتَرَكَ الرَّسُولُ ﷺ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ
الشَّرِيفِ - كَانَ يَحْمِلُ اللَّبَنَ بِيَدَيْهِ الشَّرِيفَتَيْنِ - وَهَكَذَا كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَشْتَرِكُ فِي الْعَمَلِ مَعَ أَصْحَابِهِ -

الْمُؤْمِنُ مُسْتَرِيحٌ قَلْبُهُ ، مُطْمَئِنٌّ ضَمِيرُهُ - إِنْ نَالَ خَيْرًا
الْفَيْتَهُ شَاكِرًا لِلَّهِ عَلَى نِعْمَتِهِ ، بِإِذْلًا مَعْرُوفَهُ لِكُلِّ مُحْتَاجٍ -
وَإِنْ أَصَابَهُ شَرٌّ وَجَدَتْهُ حَمَالًا لِلضَّرِّ ، صَبُورًا عَلَى الْبَلَاءِ وَهُوَ
كَالْجَبَلِ الْأَشْمِ رِزَانَةٌ وَثَبَاتًا - لَا تُبْطِرُهُ النُّعْمَةُ وَلَا تُرَعِّعُهُ
الْمِحْنَةُ - نِعَمَ الْإِيمَانُ صِفَةً يَتَفَيَّأُ ضَلَالَتِهَا الْمُؤْمِنُ -

التمارين

- ۱- استخدم الكلمات الآتية في جمل مفيدة:
عطوف - مصون - يخذع - ألفت - صبر
- ۲- أعرب ما يأتي: "المومن مستريح قلبه" و "باذلاً معروف" -
- ۳- ماهي الصفات التي تحب أن تتصف بها -
- ۴- بين الصيغ الآتية:
قوى - عطوف - مصون - مطمئن - الأشم -
- ۵- ترجم إلى العربية:
مومن مومن كاهناني ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔
مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔
مومن کا دل مضبوط اور زبان پاک ہوتی ہے۔
مومن زمین پر اترتے ہوئے نہیں چلتا۔
مومن جاہلوں سے پہلو تہی کر لیتا ہے۔
مومن مشکل وقت میں بھی اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔
مومن نہ کسی کو دھوکہ دیتا ہے اور نہ دھوکہ کھاتا ہے۔
مومن ایک بل سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔
مومن اپنے لئے وہی پسند کرتا ہے جو دوسروں کیلئے پسند کرتا ہے۔
مومن کی مثال کھجور کی سی ہے۔ اگر تو اسے پھر مارے تو وہ تجھے کھجوریں دے گا۔

الدرس الثامن والعشرون

من أنوار القرآن الكريم
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا
وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا﴾ - ذلكم خير لكم لعلكم تذكرون - فإن لم
تجدوا فيها أحداً فلا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا
فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ - ليس عليكم
جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ - وَاللَّهُ يَعْلَمُ
مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿﴾ - (النور)

الشرح

يُؤْتِقُ الْإِسْلَامُ الْعَلَاqَاتِ الْإِنْسَانِيَّةَ بَيْنَ النَّاسِ وَيُحَاوِلُ
لِتَنْمِيَةِ الْمَوَدَّةِ بَيْنَهُمْ وَشُيُوعِ الْأُلْفَةِ وَالْحُبَّةِ -
وَلِلْحَصُولِ عَلَى هَذَا الْمَدْفِ يُرْشِدُنَا الْإِسْلَامُ إِلَى آدَابٍ
كَثِيرَةٍ - مِنْهَا آدَابُ الزِّيَارَةِ الَّتِي أَشَارَتْ إِلَيْهَا هَذِهِ الْآيَاتُ
الْكَرِيمَةُ -
لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ غَيْرِكُمْ إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَسْتَأْذِنُوا
لِلدُّخُولِ - فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ فَادْخُلُوا وَإِلَّا فَارْجِعُوا - لِأَنَّ حِكْمَةَ
الاسْتِئْذَانِ هُوَ التَّحْفُظُ مِنَ إِطْلَاعِ النَّاسِ عَلَى أَحْوَالِ غَيْرِهِمْ

الداخلية-

وإذا قصدتم دخول بيت ولم تجدوا أهله فيه فلا تدخلوا حتى تجدوا من أهله من يأذن لكم؛ لأن دخول البيت الحرام غير إذن سبب للثمة والقليل والقال وتصرف في ملك الغير فلا أن يكون بإذن صاحب البيت ورضاه-

وإذا استأذنتم فلا تلحوا في الطلب ولا تفرعوا الأبواب بعنف؛ ولا تصيحوا بصاحب الدار ولا تقفوا حيث تطلعون على عورات من في البيت- بل الواجب عليكم أن ترجعوا إذا أمرت بالرجوع- فإن ذلك أبعد من الثمة وأطهر لكم من دنس الدناءة-

أما البيوت العامة غير المسكونة والخوانيت فلا إثم عليكم في دخولها بدون إذن إذا كان لكم فيها منفعة أو حاجة-

التحريم

ماهى آداب الزيارة؟

استخدم الكلمات الآتية في جمل مفيدة:

تسمية- نكتمون- الألفة- التهمة- الدناءة-

صنع فعل النهى من "استأذن"

ترجم إلى العربية:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ یہ انسان کیسے بہترین دستور حیات ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل کرے تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائے۔ انسانی زندگی کو سنوارنے کیلئے قرآن کریم نے بہت سے آداب سکھائے ہیں۔ انہی آداب میں سے آداب معاشرت ہیں۔ مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا احترام کرے، اس کا مذاق نہ اڑائے، حقیر نہ سمجھے، اور نہ ہی اسے برے لقب کے ساتھ پکارے۔ وہ اپنے بھائی کے عیب ذکر کرے اور نہ ہی اسے برے لقب کے ساتھ پکارے۔ اگر انسان ان آداب پر عمل کرے تو محبت و الفت عام ہو جائے۔

الدرس التاسع والعشرون

من بستان الحديث الشريف

قال رسول الله ﷺ: "المرء مع من أحب".

(رواه البخاري والمسلم)

للعلاقات الإنسانية والاجتماعية أثر كبير في ربط الفرد بمجتمعه و ربط المجتمعات بعضها ببعض - ولها تأثير في غرس المودة في النفوس وإشاعة الخير في المجتمع الإنساني - ولهذا نجد أن الإسلام قد دعا إلى اختيار الأصدقاء الصالحين والمخلصين، لأن الصديق يؤثر في صديقه ولذا قال - صلى الله عليه وسلم - "المرء على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل".

(رواه أبو داود)

جاء رجل إلى النبي ﷺ - فقال: يا رسول الله! كيف تقول في رجل أحب قوما ولم يلحق بهم - فقال رسول الله ﷺ: "المرء مع من أحب".

عن أنس - رضي الله عنه - أن رجلاً سأل النبي ﷺ متى الساعة يا رسول الله؟ قال: "ما أعددت لها؟" قال: ما أعددت لها من كثير صلوة ولا صوم ولا صدقة ولكني أحب الله ورسوله - قال:

"أنت مع من أحببت".

وفي رواية: فقلنا: أو نحن كذلك؟ قال: نعم - ففرحنا

(رواه الشيخان والترمذي)

يومئذ فرحاً شديداً - للجلس الصالح وجليس السوء أثر بالغ على من يجالسه لأن القرين الصالح يرشد جليسه إلى الصراط المستقيم، وقرين السوء يلقى في هوة الضلال -

هذا الحديث يحث على محبة الصالحين والأخيار - فعلى المؤمنين أن يختار لصحبه مؤمناً تقياً - فإنه ينتفع بصلاحيه ونصحه وتقواه وعلمه -

التمارين

١- أجب عن الأسئلة التالية:

ماذا يربط الفرد بالمجتمع؟

إلى أي شئ دعا الإسلام؟

هل يؤثر الصديق في صديقه؟

ما هو أثر الجليس الصالح؟

٢- أعرب "متى الساعة" و "أنت مع من أحببت".

۳- کَوْنُ الْجَمَلِ الْمَفِيدَةِ مِنَ الْكَلِمَاتِ التَّالِيَةِ:

العلاقات- المُجْتَمَعُ- الجليس- هُوَّة- أَحَبَّ-

۴- ترجمہ إلى العربية:

دنیا میں انسان اکیلا زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ تنہائی سے اکتا جاتا ہے اور تنہائی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ ان اغراض کیلئے وہ ہمیشہ مخلص دوستوں کا محتاج رہتا ہے۔ یہی مخلص دوست اس کے مونس ہوتے ہیں اور اس کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں۔

اس لئے انسان کو ایسا دوست اختیار کرنا چاہئے جو اچھے اخلاق سے آراستہ ہو اور برے اخلاق سے اجتناب کرے۔ اگر تو غلطی کرے تو وہ اسے معاف کر دے اور صراطِ مستقیم کی طرف تیری رہنمائی کرے اور گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے تجھے بچائے۔

اگر تو کوئی ایسا دوست پائے جس میں یہ تمام صفات پائی جاتی ہوں تو اس کی دوستی کو غنیمت جانو۔

الدرسُ الثلاثون

الصَّقْرُ

قال البَلْبُلُ لِلصَّقْرِ: أنا أتعجبُ من حالي وحالك- أنت مُكْرَّمٌ عندَ النَّاسِ- يَحْمِلُكَ الْمَلُوكُ وَالْأُمَرَاءُ عَلَى أَيْدِيهِمْ مَعَ أَنَّكَ أَخْرَسٌ لَا تَنْطِقُ، وَأَنَا ناطِقٌ مُغَرَّدٌ وَلَكِنِّي مَحْبُوسٌ فِي الْقَفْصِ-

قال الصَّقْرُ: صدقت- إِنَّهُمْ يُكْرِ مَوْنِي، لِأَنِّي أَصِيدُ لَهُمْ

وَلَا أَتَكَلَّمُ- أنا أَعْتَقِدُ فِي الْعَمَلِ، لافِي الْقَوْلِ فَقَط- وَلَكِنَّكَ تُغَرِّدُ وَلَا تَعْمَلُ- الْقَوْلُ بِلا عَمَلٍ لَا يُفِيدُ شَيْئًا-

أُبْنَى! هَلْ تَعْرِفُ عَنِ الصَّقْرِ؟

الصَّقْرُ مِنَ الطُّيُورِ الْجَارِحَةِ، يُوجَدُ فِي بَاكِسْتَانِ وَبُلْدَانٍ أُخْرَى-

عَيْنَاهُ حَدَاتَا الْبَصَرِ حَيْثُ يُبْصِرُ بِهِمَا الْأَشْيَاءَ مِنْ بَعِيدٍ- وَمِنْقَارُهُ

مُقَوَّسٌ وَحَادٌ يُسَاعِدُهُ عَلَى تَمْزِيقِ اللَّحُومِ- وَأَرْجُلُهُ قَصِيرَةٌ وَقَوِيَّةٌ

تُسَاعِدُهُ فِي الْقَبْضِ عَلَى فَرَسَتِهِ- أَمَّا جَنَاحَاهُ فَكَبِيرَانِ يُسَاعِدَانِهِ

فِي التَّحْلِيْقِ فِي الْجَوِّ بِسَهُولَةٍ-

يَسْكُنُ عَلَى أَعَالِي الْجِبَالِ وَيَعِيشُ عَلَى أَكْلِ اللَّحُومِ

وَيَصْطَادُ الْغُورَبَانَ وَالْعَصَافِيرَ وَغَيْرَهُمَا مِنَ الطُّيُورِ وَلَكِنَّهُ يَعَافُ

أَكْلَ الْجَيْفِ- يُدْرِبُهُ النَّاسُ عَلَى الْإِصْطِيَادِ بِهِ-

التمارين

١- اختر بياناً صحيحاً:

(أ) يُبصر الصقرُ الأشياءَ من بعيد لأن: منقاره مُقوّسٌ عينيّه حادّتا البصر-

(ب) يُحلّق الصقر في الجو بسهولة لأن: أرجله قصيرة-

جناحيه كبيران-

(ج) يعيش الصقر على: أكل الجيف- اللجوم-

٢- أعرب الجملة الآتية: "أما جناحاه فكبيران"

٤- ترجم إلى العربية:

ایک کسان اپنے کھیتوں کی طرف گیا۔ اس کے ساتھ اس کا کتا اور گدھا بھی تھا۔ گدھے پر کھانے پینے کا سامان تھا۔ جب وہ اپنے کھیتوں میں پہنچا تو گدھے کو چرنے کیلئے چھوڑ دیا اور اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ جب تھک گیا تو درخت کے نیچے سو گیا۔ جب کتے کو بھوک لگی تو اس نے گدھے سے کہا، میں سخت بھوکا ہوں۔ مجھے کھانا دو۔ گدھے نے جواب دیا۔ صبر کرو یہاں تک کہ تمہارا مالک بیدار ہو جائے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بھیڑیا آگیا۔ جب گدھے نے بھیڑیے کو دیکھا تو خوف کی وجہ سے کانپنے لگا اور کتے کو آواز دی میری مدد کرو اور مجھے اس ظالم سے بچاؤ۔ کتے نے کہا۔ تھوڑا صبر کرو یہاں تک کہ تمہارا مالک جاگ جائے۔

الدرس الحادی والثلاثون

ضَيْفٌ مِّنَ الرَّيْفِ

دَخَلَ سَلِيمٌ عَلَى أُمِّهِ وَقَالَ لَهَا:

أُمِّي! أُرْغَبُ فِي الذَّهَابِ إِلَى مَدِينَةِ سِيَالْكُوتِ لَزِيَارَةِ خَالَتِي - أَنَا الْآنَ فِي عُطْلَةٍ وَأُحِبُّ أَنْ أَرَى مَدِينَةَ سِيَالْكُوتِ، لِأَنَّنِي لَمْ أَرَهَا مِنْ قَبْلُ-

الْأُمُّ: حَسَنًا يَا وَلَدِي! كَمْ يَوْمًا تُحِبُّ أَنْ تَبْقَى هُنَاكَ؟

سَلِيمٌ: خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةً-

الْأُمُّ: طَيِّبٌ - إِنَّ خَالَتَكَ سَتَفْرَحُ بِكَ كَثِيرًا-

جَاءَ يَوْمُ السَّفَرِ وَرَكِبَ سَلِيمٌ الْقَطَارُ - وَصَلَ إِلَى

"سِيَالْكُوتِ" بَعْدَ أَرْبَعِ سَاعَاتٍ - هُنَاكَ عَلَى الرَّصِيفِ

وَجَدَ خَالَتَهُ فِي انْتِظَارِهِ - فَلَمَّا رَأَتْهُ أَسْرَعَتْ إِلَيْهِ وَقَبَّلَتْهُ

وَقَالَتْ لَهُ: أَهْلًا وَسَهْلًا بِكَ يَا سَلِيمُ! أَرْجُو أَنْ تَكُونَ قَدْ

تَمَتَّعْتَ بِالرَّحْلَةِ-

سَلِيمٌ: نَعَمْ يَا خَالَتِي! وَلَكِنَّ الرِّحْلَةَ كَانَتْ طَوِيلَةً-

الْخَالَاتُ: كَيْفَ حَالُ أُمِّكَ وَأَبِيكَ وَإِخْوَتِكَ؟

سَلِيمٌ: كُلُّهُمْ بِخَيْرٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ - وَهُمْ يُسَلِّمُونَ عَلَيْكُمْ جَمِيعًا-

الخالة: هيّا بنا إلى المنزل - أولاً تَتَنَاوَلُ طعامَ الغداءِ ثُمَّ تَسْتَرِيحِينَ قليلاً - بَعْدَ هَذَا تَذْهَبُ مَعَ ابْنِ خَالَاتِكَ لِرَبِيعِ المدينة - ذَهَبَ سَلِيمٌ وَخَالَتُهُ إِلَى الْمَنْزِلِ -

وبَعْدَ قَلِيلٍ دَخَلَ كَمَالٌ وَسَلَّمَ عَلَى سَلِيمٍ - وَجَلَسَ الْجَمِيعُ حَوْلَ مَائِدَةِ الطَّعَامِ لِتَنَاوُلِ طَعَامِ الْغَدَاءِ - أَحْضَرَتْ الْخَالَةُ لِكُلِّ وَاحِدٍ طَبَقًا وَ كُوبًا وَمِلْعَقَةً وَشُوكَةَ وَسِكِّينَةً وَأَحْضَرَتْ الْأَطْبَاقَ الشَّهِيَّةَ الَّتِي أَعَدَّتْهَا -

كمال: أَنَا أُرِيدُ لَحْمًا - سَأَخْذُ قِطْعَةً مِنْ هَذَا السَّمَكِ -

الخالة: عَيْبٌ يَا كَمَالُ! أَلَا تُفَكِّرُ فِي الضَّيْفِ أَوَّلًا؟

سليم: أَنَا لَسْتُ ضَيْفًا يَا خَالَتِي!

كمال: طَبْعًا - هُوَ لَيْسَ ضَيْفًا هُوَ مِنَ الْعَائِلَةِ - عَلَى كُلِّ حَالٍ

تَفَضَّلْ يَا سَلِيمُ خُذْ مَا يُعْجِبُكَ -

سليم: أَحِبُّ بَعْضَ الشُّورْبَةِ وَالسَّلَاطَةِ وَاللَّحْمَ الْمَشْوَى -

الخالة: أَلَا تَرِيدُ بَعْضَ الْأُرُرِ؟

سليم: قَلِيلًا - مِنْ فَضْلِكَ -

بَعْدَ الْأَكْلِ قَالَتِ الْخَالَةُ: أَنَا أَعَدَدْتُ الْحُلُوْىَ خِصِيصًا لَكَ -

سليم: أَنَا أَحِبُّ الْحُلُوْىَ يَا خَالَتِي - إِنَّكَ أَتَعَبْتَ نَفْسَكَ فِي إِعْدَادِهَا -

كمال: أَمَّا أَنَا فَأَخْذُ الْمَوْزَ مِنَ الْفَوَاكِه -

التمريرين

ترجم الحوار الآتي إلى اللغة العربية:

آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں؟

عبدالواحد: میں اس وقت مصری سفارتخانے جا رہا ہوں۔

کیوں؟

عبدالواحد: میں مصر کا ویزا حاصل کرنے کیلئے جا رہا ہوں۔

کیا آپ اکیلے جائیں گے؟

عبدالواحد: نہیں میرے ساتھ میرا بڑا بھائی ہے۔

آپ کا بھائی کیوں ساتھ جا رہا ہے؟

عبدالواحد: وہ تجربہ کار آدمی ہے۔ پہلے کئی مرتبہ مصر جا چکا ہے۔ وہ مصری آثار قدیمہ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے۔

یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟

عبدالواحد: یہ پاسپورٹ ہے۔

کیا آپ بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز سفر کریں گے؟

عبدالواحد: میں بذریعہ ہوائی جہاز سفر کروں گا۔

کیا آپ نے ٹکٹ بک کروالی ہے؟

عبدالواحد: میں نے ریٹرن ٹکٹ بک کروالی ہے۔

الدرس الثانی والثلاثون

قطرة الماء (الحديث عن النفس)

خَرَجَ عَادِلٌ إِلَى الْحَدِيقَةِ بَاكِرًا فَرَأَى عَلَى زَهْرَةٍ قَطْرَةً مِنَ الْمَاءِ تَلْهُو
تَحْتَ أَشْعَةِ الشَّمْسِ فَقَالَ لَهَا: مَا قِصَّتُكَ أَيُّهَا الْقَطْرَةُ الْجَمِيلَةُ
فَأَجَابَتْ:

لِي قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ يَا أَخِي! وَهَئِنَا أُبَيِّنُ لَكَ - إِنِّي كُنْتُ فِي
الْبَحْرِ أُسْتَقِرُّ تَارَةً عَلَى سَطْحِهِ، وَتَارَةً تَهْبُ الرِّيحُ وَيَمُوجُ الْبَحْرُ
فَأُضْطَرُّ مَعَ الْأَمْوَاجِ وَاشْتَدَّتْ عَلَيَّ يَوْمًا أَشْعَةُ الشَّمْسِ فَصِرْتُ
بُخَارًا وَغَلَوْتُ فِي الْهَوَاءِ - ثُمَّ تَجَمَّعَ الْبُخَارُ فِي الْجَوْ فَصَارَ سَحَابًا
وَكَانَتْ الرِّيحُ تَدْفَعُنَا مِنْ جِهَةٍ إِلَى أُخْرَى نَعْلُو مَرَّةً، وَنَهْبِطُ
أُخْرَى حَتَّى لَقِينَا هَوَاءً بَارِدًا فَرَجَعْنَا كَمَا كُنَّا وَنَزَلْنَا عَلَى جَبَلٍ فِي
مَطَرٍ كَثِيرٍ وَسَالَتْ بِنَا الْأَوْدِيَةُ حَتَّى نَزَلْنَا فِي نَهْرٍ مَعَ تَيَّارِهِ - وَكُنَّا
قَرِيبًا مِنْ هَذِهِ الْمَدِينَةِ فَجَذَبَتْنا مَاسُورَةٌ كَبِيرَةٌ وَرَفَعَتْنا إِلَى حَوْضٍ
كَبِيرٍ - ثُمَّ سِيلَتْ مَعَ الْقَطَرَاتِ الْأُخْرَى فِي أُنْبُوبَةٍ إِلَى مَنْزِلِكَ فَجَاءَ
الْبُسْتَانِي فَوَضَعَ الْخُرْطُومَ عَلَى الصَّنْبُورَةِ فَخَرَجْتُ فِي الْمَاءِ الَّذِي
خَرَجَ مِنَ الْخُرْطُومِ فَوَقَعْتُ عَلَى هَذِهِ الزَّهْرَةِ - وَلَا أَذْرِي أَيْنَ أَذْهَبُ

حَدَّثَ ذَلِكَ -

التمارين

- ١- اسْتَخْرِجِ الْأَفْعَالَ الْمَاضِيَةَ مِنَ الدَّرْسِ ثُمَّ اجْعَلْهَا مُضَارَعًا -
- ٢- اسْتَعملِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةَ فِي جُمْلٍ مُفِيدَةٍ:
بُخَارٌ - مَاسُورَةٌ - أُنْبُوبَةٌ - صَنْبُورَةٌ - خُرْطُومٌ -
- ٣- اكتبِ لِلسُّكَّرِ حَدِيثَهُ عَنِ النَّفْسِ -
- ٤- تَرْجِمْ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

چڑیا (آپ بیتی)

میں وہ چھوٹا سا پرندہ ہوں جسے تم ہر جگہ دیکھتے ہو۔ میں ایک درخت سے دوسرے
درخت کی طرف اڑتی ہوں اور اپنی خوراک کو تلاش کرتی ہوں۔ سارا دن اسی
مقصد میں گزار دیتی ہوں۔
میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتی ہوں کہ میں آزاد ہوں۔ جہاں چاہوں جا سکتی
ہوں۔ میں بارش کو پسند نہیں کرتی کیونکہ یہ مجھے گھونسلہ میں مقید کر دیتی ہے۔
جب موسم خوشگوار ہو تو میں خوشی سے چھپماتی ہوں میں خالوں کی شر سے محفوظ
نہیں ہوں اور ان بڑے پرندوں سے ڈرتی ہوں جو مجھ جیسے چھوٹے پرندوں کو
شکار کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے شام کو جلدی اپنے گھر لوٹ آتی ہوں۔

الدرس الثالث والثلاثون

الكلب الطامع

دخل كلبٌ مرّةً في مطبخٍ صاحبه وخطَفَ منه رغيفاً
 وذهب إلى شاطئِ النّهرِ ليأكله وحده - لَمَّا اجتاز جسرَ
 النّهرِ رأى صورته في الماءِ فَظَنّها كلباً آخَرَ في فمِهِ رغيفاً
 أَيْضاً فَغَزَمَ على أَنْ يَخْتَطِفَ منه رغيفاً فوثب عليه في الماءِ
 وجَعَلَ يَنْبَحُ - لَمَّا فَتَحَ فَمَهُ سَقَطَ رَغِيفُهُ فِي الْمَاءِ وَضَاعَ فِيهِ
 فَتَأَسَّفَ الْكَلْبُ وَحَزِنَ، لِأَنَّهُ أَضَاعَ الَّذِي كَانَ فِي فَمِهِ
 بدونِ فائدةٍ -

مَغْزَاهُ أَنَّ مَنْ أَضَاعَ مَا فِي يَدِهِ طَمَعًا فِي أَنْ يُنَالِ
 شَيْئًا غَيْرَ مُحَقَّقٍ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ يَنْدَمُ -

التمارين

- ١- أَجِبْ عَنْ الْأَسْئَلَةِ التَّالِيَةِ:
- ١- أَيْنَ دَخَلَ الْكَلْبُ؟
- ٢- أَيْنَ ذَهَبَ الْكَلْبُ بِالرَّغِيفِ؟
- ٣- مَاذَا رَأَى فِي الْمَاءِ؟
- ٤- لِمَ تَأَسَّفَ الْكَلْبُ؟
- ٥- مَا مَغْزَى هَذِهِ الْحِكَايَةِ؟
- ٢- هَاتِ الْمَاضِيَ الْبَعِيدَ وَالْاِسْتِمْرَارِي مِنَ "خَطَفَ" -
- ٣- اذْكُرِ الصِّفَاتِ لِلْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ ثُمَّ اسْتَغْمِلْهَا فِي جُمْلٍ مُفِيدَةٍ -
- كلب - مطبخ - رغيف - الماء - يد -
- ترجم ما يأتي إلى العربية:
- ٤- تین دوست جنگل میں جا رہے تھے۔ اچانک انہوں نے ایک بڑا پایا جو روپوں سے
 بھرا ہوا تھا۔ تینوں بہت خوش ہوئے ان میں سے ہر ایک چاہتا تھا کہ سب روپوں
 پر قبضہ کر لے۔ آخر کار وہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ پہلے کھانا کھالیں بعد میں اس
 کو تقسیم کریں گے۔ ایک دوست کو کھانا لانے کیلئے شریج دیا۔ اس نے کھانا خود
 ہوٹل پر کھا لیا اور اپنے دوستوں کیلئے کھانے میں زہر ملا دی۔ ان دونوں دوستوں

نے مشورہ کیا کہ جب ان کا دوست آئے تو اسے مار دیا جائے۔ جب وہ کھانا پہنچا تو انہوں نے اسے مار ڈالا اور پھر خوشی خوشی کھانا کھانے لگے۔ چند منٹوں بعد زہر کے اثر سے مر گئے۔ اور بوہوہیں پڑا رہ گیا جہاں پہلے پڑا ہوا تھا۔

الدرس الرابع والثلاثون

النصائح

عَزَمَ عَبْدُ الْجَوَادِ عَلَى السَّفَرِ إِلَى إِحْدَى الدُّوَلِ الْعَرَبِيَّةِ لِلتَّحَارَةِ وَقَالَ لَهُ أَبُوهُ: يَا بُنَيَّ! أَنْتَ مُسَافِرٌ إِلَى مَكَانٍ جَدِيدٍ لَيْسَ لَكَ فِيهِ أَهْلٌ أَوْ عَشِيرَةٌ فَأَحْسِنْ سِيرَتَكَ، وَنَظِّمْ شُؤْنَ حَيَاتِكَ، وَأَحِبَّ لِعَيْنِكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَاکْرَهُ لَهُ مَا تَكْرَهُهُ لِنَفْسِكَ، وَلَا تَظْلِمَ أَحَدًا كَمَا لَا تُحِبُّ أَنْ يَظْلِمَكَ أَحَدٌ۔

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ! أَنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ فَكُنْ مُتَوَاضِعًا۔ فَإِنَّ التَّوَاضَعَ دَلِيلٌ عَلَى الْأَخْلَاقِ الْفَاضِلَةِ الَّتِي تُحِبُّ صَاحِبُهَا إِلَى النَّاسِ۔ وَإِنَّ الْكِبَرَ مَذْمُومٌ لِأَنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِينَ۔

إِخْتَرَسَ يَا عَبْدَ الْجَوَادِ مِنْ عَثَرَاتِ اللِّسَانِ فَرُبَّ كَلِمَةٍ سَيِّئَةٍ خَرَجَتْ مِنْ فَمِكَ أَوْ قَعَتْكَ فِي النَّكْبَةِ۔

وَكَُنْ صَبُورًا فَلَا تَجَزَعْ مِنْ عَمَلِكَ فَلَا تَتَهَاوَنَ فِي وَاجِبِكَ۔ وَاصْبِرْ عَلَى الْمَكْرُوهِ۔ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ مَنْ صَبَرَ ظَفِرَ۔ فَإِذَا وَهَبَ لَكَ اللَّهُ نِعْمَةً فَاشْكُرْهُ عَلَيْهَا وَاقْتَصِدْ فِي إِنْفَاقِكَ وَادَّخِرْ لِعَدِكَ مَا يَزِيدُ عَنْ حَاجَةِ يَوْمِكَ۔ فَإِنَّ مَا تَدَّخِرُهُ يَنْفَعُكَ فِي

وَقْتِ الشَّدَةِ۔

التَّعَارُفُ

۱- ضَعِ الْأَضْدَادَ لِلْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ:

الْمُتَكَبِّرُ - ضَعْفٌ - السَّيِّئَةُ - الْعُسْرُ - الْفَقْرُ -

۲- اَعْرَبِ "كُنْ صَبُورًا" وَ "رُبَّ كَلِمَةٍ تَخَرَجَتْ مِنْ فَمٍ أَوْ قَعَتْ فِي النُّكْبَةِ" -

۳- اسْتَعْمِدِ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ فِي جَمَلٍ مَفِيدَةٍ:

الْأَخْلَاقُ الْفَاضِلَةُ - عَشِيرَةٌ - وَقْتُ الشَّدَةِ - حَاجَةٌ -

۴- تَرْجِمِ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

حَيَاءٌ جَزْوَائِيَانِ هُوَ -

شَرْمٌ وَحَيَاءٌ عَوْرَتِ كَاذِبٍ أَوْ رَمَدِيٍّ زَيْنَتِ هُوَ -

حَيَاءٌ اخْلَاقِيٌّ هُوَ -

مَوْسِمُ الْغَوَاهِتِ هُوَ اجْتِنَابُ كَرْتِ هُوَ -

بَيْتُ حَيَاتِي بَرَاتِي كِي جَزْ هُوَ -

غِيَابُ حَيَاءِ كِي عَلَامَتِ اَوْرِ مُسْلِمَانِ كَا شَعَارِ هُوَ -

قُرْآنِ پَاکِ نِے مُرَدُوں اَوْرِ عَوْرَتُوں کُو نِکَمِ دِیَا هُوَ کِہ اُوں نِکائی پُتِی رِکِی -

عَوْرَتِ کُو بے پردہ باہر نِکَلنے سے اِسلام نِے منع کِیا هُوَ -

عَوْرَتِ کَا بے پردہ باہر نِکَلنا مُخْطَرَاتِ سے خَالِی نِہی -

ہم مُسْلِمَانِ ہِیں اَوْرِ پَاکِستانی ہِیں - ہِیں اِسلامی رِوایَاتِ اَوْرِ اخْلَاقِ پُر فِکر کرنا ہِے -

الدرس الخامس والثلاثون

التَّدْعِينُ

التَّدْعِينُ مِنَ الْعَادَاتِ ذَاتِ الْإِثَارِ الضَّارَّةِ لِلْمُدْعَى وَالْبَيْتِ -

الرَّطِبَاءُ وَعُلَمَاءُ الصُّحَّةِ يَحْيِيهِمْ مُتَّفِقُونَ عَلَى أَنَّ تَدْعِينَ النَّعْمِ

مُضِرٌّ لِلْعَايَةِ - فَيُظَاهِرُ أَنَّهَا خَاصَّةٌ عَلَى قَلْبِ الْإِنْسَانِ وَرَقَبَتِهِ

كَمَا يَرْتَفِعُ بِهِ ضَغْطُ الدَّمِ وَيُحْدِثُ الدَّقُّ وَيُؤَثِّرُ تَأْثِيرًا بِالْعَا عَلَى

الْقَمِ وَالْأَسْنَانِ وَيُسَبِّبُ الرَّائِحَةَ الْكَرِيهَةَ -

فَإِنَّ هُنَاكَ ضَرَرًا مَالِيًّا لِمَا يَصْرِفُ الْمُدْعَى عَلَى شِرَاءِ غُلَبِ

السَّخَائِرِ نَقْوَدًا كَثِيرَةً -

التَّدْعِينُ لَا يَضُرُّ بِصِحَّةِ الْمُدْعَى وَحَدِّهِ بَلْ يُصِيبُ الْحَالِسَ

قُرْبَهُ وَيَضُرُّ مُحَالِطِيهِ - وَالتَّدْعِينُ سَبَبٌ مِنْ أَسْبَابِ تَلَوُّنِ الْبَيْتِ

إِذْ تُتَشِيرُ الْمَوَادُّ الْكِيْمَاوِيَّةُ الْخَارِجَةُ مِنَ السَّخَائِرِ فِي الْهَوِّ

يَأْتِيهَا الْمُدْعَى أَقْلَعُ عَنْ هَذِهِ الْعَادَةِ الْقَبِيحَةِ - إِذَا صُمِعَتْ

عَلَى تَرْكِ التَّدْعِينِ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَتَخَلَّصَ مِنْ هَذِهِ الْعَادَةِ

ارْحَمْ عَلَى صِحَّتِكَ وَصِحَّةِ الْمَوَاطِنِ -

التمارين

١- أجب عن الأسئلة الآتية:

ما أثر التدخين على صحة الإنسان؟ لم كان التدخين مضرًا بالإنسان؟ هل يقتصر ضرر التدخين على المدخن نفسه؟

كيف كان التدخين من أسباب تلويث البيئة؟

٢- أعرب "التدخين" لا يضر بصحة المدخن وحده-

٤- رتب الكلمات الآتية بحيث تصبح جملة مفيدة:

(أ) الكيماوية - الإنسان - تضر - المواد-

(ب) من - البيئة - التدخين - تلويث - أسباب-

٤- ترجم إلى العربية:

ہمارے معاشرہ میں سگریٹ نوشی کی طرح اور بہت سے عیوب پائے جاتے ہیں۔

بعض لوگ ہیروئن کے عادی بن جاتے ہیں۔

وہ صرف اپنی صحت کو ہی نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اپنا مال بھی ضائع کرتے ہیں۔

حتیٰ کہ اپنی عزت کا بھی خیال نہیں رکھتے۔

اسی طرح جو اکیلنا بری عادت ہے جو ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے۔

شراب نوشی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ یہ عقل کو زائل کر دیتی ہے اس لئے اسلام

نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح ایفون اور دیگر نشہ آور اشیاء کا یہی حکم ہے۔

سنگت قوی معیشت کیلئے نقصان دہ ہے۔

اسلام نے ذخیرہ اندوزی سے منع کیا ہے۔

الدرس السادس والثلاثون

الحديد بالحديد يفلح

اشترى فقيرٌ رَغِيفًا وَقَصَدَ إِلَى فُنْدُقٍ - وَوَقَفَ بِجَانِبِهِ يَشُمُّ رَائِحَةَ
اللَّحْمِ الْمَشْوِيِّ وَيَأْكُلُ رَغِيفَهُ عَلَى رَائِحَةِ اللَّحْمِ الْمَشْوِيِّ - فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ أَكْلِهِ وَهَمَّ بِالْانْصِرَافِ أَمْسَكَ صَاحِبُ الْفُنْدُقِ بَشِيَابِهِ
وَقَالَ لَهُ: لَقَدْ أَكَلْتَ رَغِيفَكَ بِرَائِحَةِ شِوَاءٍ فَادْفَعْ ثَمَنَ ذَلِكَ -

بَيْنَمَا هُمَا يَتَنَازَعَانِ، مَرَّبَهُمَا شَرْطِيُّ ذَكِيٌّ وَعَرَفَ سَبَبَ
شِجَارِهِمَا وَأَرَادَ أَنْ يَفْصِلَ بَيْنَهُمَا فَأَخْرَجَ مِنْ جَيْبِهِ عُمْلَةً مَعْدِنِيَّةً
وَضَرَبَ بِهَا عَلَى الْبَلَاطِ فَرَنَّتْ رَنِينًا عَالِيًّا - وَقَالَ لِصَاحِبِ
الْفُنْدُقِ: هَلْ سَمِعْتَ رَنِينَ الْعُمْلَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ - قَالَ الشَّرْطِيُّ: هَذَا
الرَّنِينُ الَّذِي سَمِعْتَهُ ثَمَنُ رَائِحَةِ الشِوَاءِ الَّتِي شَمَّهَا -

التمارين

- ١- أَجِبْ عَنِ الْأَسْئَلَةِ التَّالِيَةِ:
 - ١- أَيْنَ وَقَفَ الْفَقِيرُ؟
 - ٢- بِأَيِّ شَيْءٍ أَكَلَ الرَّغِيفُ؟
 - ٣- مَاذَا طَلَبَ صَاحِبُ الْفُنْدُقِ مِنْهُ؟
 - ٤- مَنْ فَصَلَ بَيْنَهُمَا؟
 - ٥- كَيْفَ حَكَّمَ بَيْنَهُمَا؟
 - ٢- أَعْرَبِ الْجُمْلَةَ التَّالِيَةَ: "هَذَا الرِّينُ الَّذِي ---- إِنْ"۔
 - ٣- مَا هِيَ الصَّبْغُ الْآتِيَةُ؟
 - ذِكِّي - رَيْنٌ - شَجَارٌ - مَشْوَى - شِوَاءٌ -
 - ٤- حَوِّلْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:
- ایک عظیم دیہاتی حلوائی کی دکان پر مٹھائی خریدنے کیلئے گیا۔ اس نے حلوائی سے کہا کہ تین گلو مٹھائی تول دو۔ حلوائی بددیانت تھا اس نے مٹھائی کم تولی۔ دیہاتی اس کی بددیانتی کو بھانپ گیا اور کہا کہ تم نے مٹھائی کم کیوں تولی ہے۔ حلوائی نے جواب دیا اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ تمہیں اٹھانے میں آسانی ہوگی۔ دیہاتی نے کم قیمت لوا کی۔ حلوائی نے کہا تم نے پیسے کم کیوں دیئے؟ اس نے جواب دیا گھبراہٹ میں، اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ تمہیں پیسے گنتے میں آسانی ہوگی۔

الدرس السابع والثلاثون

فِي شَقَّةٍ جَدِيدَةٍ

كَانَ يَوْمَ الْأَحَدِ الْمَاضِي يَوْمًا سَعِيدًا لِعَائِلَتِنَا - لَقَدْ حَصَلْنَا عَلَى شَقَّةٍ جَدِيدَةٍ فِي حَيٍّ جَمِيلٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَاصِمَةِ -

تَقَعُ شَقَّتُنَا الْجَدِيدَةُ فِي الطَّابِقِ التَّاسِعِ مِنَ الْعِمَارَةِ الْعَالِيَةِ - وَهِيَ تَتَأَلَّفُ مِنْ ثَلَاثِ غُرَفٍ وَمَطْبَخٍ وَحَمَّامٍ - أَمَّا نِوَافِذُ الشَّقَّةِ فَهِيَ كَبِيرَةٌ - وَالشُّرْفَةُ وَاسِعَةٌ أَيْضًا - وَتُوجَدُ فِي الْبَيْتِ مِصْعَدَةٌ كَهْرَبَائِيَّةٌ -

إِنَّ كُلَّ الْغُرَفِ فِي الشَّقَّةِ مُنِيرَةٌ بِالْكَهْرَبَاءِ - وَأَرَدْنَا تَخْصِصَ غُرْفَةٍ مِنَ الْغُرَفِ لِلْأَطْفَالِ وَآخَرَى لِلنَّوْمِ، وَالثَّلَاثَةَ لِلْأَكْلِ وَاسْتِقْبَالِ الضُّيُوفِ -

فَالشَّقَّةُ مُزَيَّنَةٌ بِالْبُسْطِ وَالسَّتَائِرِ وَالصُّوَرِ الْجَمِيلَةِ - فِي غُرْفَةِ الْاسْتِقْبَالِ أَرِيكَةٌ وَعِدَّةُ الْكَرَاسِيِّ وَمِنْضَدَةٌ عَلَيْهَا مِفْرَشٌ وَزَهْرِيَّةٌ وَجِهَازُ التَّلِفُونِ عَلَى مِنْضَدَةٍ خَاصَّةٍ - قَدَرْتُنَا غُرْفَةَ النَّوْمِ فَوَضَعْنَا فِيهَا سَرِيرَيْنِ وَخِزَانَةً لِلْمَلَابِسِ، وَمِنْضَدَةً لِلزَّيْنَةِ - فِي الْمَطْبَخِ مَوْقِدُ الْغَازِ وَثَلَاثَةُ وَغَسَّالَةٍ -

كَانَ أَمْسٌ عِنْدَنَا حَفْلَةٌ لِمُنَاسِبَةِ الْخُصُولِ عَلَى الشَّقَّةِ الْجَدِيدَةِ - زَارَنَا

ضيوفٌ كثيرونَ وأعجبتُهُم شقَّتْنا الجديدةُ والأثاثُ۔

وتمنّى لنا الضيوفُ حياةً سعيدةً فى الشقةِ الجديدة۔

مفردات جدیدہ (اَدوات منزلیہ)

صِوان (الماری)، دولاب (الماری)، فَنجان (پیالی)، طبق و ص
(پلیٹ)، صِیْنِیَّة (ٹرے)، قَصْعَة (ڈونگا)، دَوْرَق (جگ)، ک
(گلاس)، حَلَّة (پتیلی)، سَطْل و جَرْدَل (بالٹی)، غَرِبَال (چھاننی)، ب
(ہنڈیا)، مِقْلَاة (فرائی پین کڈا)، حَلَّة الضَّغَط و قدر مکتوم (پریز
کمر)، غَلَّایَة (کیتلی)، بَکَرَج (چینک)، مِغْرَفَة (ڈوئی، بڑا چھچھ)، الخَلَاة
(ملچر مشین)، العَصَارَة (جوسر)، قَلَّة (مٹکا)، زَبَر (صراحی)، قَدَّاحَة
(لائٹر)، مِصْفَاة (پونی)، شَفَّاط (ایگزاسٹ فین)، فَرَن (تنور)، مَسَاكَة
(چمٹا)، نَمْلِیَّة (چھردانی)، فَتَّاحَة (ڈھکن کھولنے کا آلہ)، طَقْمُ الشَّأْیِ
(ٹی سیٹ)، مَمْلَحَة (نمک دانی)، صَحْفَة (ڈش)، مِطْوَاة (چاقو)، سِکِّین
و مُدِیة (چھری)، سَکْرِیة (چینی دان)، مَائِدَة و سَفْرَة و خِوان (دستر
خوان)

التمرین

ترجمہ إلى العربية:

الماری میں کپڑے رکھو۔
ٹرے میں کھانا رکھو اور مہمان کو پیش کرو۔ جگ کو خوب دھولیں۔ اس میں پانی
بھریں اور میز پر رکھ دیں۔
وہ لڑکی ڈوئی کے ساتھ ہنڈیا سے سالن نکال رہی ہے اور ڈونگے میں ڈال رہی ہے۔
ہر ایک مہمان کے سامنے ایک ایک پلیٹ، گلاس اور چھچھ رکھ دیں۔
کیتلی میں چائے تیار ہے۔
میں نے چاقو کے ساتھ مرغی ذبح کی۔ دسترخوان بچھایا جا چکا ہے۔ مہمان اس کے
ارد گرد بیٹھے ہوئے ہیں اور قسم قسم کے کھانے تناول کر رہے ہیں۔
جناب! نمک دانی دیجئے، سالن میں نمک کم ہے۔
پتیلی گرم ہو گئی ہے۔

الدرس الثامن والثلاثون

مُخْتَارَاتٌ مِنْ كَلَامِ النَّسَّاكِ وَالزُّهَّادِ

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! بَعِ دُنْيَاكَ بِأَخِيرَتِكَ، وَلَا تَبِعْ آخِرَتَكَ بِدُنْيَاكَ فَتَخْسِرَهُمَا جَمِيعًا۔

يَا ابْنَ آدَمَ! إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ فِي الْخَيْرِ فَنَّا فِيسُهُمْ، وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فِي الشَّرِّ فَلَا تَغْطِطُهُمْ بِهِ۔ الثَّوَاءُ هُنَا قَلِيلٌ وَالْبَقَاءُ هُنَاكَ طَوِيلٌ۔

يَا ابْنَ آدَمَ! كَيْفَ تَكُونُ مُسْلِمًا وَلَمْ يَسْلَمْ مِنْكَ جَارُكَ۔
وَكَيْفَ تَكُونُ مُؤْمِنًا وَلَمْ يَأْمَنْكَ النَّاسُ۔

دَخَلَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَعَ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْبَيْتَ۔
فَقَالَ لَهُ هِشَامٌ: سَلْنِي حَاجَتَكَ۔ فَقَالَ: أَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ فِي بَيْتِ اللَّهِ غَيْرَ اللَّهِ۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ بَرِيٌّ مِنَ الْكِبَرِ: مَنْ نَقِلَ
اَعْتَقَلَ الْبَعِيرَ، وَرَكِبَ الْحِمَارَ، وَلَبَسَ الصُّوفَ، وَأَجَابَ الرَّجُلَ
الدُّونَ۔

قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّسْتَرِيُّ: النَّاسُ نِيَامٌ۔ فَإِذَا مَاتُوا
اَنْتَبَهَوْا، إِذَا اَنْتَبَهَوْا نَدِمُوا، وَإِذَا نَدِمُوا لَمْ تَنْفَعَهُمُ النَّدَامَةُ۔

التَّحْرِيرُ

ترجمہ مایاتی إلى العربية:

دنیا ڈھلتی چھاؤں ہے۔
جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا کامیاب ہو۔ اور جو اس سے غافل ہوا ناکام رہا۔
جو بوؤ گے سو کاٹو گے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔
اول خویش بعد درویش۔
آدمی اپنے دوستوں سے بچانا جاتا ہے۔
ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی۔

لوہے کو لوہا کا ٹٹا ہے۔
تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔
بغل میں چھری اور منہ میں رام رام۔
نہ تین میں، نہ تیرہ میں۔
صبر کشادگی کی چابی ہے۔
ہر سورج کو ڈوبنا ہے۔

پرہیز علاج سے بہتر ہے۔
رہو بھائیوں کی طرح اور معاملہ کرو اجنبیوں کی طرح۔
ہلکا چھلکا کھاؤ تاکہ بیماریوں سے محفوظ رہو۔
حرکت میں برکت ہے۔

الدرس التاسع والثلاثون

مُسَاعَدَةُ الْجِيرَانِ

رَأَى حُسَامٌ دُخَانًا كَثِيفًا يَصْدُرُ عَنْ دُكَّانٍ مُغْلَقٍ - فَأَذْرَكَ خُطْمَ
الْأَمْرِ وَأَحْسَنَ أَنْ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا -

فَكَرَّ حُسَامٌ فَعَلِمَ أَنَّ أَسْلَاكًا كَهَرٍ بَائِيَّةً قَدْ التَّصَنَّفَ
وَأُحْدِثَتْ حَرِيقًا - فَهَرَوَلَ حُسَامٌ إِلَى كُشْكِ التِّلْفُونِ وَأَنْصَرَفَ
بِالدَّفَاعِ الْمَدْنِيِّ وَأَخْبَرَ بِمَا حَدَثَ -

بَعْدَ وَقْتٍ قَلِيلٍ حَضَرَ رِجَالُ الْإِطْفَاءِ وَمَعَهُمْ سَيَّارَاتُ
لِإِطْفَاءِ الْحَرِيقِ - صَبُّوا الْمَاءَ بِالْخَرَّاطِيمِ، وَأَخْمَدُوا الْحَرِيقَ قَبْلَ أَنْ
يَتَنَشَّرَ وَيُسَبِّبَ خَسَائِرَ كَبِيرَةً -

شَكَرَ رِجَالُ الْإِطْفَاءِ حُسَامًا، وَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمْ: أَتَمَنَّى أَنْ
يَكُونَ كُلُّ مُوَاطِنٍ مِثْلَكَ لِيَسْعَدَ الْمُجْتَمَعُ - هَكَذَا حَتَّى الْإِسْلَامُ
عَلَى التَّعَاوُنِ وَاهْتَمَّ بِنَشْرِ الرُّوحِ التَّعَاوُنِيَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، لِأَنَّ الْفَرْدَ
عُضْوٌ فِي الْمُجْتَمَعِ الْإِسْلَامِيِّ الَّذِي هُوَ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ، يُحْسِنُ
آلَامَ الْآخَرِينَ وَمَصَائِبَهُمْ، وَيَعْمَلُ لِمَصْلَحَتِهِمْ -

التَّمارِينُ

- ١- أجب عن الأسئلة الآتية:
- ١- هل ساعدت محتاجاً قط؟
- ٢- من أين كان الدخانُ يصدر؟
- ٣- كيف شبت النار؟
- ٤- كيف أحمَدَ رجالُ الإطفاءِ النارَ؟
- ٥- اذكر قولَ الله تعالى في التعاونِ؟
- ٢- أعرب ما يأتي: "أحسَّ أن عليه أن يفعل شيئاً" -
- ٣- استعمل الكلمات الآتية في جمل مفيدة:
دخان - كُشْكُ - خراطيم - المجتمع - التعاون -
- ٤- ترجم إلى العربية:

خالد سُرُك پر چل رہا تھا اچانک اس نے ایک تیز رفتار گاڑی دیکھی وہاں ایک بچہ
سُرُک پار کر رہا تھا وہ ابھی سُرُک کے درمیان میں تھا کہ گاڑی اس سے ٹکرائی وہ
بچہ وہیں گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا۔ خالد تیزی سے اس کی طرف گیا اور اس کو
سُرُک سے دور کیا اور جلدی پولیس سے رابطہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس آگئی ان
کے ساتھ ایمبولینس تھی۔ انہوں نے بچہ کو جلدی سے ہسپتال پہنچایا۔ اور اس
طرح خالد نے ایک قیمتی جان کو ضائع ہونے سے بچالیا۔

الدرسُ الأربعون

الانتخاباتُ

لَقَدْ اقْتَرَبَ مَوْعِدُ الْإِنْتِخَابِ لِمَجْلِسِ الشَّعْبِ وَلِلْمَجْلِسِ الْإِقْلِيمِيَّةِ - وَاشْتَغَلَتِ الْأَحْزَابُ السِّيَاسِيَّةُ فِي الْأَنْشِطَةِ الْإِنْتِخَابِيَّةِ - عَيْنَ كُلِّ حَزْبٍ مُرَشَّحَهُ فِي الدَّوَائِرِ الْإِنْتِخَابِيَّةِ وَأَخَذَ رَمْزَهُ الْإِنْتِخَابِيَّ -

۱- فِي دَائِرَتِنَا خَمْسَةُ مُرَشَّحِينَ - أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ يَنْتَسِبُونَ إِلَى أَحْزَابٍ سِيَاسِيَّةٍ مُخْتَلِفَةٍ وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ مُسْتَقِلٌّ - أَنَا أُعْطِيَ صَوْتِي الْمُرَشَّحَ الَّذِي يُجِبُّ خِدْمَةَ الْمَوَاطِنِينَ وَيَحْرَصُ عَلَى مَصْلَحَتِهِمْ -

۲- سَتُحْرَى الْإِنْتِخَابَاتُ يَوْمَ السَّبْتِ الْقَادِمِ - وَالنَّاسُ يُدْلُونَ بِأَصْوَاتِهِمْ مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى غُرُوبِهَا - وَالسَّيَّارَاتُ تَحْمِلُ النَّاسَ إِلَى مَرْكَزِ الْإِنْتِخَابِ - النَّاخِبُ الَّذِي يُقَيَّدُ اسْمُهُ فِي جَدُولِ الْإِنْتِخَابِ يَذْهَبُ إِلَى صُنْدُوقِ الْإِنْتِخَابِ وَيُدْخِلُ بِصَوْتِهِ لِلْمُرَشَّحِ الَّذِي يَرَاهُ أَهْلًا لَذَلِكَ -

بعد إغلاق صناديق الانتخاب تُفَرَزُ الْأَصْوَاتُ ثُمَّ تُذَاعُ النَّتَائِجُ بِالْمِذْيَاعِ وَالتَّلْفِزِيِّينَ -

الْمُرَشَّحُونَ الْفَائِزُونَ يَصِيرُونَ أَعْضَاءَ لِلْبَرْلَمَانِ -

التمارينُ

أَجِبْ عَنْ الْأَسْئَلَةِ الْآتِيَةِ:

بَعْدَ كَمْ مَدَّةٍ تُعْقَدُ الْإِنْتِخَابَاتُ لِمَجْلِسِ الشَّعْبِ؟ كَمْ عَضْوًا لِمَجْلِسِ الشُّيُوخِ؟ لِأَيِّ مُرَشَّحٍ تُحِبُّ أَنْ تُعْطِيَ صَوْتَكَ؟

أَذْكُرْ بَعْضَ الْأَحْزَابِ السِّيَاسِيَّةِ -

استخدم الكلمات الآتية في جمل مفيدة:

دائرة - مجلس الشعب - الحزب السياسي - أنشطة - ناخب - مذياع -

ترجم إلى العربية:

ہمارے پارٹی کا انتخابی نشان شیر ہے۔

مسلم لیگ وہ سیاسی جماعت ہے جس نے پاکستان بنایا۔

تمام سیاسی پارٹیوں نے اپنے منشور کا اعلان کر دیا ہے۔

میرے چچا جان قومی اسمبلی کے رکن تھے۔

ووٹ ڈالنے سے پہلے ووٹر کو غور و فکر کر لینا چاہئے۔

ووٹ ایک قومی امانت ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اس امیدوار کو ووٹ دیں جو نیک اور محب وطن ہو۔

ہمارا امیدوار بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گیا۔ امید ہے کہ وہ وزیراعظم بن جائے گا۔

وزیراعظم نے کابینہ تشکیل دے دی ہے۔

الدرس الحادى والأربعون

غزوة بدر الكبرى

وقعت غزوة بدر الكبرى فى رمضان من السنة الثانية للهجرة
فقد نادى رسول الله - ﷺ - المسلمين لا عراض قافلة قريش
وهى قادمة من الشام - ولما علم أبو سفيان بن حرب بعث
قريش من يخبرها بإرادة المسلمين - ثم غير أبو سفيان طريقه
وأنسل بالقافلة إلى مكة سالماً -
وبلغ الخبر قريشاً فتجهزوا سراعاً وخرجوا كئيداً
قاصدين الغزو حتى إنه لم يتخلف من أشرف قريش أحد
وكانوا قريشاً من ألف مقاتل -

لما أتى النبي خبر مسير قريش إلى المدينة استشار أمر
معه من أصحابه - فتكلم المهاجرون كلاماً حسناً وقالوا
يا رسول الله! امض لما أمرك الله فنحن معك - وبعد ذلك قام
سعد بن معاذ - رضى الله عنه - من الأنصار وقال: "امض لما
أردت فنحن معك والذي بعثك بالحق لو استعرضت بنا هذا
البحر فخضته لخضناه معك" - فسر رسول الله - ﷺ -
بقول سعد - ثم قال: "سيروا وأبشروا فإن الله قد وعدني

بهدى الطائفتين والله لكأنى الآن أنظر إلى مضارع القوم -
فى صبيحة يوم الجمعة بدأ القتال وأخذ النبي صلى الله
عليه وسلم حفة من الحصى - ثم رماهم بها فلم يبق فيهم
رجل إلا امتلأت عيناه منها - وأيد الله المؤمنين بالملائكة
واتبى القتال بنصر كبير للمسلمين وقيل فى تلك الغزوة
سبعون من صناديد قريش وأمير سبعون - واستشهد من
المسلمين أربعة عشر رجلاً -
كان لهذه الغزوة أثر كبير فى تاريخ الإسلام - انتصر
فيها المسلمون على المشركين وأعز الله الإسلام وأذل الكفر
مع قوة عدد المسلمين وكثرة عدد المشركين وفرق بها بين
الحق والباطل - ولذلك سُميت غزوة الشرفان -

التمارين

- ١- أَجِبْ عَنْ الْأَسْئَلَةِ الْآتِيَةِ:
 - ١- مِنْ أَيْنَ كَانَتْ قَافِلَةُ قَرِيشَ تَأْتِي؟
 - ٢- مَنْ كَانَ رَئِيسَ الْقَافِلَةِ؟
 - ٣- مَا الْمُرَادُ مِنْ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ؟
 - ٤- كَمْ قُتِلَ مِنَ الْمَشْرُكِينَ؟
 - ٥- مَا الْإِثْرُ لِهَذِهِ الْغَزْوَةِ فِي تَارِيخِ الْإِسْلَامِ؟
 - ٢- هَاتِ مُضَارِعَ الْعِلَالِ الْآتِيَةِ ثُمَّ صِغْ مِنْهُ فِعْلَ الْأَمْرِ وَفِعْلَ النَّهْيِ
 - وَقَعَ - قَامَ - بَدَأَ - أَتَى - رَمَى -
 - ٣- تَرْجِمِ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ: ^{بَدَأَ} (بَدَأَ) (أَتَى) (رَمَى)
- حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن میدان جنگ میں مصروف جنگ تھا۔ اچانک میں نے دو بچوں کو اپنے پاس دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا اے چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو جانتے ہیں۔ میں نے کہا: تم اس کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کا لایا دیتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے اگر ہم نے اس کو دیکھ لیا تو ہم اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اسی اثناء میں کہ میں ان سے باتیں کر رہا تھا کہ میری نظر ابو جہل پر پڑی۔ میں نے کہا یہ ہے ابو جہل وہ تیزی سے اپنی تلواروں کے ساتھ اس کی طرف بڑھے اور ان دونوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کا کام تمام کر دیا۔
- ان دونوں ننھے مجاہدوں کا نام معاذ اور معوذ تھا۔

الدرسُ الثانی والأربعون

الطَّائِرُ الْأَحْمَقُ

كَانَ أَحَدُ الْعَصَافِيرِ يَعْيشُ مَعَ أُمِّهِ فِي الْعُشِّ - وَكَانَ هَذَا الْعُشُّ عَلَى شَجَرَةٍ مُورِقَةٍ كَثِيرَةِ الظِّلِّ - وَكَانَ الْعَصْفُورُ يَبْقَى فِي عُشِّهِ طَوْلَ الْيَوْمِ وَتَأْتِيهِ أُمُّهُ بِالْحَبِّ وَهُوَ يَأْكُلُ مُسْتَرِيحَ الْبَالِ - وَكَانَ الْعَصْفُورُ يَنْتَقِلُ مِنْ غُصْنٍ إِلَى غُصْنٍ، وَمِنْ شَجَرَةٍ إِلَى شَجَرَةٍ - وَقَدْ يَخْرُجُ مِنْ عُشِّهِ حِينَمَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْشُرَ جَنَاحَيْهِ الصَّغِيرِينَ -

جَاءَتْ أُمُّهُ يَوْمًا، فَلَمَّا رَأَتْهُ بَعِيدًا مِنَ الْعُشِّ غَضِبَتْ وَقَالَتْ لَهُ: إِحْذَرْ يَا بُنَى أَنْ تَتْرَكَ هَذَا الْعُشَّ وَأَنْ تَبْتَغِدَ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، لِأَنَّ أَعْدَاءَنَا كَثِيرٌ وَالصَّقْرُ مِنْ حَوْلِنَا يَتَرَقَّبُ خُرُوجَكَ لِيَتَغَذَّى بِلَحْمِكَ الطَّرِيِّ وَلَكِنَّ الْعَصْفُورَ انْتَضَرَ حَتَّى خَرَجَتْ أُمُّهُ إِلَى الْحَقْلِ بَاحِثَةً عَنِ الْحَبِّ وَطَالِبَةً لِلرَّزْقِ - ثُمَّ خَرَجَ مِنْ عُشِّهِ يَنْتَقِلُ مِنْ غُصْنٍ إِلَى غُصْنٍ - كُلَّمَا رَأَى جَنَاحِيهِ الصَّغِيرِينَ يَتَحَرَّكَانِ وَيُسَاعِدَانِهِ عَلَى الطَّيَرَانِ امْتِلَاءً غُرُورًا وَبَدَأَ الْعَصْفُورُ يَطِيرُ وَيَعْلُو فِي طَيْرَانِهِ حَتَّى وَصَلَ إِلَى قِمَّةٍ عَالِيَةٍ - ثُمَّ أَعْجَبَهُ فَرَعٌ عَالٍ مِنْ فُرُوعِ الشَّجَرَةِ الْعَالِيَةِ فَنَزَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ يُشْقِشِقُ تَارَةً وَيُحَرِّكُ ذَيْلَهُ أُخْرَى - وَكَانَ مَغْتَبِطًا مَسْرُورًا - فَالْتَفَتَ إِلَى أَسْفَلِ فَرَأَى جَمَاعَةَ الْعَصَافِيرِ تَلْتَقِطُ

الْحَبِّ مِنَ الْأَرْضِ - فَسَخِرَ مِنْهَا - ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَعْلَى فَرَأَى طَائِرًا
غَرِيبًا يَحُومُ بِالْقُرْبِ مِنْهُ بِأَسْطًا جَنَاحَيْهِ الْكَبِيرَيْنِ فَأَرَادَ الْعَصْفُورُ
أَنْ يُنَافِسَ هَذَا الطَائِرَ الْغَرِيبَ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الطَائِرُ الْغَرِيبُ إِلَّا
الصَّقْرُ الَّذِي حَذَرَتْهُ أُمُّهُ مِنْهُ فَارْتَفَعَ الصَّقْرُ فِي الْهَوَاءِ وَتَابَعَهُ
الْعَصْفُورُ الصَّغِيرُ فَلَمْ تَمْضِ لَحْظَةٌ حَتَّى انْقَضَ الصَّقْرُ عَلَى هَذَا
الْعَصْفُورِ الْأَحْمَقِ فَقَبِضَ عَلَيْهِ بِمَخَالِبِهِ الْحَادَّةِ وَالتَّهَمَ لَحْمَهُ -

التمارين

- ١- أجب عن الأسئلة الآتية:
- ١- لماذا كانت أمه تتركه في العش؟
- ٢- إلى أين تطير أمه؟
- ٣- ولماذا؟
- ٤- بماذا نصحته أمه؟
- ٥- من أي شيء كانت تخشى عليه؟
- ٦- ماذا صنع الصقر بالعصفور؟
- ٧- ما مغزى هذه القصة؟
- ٨- ما الصيغ الآتية:

بُني - عال - يُشقق - غرور - انقض -
مفعل مجزوع - اسم

ترجم إلى العربية:

محمود ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ اس نے میٹرک کا امتحان ہائی سکول سے پاس کر لیا۔
پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے کالج میں داخل ہو گیا۔ وہ ہر روز بس پر کالج جایا کرتا تھا۔ اس
کے والد نے اسے سمجھایا۔ بیٹا! چلتی بس پر نہ چڑھنا۔ بلکہ جب بس رک جائے پھر
سکون سے سوار ہونا، لیکن اس نے والد کی نصیحت کی پرواہ نہ کی بلکہ کبھی بس کی
چھت پر چڑھ جاتا اور کبھی چلتی ہوئی بس پر سوار ہو جاتا۔ ایک دن اس نے چلتی
ہوئی بس پر سوار ہونے کی کوشش کی۔ بس کے دروازے میں بہت بھیڑ تھی۔
اسے پاؤں رکھنے کیلئے جگہ نہ ملی اور وہ گر کر زخمی ہو گیا۔ اب اسے اپنے والد کی
نصیحت یاد آئی اور اپنے کئے پر شرمندہ ہوا۔ لیکن یہ شرمندگی کا وقت نہیں تھا۔

الدرس الثالث والأربعون

العملُ حياةٌ

مَعَ ضَوْءِ الْفَجْرِ تَنْبُعُ الْحَرَكَةُ فِي الْكَوْنِ مِنْ جَدِيدٍ - تَغْرِى الطُّيُورُ مِنْ أَعْشَاشِهَا وَتَمَلُّ الْجَوَّ غِنَاءً وَتَغْرِىدًا، وَيَسْتَبِقُ النَّائِمُونَ مِنْ فُرُشِهِمْ لِيُسَبِّحُوا اللَّهَ وَيُؤَدُّوا الصَّلَاةَ وَيَخْرُجُوا إِلَى الْعَمَلِ وَنُفُوسُهُمْ مَمْلُوءَةٌ بِالْأَمَلِ -

هَذَا طَالِبٌ يَحْمِلُ حَقِيقَتَهُ مُسْرِعًا إِلَى الْمَدْرَسَةِ - وَهَذَا عَامِلٌ يَتَجَهُّ إِلَى الْمَصْنَعِ وَهَنَاجٍ تَجَارٍ يَغْدُونَ إِلَى مَتَاجِرِهِمْ وَيَذْعَرُونَ لِلَّهِ أَنْ يُؤَفِّقَهُمْ إِلَى الْكَسْبِ الْحَلَالِ - وَهَؤُلَاءِ مُوظَّفُونَ يَذْهَبُونَ إِلَى مَكَاتِبِهِمْ وَمُؤَسَّسَاتِهِمْ بِنَشَاطٍ وَإِحْلَاصٍ - وَالسَّيَّارَاتُ الْخَاصَّةُ وَالْعَامَّةُ تَنْطَلِقُ إِلَى الْمَنَاطِقِ الْمُخْتَلِفَةِ بَيْنَ الْمَدِينِ وَالْقُرَى تَوْفِيرًا لِلْوَقْتِ وَالْجُهْدِ حَتَّى تَدُورَ عَجَلَةُ الْحَيَاةِ عَنْ طَرِيقِ الْعَمَلِ الدَّائِبِ -

لَا تَزَلْ الْعَمَلُ الْجَادُّ لَمَّا كَانَ لِلْحَيَاةِ مَعْنًى - وَالْعَمَلُ هُوَ الْقُرَّةُ الَّتِي لَا تَنْفَدُ وَالطَّاقَةُ الَّتِي لَا تَنْتَهِي - وَيُقَاسُ تَقَدُّمُ الْأُمَمِ بِتَقْدَارِ الْعَمَلِ -

أَمَّا الْكُسْلُ وَضَيَاعُ الْوَقْتِ فَهُوَ وَسِيلَةٌ لِلضَّعْفِ وَالتَّأَخُّرِ -

فَنَحْنُ فِي حَاجَةٍ إِلَى مَزِيدٍ مِنَ الْإِنْتِاجِ فِي كُلِّ مَقْدَانٍ مِنْ مَقَادِيرِ الْحَيَاةِ - وَعَلَى قَدْرِ الْجُهْدِ تَكُونُ النَتِيجَةُ - وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا﴾ -

التمارين

- 1- أَجِبْ عَنِ الْأَسْئَلَةِ التَّالِيَةِ:
أَذْكُرُ بَعْضَ مَظَاهِيرِ النَّشَاطِ فِي الصَّبَاحِ؟
"العملُ حياةٌ" اكتبْ خَمْسَ جُمَلٍ عَلَى هَذَا الْعِنْوَانِ -
كَيْفَ يَتَحَقَّقُ لَكَ مُسْتَقْبَلٌ زَاهٍ؟
هَاتِ الْمُفْرَدَاتِ لِلْجُمُوعِ الْآتِيَةِ ثُمَّ اسْتَعْمِلْهَا فِي جُمَلٍ مُفِيدَةٍ -
أَعْشَاشٌ - نفوس - متاجر - مكاتب - مؤسَّسات -
القرى -
تَرْجِمُ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ -
پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔
اگر ہم محنت کریں تو ہمارا ملک ترقی یافتہ بن جائے گا۔
جب پاکستان بنا تو ہمارے ملک میں صنعتیں بہت کم تھیں۔
اب ہمارے ملک میں بہت سے کارخانے ہیں۔
ان کارخانوں میں سینٹ، کھاد، چینی، کپڑا اور گھی وغیرہ بنایا جاتا ہے۔
- 2-
- 3-

نیکسلا میں اسلحہ سازی کا بہت بڑا کارخانہ ہے۔

اس کارخانہ میں ٹینک، میزائل، بکتر بند گاڑیاں اور دوسرے جنگی آلات تیار جاتے ہیں۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔

اس کے اسی فیصد لوگ دیہاتوں میں آباد ہیں۔

پاکستانی کسان بڑا محنتی اور مخلص ہے۔

الدرس الرابع والأربعون

الطُّمْبَةُ

أَنَا الْخَادِمَةُ الْمُطِيعَةُ الْأَمِينَةُ الَّتِي تَقُومُ فِي كُلِّ مَكَانٍ: فِي
وَسْطِ الْقَرْيَةِ وَفِي مَوْقِفِ الْحَافِلَاتِ وَفِي شَاطِئِ التَّرْعَةِ وَفِي
مَحْطَةِ الْقِطَارِ وَفِي بُيُوتِكُمْ۔

أَنَا أُوَاطِبُ عَلَى خِدْمَتِكُمْ لَيْلاً وَنَهَاراً، شِتَاءً وَصَيْفًا۔
لَا أَعْرِفُ الْمَلَلَ وَلَا أَحْسِبُ التَّعَبَ وَلَا أَبْخُلُ عَلَى أَحَدٍ بِمَا فِي جَوْفِي مِنَ
الْمَاءِ الَّذِي تَتَوَقَّفُ عَلَيْهِ الْحَيَاةُ۔

هَلْ لَاحِظْتُمْ أَنَّ مَائِي أَنْظَفُ مِنْ مَاءِ النَّهْرِ وَالتَّرْعَةِ
وَالْغَدِيرِ۔ إِنَّ الطَّيْنَ فِي هَذِهِ الْمِيَاهِ يَضُرُّ أَجْسَامَكُمْ۔ فَلِذَلِكَ
تَحْتَاجُونَ إِلَى تَصْفِيَةِ الْمَاءِ قَبْلَ الشُّرْبِ۔ أَمَّا أَنَا فَأَقُومُ لَكُمْ بِهَذِهِ
التَّصْفِيَةِ وَأُعْطِيكُمْ الْمَاءَ نَظِيفاً صَافِياً۔

هَلْ رَأَيْتُمْ أَنَّ مَوَارِدَ الْمِيَاهِ الْآخَرَى قَدْ تَبَخَّلَ عَلَيْكُمْ بِالْمَاءِ
فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ۔ أَمَّا أَنَا فَالْمَاءُ عِنْدِي لَا يَنْقُطُ۔

هَذِهِ ذِرَاعِي تَسْتَطِيعُ الْبِنْتُ الصَّغِيرَةُ أَنْ تُحَرِّكَهَا فَيَسِيلُ
الْمَاءُ مِنْ فَمِي فَتَمْتَلِئُ جَرَّتُهَا الصَّغِيرَةُ فِي وَقْتٍ يَسِيرٍ۔ فَتَحْمِلُهَا
وَتَعُودُ إِلَى أُمِّهَا مَسْرُورَةً۔

والماء عندي محفوظ في جوف لا يصل إليه إنسان
حيوان يُفسده - فلذلك يقي على الدوام نظيفاً -
إني أنظر من بعيد إلى الترع والغدير و الجدول فإرى
الناس والحيوانات تستحم فيها فأشفق على من يشربون هذا الماء
وفيه كل هذه الأوساخ -
أشفقوا على صحتكم ولا تشربوا إلا من عندي وإني في
خدمتكم على الدوام - ولا أسألكم أجراً على ماتأخذونه مني
فهو حلال لكم جميعاً -

التمرين

ترجم مايتي إلى العربية:

ایک کرسی کی آپ بیتی

میرے پاؤں ٹوٹ چکے ہیں، میرا رنگ اتر چکا ہے۔ میں وہی کرسی ہوں جس کو
لوگ سلام کرتے تھے۔

مجھے ایک بڑھئی نے بنایا تھا۔ اس نے مجھے بڑا خوبصورت اور آرام دہ
بنایا تھا۔ جس آدمی کیلئے مجھے بنایا گیا تھا وہ صدر تھا۔ جب وہ مجھ پر بیٹھا تو لوگ مجھے
سلام کرتے اور میرے بازوؤں کو چومنے لگے۔ ملازمین میری صفائی کرتے تھے۔
میں نے کئی صدر اپنے اوپر بیٹھے دیکھے، حکومتیں بدلتی رہیں اور صدر بدلتے رہے۔

لیکن میں اب ان صدر میں آئی رہی۔
اس زمانے میں میں بہت مغرور تھی۔ یہ غرور شاید خدا کو پسند نہ آیا۔
جب ملک کے نئے صدر نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: یہ کرسی پرانی ہے اسے بدل دو۔
مجھے ایک غریب آدمی نے خرید لیا۔ اس کے بچے میرے ساتھ کھیتے ہیں، مجھے
کبھی ادھر کھینچتے ہیں اور کبھی ادھر۔ سخت گرمی اور بارش سے میرا رنگ اتر گیا ہے۔
پاؤں ٹوٹ گئے ہیں اور میری حالت خراب ہو گئی ہے۔
اے دنیا والو! کرسی کو سلام کرنے والو! کرسی کے پیچھے مت بھاگو،
میری داستان سے عبرت حاصل کرو۔

الدرس الخامس والأربعون

سَيِّدُنَا بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لَيْسَ هُنَاكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَا يَعْرِفُ عَنْ مُؤَذِّنِ الرَّسُولِ
كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا قَبْلَ الْإِسْلَامِ - لَيْسَ لَهُ مَكَانَةٌ فِي الْمَرْئِ
الْإِنْسَانِيَّ - لَا يَمْلِكُ مِنْ حَيَاتِهِ شَيْئًا وَلَكِنْ عِنْدَمَا اعْتَنَقَ الْإِسْلَامَ
صَارَ مُعَزِّزًا سَيِّدًا بِفَضْلِ الْإِسْلَامِ - كَانَ سَيِّدُنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدُنَا يَعْنِي بِلَالًا
وُلِدَ سَيِّدُنَا بِلَالٌ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَبْلَ الْهَجْرَةِ بِثَلَاثِ
أَرْبَعِينَ سَنَةً - وَكَانَ رَقِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ - وَفِي الثَّلَاثِينَ مِنْ عُمُرِهِ
اسْتَحَابَ لِلدَّعْوَةِ الرَّسُولِ - ﷺ - وَلَمَّا بَلَغَ سَيِّدُهُ أُمَيَّةَ بْنِ خَلْفٍ
خَيْرَ إِسْلَامِيهِ اشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ - وَكَانَ يُخْرِجُهُ فِي أَشَدِّ الْحَرِّ وَيُلْقِيهِ
عَلَى الرَّمَالِ الْمُتَتَهِّبَةِ وَيَضَعُ عَلَى صَدْرِهِ صَخْرَةً كَبِيرَةً وَيَقُولُ
لَهُ: "لَا تَزَالُ هَكَذَا حَتَّى تَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ مُحَمَّدًا" -

وَبِلَالٌ لَا يُحْيِيهِ بِأَكْثَرَ مِنْ "أَحَدٍ أَحَدًا" فَبَزَّ دَاؤُ أُمَيَّةَ حَتَّى
عَلِيهِ وَيُشَدُّ الْعَذَابُ وَيَضْرِبُهُ بِالسَّوْطِ حَتَّى يُمَزَّقَ جِلْدُهُ
وَيَأْمُرُ صِبْيَانُ مَكَّةَ لِيُخْرِجُوهُ بِحَبْلِ فِي عُنُقِهِ حَتَّى اشْتَرَاهُ سَيِّدُنَا
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَأَعْتَقَهُ لِرُوحِهِ اللَّهُ -

لَمَّا تَحَوَّلَتِ الْقِبْلَةُ وَشَرَعَ الْأَذَانُ اخْتَارَهُ النَّبِيُّ ﷺ مُؤَذِّنًا

لِيَجْهَرَ صَوْتَهُ - وَلَمَّا تَمَّ فَتَحَ مَكَّةَ صَعِدَ بِلَالُ الْكَعْبَةَ وَأَذَّنَ -
لَمَّا تُوَفِّيَ الرَّسُولُ ﷺ حَزَنَ بِلَالٌ شَدِيدًا وَطَلَبَ مِنْ
أَبِي بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنْ يَسْمَحَ لَهُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَمَسَكَنَ بِالشَّامِ وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى الْمَدِينَةِ فَتَرَةً مِنَ الزَّمَنِ - فَرَأَى فِي
مَنَامِهِ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - وَهُوَ يَقُولُ لَهُ: "مَا هَذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ" -
أَمَا لَكَ أَنْ تَزُورَنِي يَا بِلَالُ" -

فَانْتَبَهَ حَزِينًا وَرَكِيبَ رَاحِلَتِهِ وَقَصَدَ الْمَدِينَةَ فَأَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ -
ﷺ - وَجَعَلَ يَبْكِي عِنْدَهُ وَيُمَرِّغُ وَجْهَهُ عَلَيْهِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - فَجَعَلَ يَضُمُّهُمَا وَيُقَبِّلُهُمَا فَقَالَا لَهُ:
يَا بِلَالُ! نَشْتَهِي أَنْ نَسْمَعَ أَذَانَكَ فَقَعَلْ وَعَلَا سَطْحَ الْمَسْجِدِ
فَوَقَفَ - فَلَمَّا أَنْ قَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ" ارْتَجَّتِ الْمَدِينَةُ فَلَمَّا أَنْ
قَالَ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ازْدَادَتْ رَجَّتُهَا - فَلَمَّا قَالَ: "أَشْهَدُ
أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" خَرَجَتِ الْعَوَاتِقُ مِنْ خُدُورِهِنَّ وَقَالُوا:
"بِعَثَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - فَمَا رُمِيَ يَوْمَ أَكْثَرُ بَاكِيًا وَهَاكِيًا بِالْمَدِينَةِ
بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ - لَمَّا ذَنَتْ وَفَاةُ بِلَالٍ -
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَخَذَتْ زَوْجَتَهُ تَبْكِي وَتَصْنُحُ وَاحْزَنَاهُ! فَيُحْيِيهَا فِي

كُلِّ مَرَّةٍ وَأَفْرَحْتَاهُ! غَدًا نَلْقَى الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَصَحْبَهُ"

ثُمَّ فَاضَتْ رُوحُهُ وَدُفِنَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فِي دِمَشْقٍ -

كَانَ سَيِّدُنَا بِلَالٌ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - مَثَلًا أَعْلَى فِي الشُّبَّانِ -

عَلَى الْعَقِيدَةِ - اِحْتَمَلَ كَثِيرًا مِنَ الْآلَامِ وَالْمَصَائِبِ بِاسْمَاءٍ -

تَرْحِزُهُ هَذِهِ الْمَصَائِبُ عَنْ عَقِيدَتِهِ الْقَوِيَّةِ -

التمارين

- ١- أَجِبْ عَنِ الْأَسْئَلَةِ التَّالِيَةِ -
- ١- مَتَى وَلِدَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؟
- ٢- مَاذَا فَعَلَ بِهِ سَيِّدُهُ لَمَّا بَلَغَهُ خَيْرُ إِسْلَامِهِ؟
- ٣- كَيْفَ كَانَ يُعَذِّبُهُ؟
- ٤- مَنْ الَّذِي خَلَّصَهُ مِنَ الرِّقِّ؟
- ٥- لِمَ كَانَ الرَّسُولُ اخْتَارَهُ لِلْأَذَانِ؟
- ٦- مَاذَا فَعَلَ بَعْدَ وَفَاةِ الرَّسُولِ؟
- ٧- أَيْنَ مَاتَ وَدُفِنَ؟
- ٢- أَكْتُبْ مَقَالََةً وَحِيزَةً عَلَى سَيِّدُنَا سَلَمَانَ الْفَارَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -
- ٣- أَعَرَبْ مَا يَأْتِي: "وَاحْزَنَاهُ" - "سَيِّدُنَا أَبُو بَكْرٍ" - "أَمَّا أَنْ

لَكَ أَنْ تَزُورَنِي" -

تَرْجِمُ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ -

حضرت یاسر رضی اللہ عنہ یعنی تھے۔ ایک دفعہ ان کا بھائی گم ہو گیا وہ اس کی تلاش میں نکلے اور مکہ پہنچ گئے اور وہیں مقیم ہو گئے۔ اور حضرت سمیہ کے ساتھ شادی کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو فرزند عبد اللہ اور عمار عطا کئے۔ جب خورشید رسالت طلوع ہوا تو ان سب نے اسلام قبول کر لیا۔

مشرکین مکہ ان پر ظلم کرنے لگے۔ ان کو مارتے یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔ جب وہ ہوش میں آتے تو ان سے پوچھتے: محمد کے دین کو ترک کر دو گے یا نہیں۔ وہ جواب دیتے ہم محمد ﷺ پر اپنی جانیں قربان کر دیں گے لیکن آپ ﷺ کے دین کو ترک نہیں کریں گے۔

ایک دن مشرکین مکہ ان کو عذاب دے رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے جب آپ ﷺ نے ان مظلوموں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مہر کرواے آل یاسر! تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔"

الدرس السادس والأربعون

المبادئ المثالية في الإسلام

قامت دعوة الإسلام لتكريم الإنسان وتعميم الخير ونشر السعادة عن طريق التوحيد والمُؤاخاة والمساواة والمُحبة والسلام-

التوحيد سبيل القوة، والمُؤاخاة سبيل التعاون، والمساواة سبيل العدل، والحرية سبيل الكرامة، والسلام سبيل الرخاء. وتلك هي الغايات التي ترجو الإنسانية بلوغها عن طريق العلم والحضارة-

هذه المبادئ الإنسانية التي تَصَمَّتْ دعوة الإسلام معلومة من القرآن الكريم- لتحقيق الوحدة الإنسانية والأخوة الإسلامية فُرِضَت الزكاة، وشرع الحج، وأمر بالإحسان والبر- ثم سوَّى بين الناس على اختلاف أَسَنَتِهِمُ وأَلْوَانِهِمُ في الحقوق والواجبات-

أساس التكريم والتقدير في الإسلام هو التقوى فقد قال النبي ﷺ - في حجة الوداع: "إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِآدَمَ وَآدَمُ مِنْ تَرَابٍ- إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ-

أَفْضَلُ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ إِلَّا بِالتَّقْوَى-

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ هُمُ الَّذِينَ يَفْهَمُونَ مَعْنَى الْإِنْسَانِيَّةِ الصَّحِيحَةَ لِأَنَّهُمْ أَتْبَاعُ مُحَمَّدٍ ﷺ - وَسَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ - هُوَ الَّذِي أُعْلِنَ لِحَقِّقِ الْإِنْسَانَ، لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَكَفَلَ لِرُزْقِ الْفَقِيرِ بِالزَّكَاةِ - وَضَمَّنَ الْعِزَّ لِلذَّلِيلِ بِالْعَدْلِ - وَيَسَّرَ لِحُرِّيَّةِ الرَّقِيقِ وَأَعْطَى الْحَقَّ لِلْمَرْأَةِ وَجَعَلَ الْمُسْلِمِينَ أُمَّةً لَا تَعْتَقِدُ فِي الْعَصَبِيَّةِ - فَلِذَلِكَ اجْتَمَعَ فِيهَا الْعَرَبِيُّ وَالْفَارِسِيُّ وَالرُّومِيُّ وَالنَّزْكِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَالصِّينِيُّ وَالْبَرْبَرِيُّ وَالْحَبَشِيُّ وَجَمِيعُ سُكَّانِ الْأَرْضِ عَلَى شَرَعٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْإِسْلَامُ-

اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ -" لَمْ يَخْصُ بِالتَّكْرِيمِ لَوْناً دُونَ لَوْنٍ، وَلَا طَبَقَةً دُونَ طَبَقَةٍ - وَهَذِهِ الْمَبَادِئُ الْإِسْلَامِيَّةُ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ الدِّيْمُقْرَاطِيَّةِ الْغَرْبِيَّةِ وَالشُّيُوعِيَّةِ وَالرَّأْسْمَالِيَّةِ وَالْإِقْطَاعِيَّةِ-

التمارين

- أجب عن الأسئلة الآتية:
لأى غرض قامت دعوة الإسلام؟ مامسبار لتكريم

الإنسان في الإسلام؟ لم فُرِضَتِ الزَّكَاةُ؟ مَنْ
حَقُّقُ الْإِنْسَانِ أَوَّلًا؟ أَذْكَرُ حَدِيثًا يَدُلُّ
الْمَسَاوَاةَ؟

۲- استخدم الكلمات في جُمْلٍ وَمَيِّزِ الحُرُوفِ الْأَصْلِيَّةَ
الزَّائِدَةَ-

تنظيم - مساواة - تقوى - أخوة - الإحسان -

۳- ترجم ما يأتى:

دين اسلام بڑی تیزی سے پھیلا۔ اسلام احترام آدمیت، آزادی، مساوات،
وانصاف کا سبق سکھاتا ہے۔

اسلام میں کسی کالے کو گورے پر فضیلت نہیں۔

اسلام میں فضیلت کا دار و مدار تقویٰ ہے۔

اسلام کی یہی وہ خصوصیات ہیں جس نے غیر مسلموں کو اپنی طرف کھینچا
لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔

اسلام میں سوشلزم کا کوئی وجود نہیں۔

جاگیر دارانہ نظام غریب کیلئے زہر قاتل ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام غریبوں کی کفالت نہیں کرتا۔

اسلام ہر طبقہ کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

اسلام نے تعصب اور تفاخر سے منع کیا ہے۔

الدرس السابع والأربعون

المُنَاطَرَةُ بَيْنَ السَّيَّارَةِ وَالطَّائِرَةِ

السَّيَّارَةُ: أَنَا خَادِمَةٌ مُطِيعَةٌ نَافِعَةٌ لِلْجَمِيعِ، صَغِيرَةٌ الْجِسْمِ، حَمِيلَةٌ
لِشَكْلِ

سريعةُ الْجَرِيِّ - أَعْدَمُ الْغَنَى وَالْفَقِيرَ، وَالضَّعِيفَ
وَالْقَوِيَ، وَالْمَدِينِيَّ وَالْقَرْوِيَّ - النَّاسُ عِنْدِي سَوَاسِيَةٌ -
أَقْدَمُ خِدْمَاتٍ جَزِيلَةً - أَحْمِلُ الرُّكَّابَ وَالْمَسَافِرِينَ
وَأَنْقُلُ الْبَضَائِعَ وَالسَّلْعَ وَالْبَرِيدَ - وَأَعْدَمُ جَمَاعَاتِ

الْإِطْفَاءِ وَالْإِسْعَافِ وَرِجَالِ الْأَمْنِ وَغَيْرِهِمْ -

أَمَّا الطَّائِرَةُ فَإِنَّهَا تُحَلِّقُ فِي السَّمَاءِ - وَتَرْتَفِعُ فِي الْمَوَاءِ
بَعِيدَةً عَنِ النَّاسِ - وَهِيَ تَخْدُمُ طَائِفَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَأَرْبَابِ
الثَّرَاءِ - وَإِلَى الْآنَ لَمْ يَرْكَبْهَا فَقِيرٌ وَلَا مُوْطَلَفٌ صَغِيرٌ -

نَفَقَاتُ كَثِيرَةٍ - وَلَا يَصِلُ إِلَيْهَا الرُّكَّابُ إِلَّا بِالسَّيَّارَةِ -

الطَّائِرَةُ: أَنَا ثَمَرَةُ الْعِلْمِ، وَرَمَزُ الْحَضَارَةِ - أَنْقُلُ الدَّوَاءَ لِلْمَرِيضِ فِي

غَمَضَةِ عَيْنٍ مَرَّاتٍ فَوْقَ الصَّحَارَى وَالْبَحَارِ - لَا يَغْوِقُنِي
عَائِقٌ، وَلَا يَمْنَعُنِي حَائِطٌ - قَرَّبْتُ الْبَعِيدَ، وَرَبَطْتُ بَيْنَ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ - طَرِيقِي فِي السَّمَاءِ - وَسَبِيلِي فِي

المواء-

السَّيَّارَةُ تَجْرِي عَلَى الْأَرْضِ وَتُثِيرُ الْغُبَارَ وَالْتُّرَابَ وَتُثِيرُ الْجِسْمَ وَالْثِّيَابَ- وَهِيَ فَوْقَ ذَلِكَ تُعَوِّفُهَا التَّرْعَةُ وَالنَّهْرُ- وَتَقْرُبُ حَائِرَةً إِذَا اعْتَرَضَهَا جَامُوسٌ أَوْ شَاةٌ- قَدْ تَدُوسُ صَبِيئًا أَوْ غُلَامًا فَتُحْدِثُ ضَجِيجًا وَهَيَّاجًا-

السَّيَّارَةُ: أَنْتِ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ- رُكَّابُكَ قَلَقُونَ دَائِمًا عِزَّ أَرْوَاحِهِمْ، وَخَائِفُونَ عَلَى حَيَاتِهِمْ- ضَحَايَاكَ كَثِيرُونَ- وَقِتْلَاكَ لَا يُعَدُّونَ- أَنْتِ فِي أَيَّامِ الْحَرْبِ نَذِيرُ الشَّرِّ، وَرَسُولُ الْغَدْرِ- تَصْبِيْنٌ عَلَى النَّاسِ الْقَنَابِلَ- أَرْزُوكِ مُخِيفٌ مُفْزِعٌ، وَتَحْلِيْقُكَ مُؤْلِمٌ مُزْعِجٌ-

الطَّائِرَةُ: أَنَا قُوَّةٌ فِي الْحَرْبِ، وَبَرَكَةٌ فِي السَّلَامِ- إِنْ رَضِيتُ خِدْمَتُكَ وَنَفَعْتُ، وَإِنْ غَضِبْتُ قَتَلْتُ وَأَوْجَعْتُ- أَنَا فِي السَّلَامِ ضِيَاءٌ وَبِنَاءٌ، وَفِي الْحَرْبِ قَضَاءٌ وَفَنَاءٌ-

السَّيَّارَةُ: لَكَ يَا أُخْتِي مِنَ الْمَزَايَا مَا لَا تُنْكِرُ- فَاحْمِلِي لِلنَّاسِ أَسْبَابَ النِّعَمِ وَالْبِنَاءِ- وَلَا تَحْمِلِي أَسْبَابَ الشَّقَاءِ وَالْفَنَاءِ نَعْتَرِفُ لَكَ بِالرَّعَامَةِ، وَنُسَلِّمُ لَكَ بِالرِّيَاسَةِ-

التمرین

ترجمہ الحوار بین الصدیقین إلى العربية:
اسلم: امتحان بالکل قریب ہے۔ صرف دس دن باقی ہیں اور میں نے بالکل تیاری نہیں کی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں۔
عبداللہ: میں نے پورا سال محنت کی ہے۔ میں امتحان کیلئے تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اول آؤں گا۔

اسلم: تم تو کتابی کیرے ہو۔ تمہارا میرا کیا مقابلہ۔
عبداللہ: میں نے ہزار بار تمہیں کہا کہ ہر روز کا کام، تم پر کر لیا کرو اور دوسرے دن پر ملتوی نہ کیا کرو۔ لیکن تم نے میری بات نہ سنی۔
اسلم: اگر میں امتحان میں فیل ہو گیا تو والد صاحب مجھے ماریں گے اور مجھے زراعت پر لگا دیں گے۔

عبداللہ: اگر تم یہ بات پہلے سوچتے تو آج پریشان نہ ہوتے۔
اسلم: تم کیسے ہو! میں مصیبت میں ہوں اور تم مجھے ملامت کر رہے ہو۔

عبداللہ: میں تمہاری مدد کیلئے تیار ہوں۔ لیکن خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ اگر محنت کرو تو کامیاب ہو سکتے ہو۔
اسلم: وہ کس طرح؟

عبداللہ: اپنی تمام کوششیں پڑھائی میں صرف کر دو اور خوب محنت کرو۔
اسلم: کیا محنت کے بغیر کامیابی ممکن نہیں؟
عبداللہ: محنت کے بغیر آپ کچھ نہیں حاصل کر سکتے۔ اگر محنت کو اپنا شعار بنالو تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ

فَتْحُ مَكَّةَ

وَهُوَ الْفَتْحُ الْأَعْظَمُ الَّذِي أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ دِينَهُ وَرَسُولَهُ وَجُنْدَهُ
وَأَسْتَقْدَّ بِهِ بَيْتَهُ ۖ لَيْ جَعَلَهُ هُدًى لِلْعَالَمِينَ مِنْ أَيْدِي الْكُفَّارِ
وَالْمُشْرِكِينَ - وَكَانَ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ -
نَقَضَ أَهْلُ مَكَّةَ الْعَهْدَ الَّذِي انْعَقَدَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الرَّسُولِ
ﷺ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ فَأَغَارُوا عَلَى إِحْدَى الْقَبَائِلِ الْمُحَالِفَةِ
لِلْمُسْلِمِينَ فَاسْتَعَاثَتْ هَذِهِ الْقَبِيلَةُ (خُزَاعَةَ) بِالنَّبِيِّ ﷺ فَصَمَّمَ
النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْغَزْوِ بِأَهْلِ مَكَّةَ -

نَدِمْتُ قَرِيشٌ عَلَى نَقْضِ الْعَهْدِ - فَأَرْسَلْتُ أَبَاسُفِيَانَ
لِتَجْدِيدِ الْعَهْدِ فَأَبَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَانْصَرَفَ إِلَى مَكَّةَ خَائِبًا -
تَجَهَّزَ الرَّسُولُ ﷺ وَقَدْ أَخْفَى أَمْرَهُ وَخَرَجَ مَعَ عَشْرَةِ آلَافٍ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ قَاصِدًا مَكَّةَ - لَمَّا وَصَلَ إِلَى مَرِّ الظُّهْرَانِ عِشَاءً أَمَرَ أَصْحَابَهُ
بِأَنْ يُوقِدُوا نِيرَانًا عَظِيمَةً - لَمَّا عَلِمَ أَهْلُ مَكَّةَ بِقُدُومِ هَذَا الْجَيْشِ
الْعَظِيمِ خَرَجَ قَادَتُهُمْ خَاضِعِينَ وَكَانَ فِي مُقَدِّمَتِهِمْ أَبُو سَفِيَانَ -
فَأَكْرَمَهُ الرَّسُولُ ﷺ فَدَخَلَ الْمُسْلِمُونَ مَكَّةَ فَاتِحِينَ -
دَخَلَ الرَّسُولُ ﷺ مَكَّةَ مُتَجَهِّيًا إِلَى الْكَعْبَةِ وَحَوْلَهَا ثَلَاثُ مِائَةٍ

وَسِتُونَ صَنَمًا - فَجَعَلَ يَطْعُنُ الْوَاحِدَ تَلَوَّ الْآخَرَ بَعُودَ فِي يَدِهِ وَهُوَ
يَقُولُ: "جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ"
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاللَّاحِ فَصَعِدَ فَوْقَ الْكَعْبَةِ وَأَذَّنَ

لِلصَّلَاةِ -
اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَعْلَمُونَ مَاذَا يُفْعَلُ بِهِمْ فَخَطَبَ
فِيهِمْ قَائِلًا -
يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! مَا تَرَوْنَ أَنِّي فَاعِلٌ بِكُمْ؟ قَالُوا: "خَيْرًا -
أَخِ كَرِيمٍ وَابْنِ أَخِي كَرِيمٍ -" فَقَالَ: "إِذْهَبُوا فَأَنْتُمْ الطُّلَقَاءُ" -

التمرين

ترجمہ إلى العربية:
ابوسفیان اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا۔ جب اس نے اسلام قبول کیا تو نبی کریم ﷺ
نے اس کی عزت افزائی کی اور فرمایا جو آدمی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے
وہ امن میں ہے۔ جو خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا وہ بھی امن میں ہے۔ جس نے
تہیار ڈال دیئے یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا وہ بھی مامون ہے۔
حضور نبی کریم ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو بلایا اور اس سے بیت اللہ کی
چابی طلب کی پھر دروازہ کھولا۔ کعبہ شریف کے اندر نماز ادا فرمائی پھر چابی اس کو
واپس کر دی اور فرمایا کہ یہ چابی قیامت تک تمہارے خاندان میں رہے گی۔
سوائے ظالم کے اور کوئی اس کو نہیں چھین سکتا۔

تاریخ اسلام میں فتح مکہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اس غزوہ میں حضور ﷺ نے اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا۔ تاریخ انسانی میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ الْخَضِرَاتُ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الدُّبَاءَ - وَنَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَالْحَصْلِ لِلَّذِي

يُرِيدُ أَنْ يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ -

الْفَلَاحُ يَزْرَعُ الْبَاذَنْجَانَ وَالْبَطَاطَسَ وَالْكُرْنَِبَ وَقِنَاءَ الْحَمَارِ - أَنَا

أَحِبُّ الْأُرْزَمَعَ الْبَسِيلَةَ وَأُحِبُّ يُفَضِّلُ الْبَامِيَاءَ مَعَ الطَّمَاظِمِ - وَبَعْضُ

النَّاسِ يُحِبُّونَ السَّبَانِخَ بِاللَّحْمِ -

يُزْرَعُ الْفِجْلُ وَاللَّفْتُ وَالْجَزْرُ فِي الشَّتَاءِ -

أُمِّي تَطْبَخُ الْيَوْمَ الْقَنْبِيْطَ -

هَلْ أَكَلْتُ قَلْقَاسًا؟

الرُّنَجِيلُ يُزْرَعُ فِي مَنَاطِقِ جَبَلِيَّةٍ -

أَنَا أَحِبُّ صَلَصَةَ النَّعْنَاعِ -

يُسْتَعْمَلُ الْخِيَارُ وَالْقِثَاءُ فِي السَّلَاطَةِ -

الْمُفْرَدَاتُ الْجَدِيدَةُ (تَوَابِل - بَهَارَات)

فُلْفُل (مرچ) - الْكُرْكُم (ہلدی) - الْكُزْبَرَةُ (دھنیا) - الْكَمْثُون (زیرہ) -

الْقُرْنَفُل (لونگ) - دَار صِنِي (دار چینی) - هِيل جَبَشِي (بڑی الائچی) -

جَبْهَان (چھوٹی الائچی) - طَرَشِي (اچار) - حِلْبَةُ (میٹھی) -

التمرین

ترجمہ إلى العربية:

جیل کے ابو بھنا ہوا گوشت پسند کرتے ہیں۔

میں ناشتہ میں الجا ہوا انڈا استعمال کرتا ہوں۔

کبھی کبھی میں تلا ہوا انڈا بھی کھا لیتا ہوں۔

میرا چھوٹا بھائی انڈے کی آلیٹ پسند کرتا ہے۔

ہمارے ملک میں کھیر بڑے شوق سے کھائی جاتی ہے۔

بعض لوگ ناشتہ میں ڈبل روٹی، مکھن اور دودھ استعمال کرتے ہیں۔

دیہاتوں میں لوگ دہی، لسی اور پراٹھا استعمال کرتے ہیں۔

روٹی تنور میں پکائی جاتی ہے۔

آج ہم نے مہمانوں کیلئے زردہ، پلاؤ پکایا ہے۔

عید کے دن لوگ سویاں کھاتے ہیں۔

الدرس الخامسون

سَيِّدُنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ الْحَكَمَ، الْإِمَامَ الْحَافِظَ الْعَلَامَةَ
لُجَيْنِيَّةَ الْعَابِدِ الرَّاهِدِ السَّيِّدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ -

وُلِدَ بِجُلُوَانَ فِي مِصْرَ سَنَةِ إِحْدَى وَ سِتِّينَ لِلْهَجْرَةِ - وَحَفِظَ
الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ وَهُوَ صَغِيرٌ - ثُمَّ أُرْسِلَ أَبُوهُ إِلَى الْمَدِينَةِ لَطَلِبَ الْعِلْمِ

وَلْتَفَقَ فِي الدِّينِ - فَتَبَحَّرَ فِي الْعُلُومِ - ظَلَّ عُمَرُ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى مَاتَ
أَبُوهُ وَأَلَّتِ الْخِلَافَةُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَاسْتَدْعَاهُ إِلَى دِمَشْقَ

وَزَوَّجَهُ بِابْنَتِهِ فَاطِمَةَ - وَأَقَامَ عَمْرُ هُنَاكَ حَتَّى وَلَّاهُ الْوَلِيدُ الْمَدِينَةَ -

بَقِيَ بِهَا سَبْعَ سِنِينَ - وَكَانَ فِيهَا مِثَالاً يُحْتَدَى فِي الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ

حَتَّى رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ بَعْدَ

رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - أَشْبَهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - مِنْ هَذَا الْفَتَى

بِعَنَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ -

اسْتَفْتَحَ وَلَايَتَهُ بَرْدُ الْمَظَالِمِ - وَاسْتَرَدَّ جَمِيعَ مَا يَمْلِكُهُ بَنُو

أُمَيَّةَ بَغِيرِ حَقٍّ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ حَتَّى قَالَ لِزَوْجَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ

عَبْدِ الْمَلِكِ: "إِنَّمَا أَنْ تَرُدِّي حُلِيِّكَ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ وَإِنَّمَا أَنْ تَأْذَنِي لِي فِي

وُضِعَ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ -

يُعَدُّ سَيِّدَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ - رَحِمَهُ اللَّهُ - مِنْ أَحْسَرِ خُلَفَاءِ بَنِي أُمَيَّةَ سَيِّرَةً، وَأَنْقَاهُمْ سَرِيرَةً، وَأَعْفَاهُمْ لِسَانًا، وَأَسْبَغَهُمْ إِلَى نَشْرِ الْإِسْلَامِ وَإِعْلَاءِ كَلِمَةِ الدِّينِ - قَدْ أَصْبَحَ حُكْمُهُ غُرَّةً فِي جَبِينِ ذَلِكَ الْعَصْرِ الَّذِي تَلَطَّخَ بِالْأَسْتَبْدَادِ وَسَفَلَ الدَّمَاءِ حَتَّى لَقِيَ شَبَّهُ الْمُسْلِمُونَ خِلَافَتَهُ بِخِلَافَةِ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَهُ وَرُحْدَهُ -

كَانَ مُجِبًّا لِلْعَدْلِ، وَاسِعَ الصَّدْرِ، حَلِيمًا - يُقْبَلُ الْعُرَّةُ وَيَتَغَاضَى عَنِ الْهَفْوَةِ، وَكَانَ زَاهِدًا، وَرِعًا وَمُتَفَقِّهًا فِي الدِّينِ -

كَانَ يُشْتَرَى لِعُمَرَ قَبْلَ خِلَافَتِهِ الْحُلَّةُ بِالْفِ دِينَارٍ - فَإِذَا لَبِسَهَا اسْتَحْشَنَهَا وَلَمْ يَسْتَحْسِنْهَا وَرَوَى عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ (أَخْ لَزُوجَتِهِ) قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَقَمِيصُهُ وَسِخٌ وَقُلْتُ لَامْرَأَتِهِ: اغْسِلُوهُ - قَالَتْ: نَفْعَلُ - ثُمَّ عُدْتُ فَإِذَا الْقَمِيصُ عَلَى حَالِهِ - فَقُلْتُ لَهَا - فَقَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لَهُ قَمِيصٌ غَيْرُهُ -

وَلَوْ أَنَّ خِلَافَةَ عُمَرَ قَدْ طَالَتْ لَفَتَحَ صَفْحَةً رَائِعَةً فِي تَارِيخِ

الْإِسْلَامِ -

الْتَمَرِينَ

تَرْجَمَ مَا يَأْتِي إِلَى اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ -

اسلام نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرح کئی عظیم لوگ پیدا کئے ہیں۔ ان میں ایک اورنگ زیب عالمگیر ہیں۔

اورنگ زیب عالمگیر نیک اور خدا ترس بادشاہ تھے۔

وہ صبح سویرے جاگ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔

انہوں نے اپنے عہد حکومت میں یہ حکم جاری کر رکھا تھا کہ صبح بستر سے اٹھ کر خدا کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تاکہ سارا دن خوشی خوشی گزر جائے۔

وہ خود سورج نکلنے ہی اپنے دربار میں بیٹھتے۔

باز غریبوں، محتاجوں اور مظلوموں کی بات غور سے سنتے اور ان کی مدد کرتے۔

وہ روزی کمانے کیلئے ٹوپیاں بنایا کرتے تھے اور قرآن کریم کی کتابت کیا کرتے تھے اور اس سے جو رقم ملتی اسے اپنے اہل خانہ کی ضروریات کیلئے استعمال کرتے۔

ایسے ہی عظیم لوگوں کی آج ہمیں ضرورت ہے۔

الدرس الحادي والخمسون

نص قرآني

﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ - وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ - وَأُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿آل عمران﴾

التفسير

القرآن دستور الحياة - أنزله الله تعالى هدى و نور ليُصلح به الفرد والمجتمع ويرشد الإنسانية كلها إلى الخير والسعادة - والآيات الكريمة في هذا النص توضح ماهو خير للبشر، وتصف المؤمنين الصادقين بصفات نبيلة -

سارعوا أيها المؤمنون إلى طاعة الله وعبادته حتى يُدخلكم الله جنّة واسعةً فسيحةً عرضها كعرض السموات والأرض فما ظنكم بطولها - قد أعدّها الله للمتقين وهم الذين

يُؤْتُونَ بِأَمْوَالِهِمْ فِي كُلِّ الْأَحْوَالِ فِي الرِّخَاءِ وَالشَّدَةِ - وَالَّذِينَ غِيظهم و غضبهم بالصبر والتحمل - والذين يؤمنون على المسيء مع قدرتهم على عقابه - والله يحب المتقون الذين تصدر عنهم مثل هذه الأعمال الطيبة - وأعدت الجنة كذلك للذين يستغفرون الله عما كانوا من الذنوب - لأنهم يعلمون أن الله وحده هو الذي يغفر

ومن صفات هؤلاء المؤمنين عدم الإصرار على الذنب - وبإزاء المتقون والتائبون يكافئهم الله بالعفو عن ذنوبهم ويبدلهم جنات تجري من تحتها الأنهار - يقيمون فيها إقامة دائمة - وهي خير جزاء للعاملين المتقين -

قد بين الله تعالى في هذه الآيات صفات المؤمنين المخلصين - ومن صفاتهم الإنفاق في سبيل الله، الصبر، التحمل، التسامح مع المسيء، العفو عند المقدرة، البعد عما يُغضب الله، التوبة إلى الله، عدم الإصرار على الذنب - فإن الله غفور رحيم -

التمارين

١- أجب عن الأسئلة الآتية:

وَضَحِّ صِفَاتِ الْمُؤْمِنِينَ الْمَذْكُورَةَ فِي الْآيَاتِ - إِلَى
تَعَوُّدُ الْإِشَارَةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى "أُولَئِكَ جِزَاءُهُمْ"
✳ مَا مَعْنَى الْعَفْوِ عِنْدَ الْقُدْرَةِ؟

٢- ترجم ما يأتي إلى العربية:

قرآن کریم تمام جہانوں کیلئے ہدایت ہے۔
یہ انسانیت کی فلاح کا ضامن ہے۔

✳ اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

✳ مومن اپنے غصہ پر قابو پا لیتے ہیں۔

وہ غلطی کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں۔

مومنین گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔

وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

مومنین جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

الدرس الثاني والخمسون

مِنْ أَزْهَارِ الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ: يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ
فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَى ^{يَكِي} فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ يَقُولُونَ:
مَالِكُ يَافِلَانِ! أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟
يَقُولُ: بَلَى، كُنْتُ أَمُرُّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ - وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَأَتِيهِ

الشرح اللغوي

الاندلاق: خروج الشيء بسرعة وتتابع

جمع قتب - الرجل والمراد أمعاء بطنه -

الرحى: الطاحون -

العرف: كل ما يستحسنه الشرع وترتضيه العقول السليمة -

حرف جواب - ولا تأتي إلا بعد نفى وتفيد

إبطاله وتجعل المنفى مثبتاً -

المنكر: كل ما يستقبحه الشرع ولا ترتضيه العقول

السليمة

الدراسة النحوية

يُرتى: فَعَلَ مُضَارِعٌ مَبْنِيٌّ لِلْمَجْهُولِ - مَرْفُوعٌ بِالضَمِّ
الْمُقَدَّرَةِ عَلَى آخِرِهِ مَنَعَ مِنْ ظَهْوَرِهَا تَعَذُّرُ الْحَرَكَةِ - وَنَائِبُ الْفَاعِلِ
الْجَارُ وَالْمَجْرُورُ (بِالرَّجُلِ)

مالك: ما: اسمٌ استفهامٌ في محلِّ رفعٍ مُبْتَدَأٌ وَالْجَارُ الْمَجْرُورُ
مُتَعَلِّقَانِ بِالْمَحْذُوفِ خَبَرٌ وَتَقْدِيرُهُ أَيْ شَيْءٌ حَاصِلٌ لَكَ -

شرح الحديث

العلمُ حياةُ الأُمَمِ وَسَبِيلُ رُقِيِّهَا وَغِذَاءُ الْقُلُوبِ وَنُورٌ
يَقِينُهَا - وَالْعُلَمَاءُ فِي الْأُمَمِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَوَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِذَا
عَمِلُوا بِعِلْمِهِمْ، وَقُدُوةٌ صَالِحَةٌ أَمَامَ غَيْرِهِمْ - أَمَّا أُولَئِكَ الْعُلَمَاءُ
الَّذِينَ آتَاهُمُ اللَّهُ الْعِلْمَ وَرَزَقَهُمُ الْفَهْمَ وَالْإِدْرَاكَ فَاسْتَعْمَلُوهُ فِي
نُصْحٍ وَإِرْشَادِهِمْ دُونَ تَطْبِيقٍ فِي شُئُونِ حَيَاتِهِمْ وَدِينِهِمْ فَقَدْ
صَوَّرَهُمُ الرَّسُولُ - ﷺ - تَصْوِيرًا مُخَيِّفًا فَبَيَّنَ أَنَّهُ يُؤْتَى بِهِمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَى النَّارِ فَيَطْرَحُونَ فِيهَا فَتَخْرُجُ أَمْعَاءُهُمْ مِنْ بُطُونِهِمْ ثُمَّ
يُدَوَّرُونَ حَوْلَهَا كَمَا يَدَوَّرُ حِمَارُ الطَّاحُونَ جِزَاءَ نِفَاقِهِمْ
وَرِيَاءِهِمْ - فَحِينَئِذٍ يَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ وَيَنْظُرُونَ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ
يَعْرِفُونَهُ نَظْرَةَ الدَّهْشَةِ وَالْإِنْكَارِ فَيُنَادُونَهُ بِاسْمِهِ سَائِلِينَ عَنْ سَبَبِ

حَالِهِ وَقَائِلِينَ: «أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟»
فَيَقُولُ: «كَنتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ»
وَاللَّهُ إِنَّهَا صُورَةٌ سَيِّئَةٌ مُخَيِّفَةٌ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي
كَانَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَنَّهُ الْمُعَلِّمُ الْمُرْشِدُ فِي النَّارِ،
لأنَّهُ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ -

والهدف من هذا الحديث بيانُ حالِ العالمِ غيرِ العاملِ بعِلْمِهِ
ليكونَ بَمَثَابَةِ نَاقُوسٍ خَطِرٍ يُدَقُّ أَمَامَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى يَعْرِفَ كُلُّ
عَالِمٍ أَيْنَ هُوَ وَمَا يَعْظُ النَّاسَ بِهِ -

التمارين

- ١- أجب عن الأسئلة:
ماذا تعرف عن راوي الحديث؟ إلى ما يشير هذا الحديث الشريف؟ ما عاقبة العالم غير العامل؟
- ٢- ضع الكلمات الآتية في جمل مفيدة:
الرحي - الأفتاب - بلى - المعروف - المنكر -
- ٣- هاتِ المجموع للمفردات والمفردات للمجموع:
أفتاب - رحى - أمعاء - حمار - بطون - النار -
ورثة -

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُونَ

شِعْرٌ

قال الإمام الشافعي رحمه الله

تَوَكَّلْتُ فِي رِزْقِي عَلَى اللَّهِ خَالِقِي
وَأَيْقَنْتُ أَنَّ اللَّهَ لَا شَكَّ رَازِقِي
وَمَا يَكُ مِنْ رِزْقٍ فَلَيْسَ يَفُوتُنِي
وَلَوْ كَانَ فِي قَاعِ الْبِحَارِ الْعَوَامِ
سَيَّأَتِي بِهِ اللَّهُ الْعَظِيمُ بِفَضْلِهِ
وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنِّي اللِّسَانُ بِنَاطِقِ
فَفِي أَيِّ شَيْءٍ تَذْهَبُ النَّفْسُ حَسْرَةً
وَقَدْ قَسَمَ الرَّحْمَنُ رِزْقَ الْخَلَائِقِ

قال محمد بن يسير

كَمْ مِنْ فِتْنٍ قَصُرَتْ فِي الرِّزْقِ خُطْوَتُهُ
أَلْفَيْتُهُ بِسِهَامِ الرِّزْقِ قَدْ فَلَجَا
إِنَّ الْأُمُورَ إِذَا اسْتَدَّتْ مَسَابِلُهَا
فَالصَّبْرُ يَفْتَحُ مِنْهَا كُلَّ مَا ارْتَبَجَا

لَا تَيَأْسَنَّ وَإِنْ طَالَتْ مُطَالَبَةٌ
إِذَا اسْتَعْنَتْ بِصَبْرٍ أَنْ تَرَى فَرْجًا
أَخْلِقْ بِذِي الصَّبْرِ أَنْ يَحْطَى بِحَاجَتِهِ
وَمُدْمِنْ الْقَرْعَ لِلْأَبْوَابِ أَنْ يَلْجَا

قال ناصيف اليازجي

لَعَمْرُكَ لَيْسَ فَوْقَ الْأَرْضِ بَاقِ
وَلَا مِمَّا قَضَى اللَّهُ وَاقِ
وَمَا لِلْمَرْءِ حَظٌّ غَيْرَ قُوَّتِ
وَتَوْبٍ فَوْقَهُ عَقْدُ النَّطَاقِ
وَمَا لِلْمَيِّتِ إِلَّا قَيْدُ بَاعِ
وَلَوْ كَانَتْ لَهُ أَرْضُ الْعِرَاقِ
وَأَخْسَرُ مَا يَضِيعُ الْعُمْرُ فِيهِ
فُضُولُ الْمَالِ تُجْمَعُ لِلرِّفَاقِ
وَأَفْضَلُ مَا اشْتَغَلْتَ بِهِ كِتَابِ
جَلِيلُ نَفْعِهِ حُلُوُّ الْمَذَاقِ

التمرین

ترجمہ ما یأتی إلی العربیة:

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری!
دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے!
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب!
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب!
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
مرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس راہ پہ چلانا مجھ کو

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

الهجرة إلى المدينة

بِئْسَ اللَّهُ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ وَدَعَا
الرَّسُولِ الْكَرِيمِ ﷺ أَهْلَ مَكَّةَ إِلَى الْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَتَرْكِ
عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ الَّتِي لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، فَأَمَّنَ بِاللَّهِ نَفَرٌ قَلِيلٌ مِنْ
أَهْلِ مَكَّةَ وَبَقِيَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ - أَعْلَنَ كُفَارُ مَكَّةَ عَدَاوَتَهُمْ
لِلرَّسُولِ ﷺ وَصَحْبِهِ، وَتَعَرَّضُوا لَهُمْ بِالْإِيذَاءِ وَالتَّعْذِيبِ
لِيَصُدُّوهُمْ عَنْ دَعْوَةِ اللَّهِ - لَكِنَّ الرِّسُولَ وَمَنْ مَعَهُ صَمَدُوا أَمَامَ
بَطْشِ قُرَيْشٍ وَتَمَسَّكُوا بِدِينِهِمْ -

ثُمَّ جَاءَ الْأَمْرُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الرَّسُولِ الْكَرِيمِ ﷺ لِأَنَّهُ
يُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَكَانَ قَدْ سَبَقَهُ عَدَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِلَى الْهِجْرَةِ - فَامْتَثَلَ الرَّسُولُ ﷺ لِأَمْرِ اللَّهِ،
وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ -

لَمَّا عَلِمَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ بِخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ وَهِجْرَتِهِ
إِلَيْهِمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ يَنْتَظِرُونَهُ، وَلَا
يُتْرَكُونَ أَمَّا كُنْهَهُمْ حَتَّى يَشْتَدَّ الْحَرُّ -

وَبَعْدَ رِحْلَةٍ شَاقَّةٍ وَصَلَ الرَّسُولَ الْكَرِيمَ ﷺ وَصَاحِبَهُ
 أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْمَدِينَةِ - فَرِحَ الْمُسْلِمُونَ فِي الْمَدِينَةِ
 بِهَجْرَتِهِ إِلَيْهِمْ - وَاسْتَقْبَلَهُ الْجَمِيعُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالْأَطْفَالُ
 بِالْبِشْرِ وَالتَّرْحَابِ وَهُمْ يُرَدِّدُونَ الْأَنَاشِيدَ فِي فَرَحٍ وَسُرُورٍ -
 طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوُدَاعِ
 وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ
 أَتَاهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا جِئْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ
 جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِينَةَ مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعٍ

وَسَارَ الرَّسُولُ ﷺ فِي مَوْكِبٍ عَظِيمٍ - وَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ
 أَهْلِ الْمَدِينَةِ يُجِيبُ أَنْ يَنْزِلَ الرَّسُولُ ﷺ فِي بَيْتِهِ، فَكَانَ ﷺ
 يَقُولُ لَهُمْ: "دَعُوها فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ" فَلَمْ تَزَلْ رَاحِلَتُهُ تَسِيرُ فِي
 أَرْقَةِ الْمَدِينَةِ حَتَّى وَصَلَتْ إِلَى مَكَانٍ، فَبَرَكَتْ فِيهِ وَكَانَ هَذَا
 الْمَكَانُ لِعُغْلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ أَمَامَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "هَهُنَا الْمَنْزَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ" وَجَاءَ أَبُو
 أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَاحْتَمَلَ الرَّحْلَ إِلَى بَيْتِهِ -

فَكَانَ أَوَّلُ عَمَلٍ لِلرَّسُولِ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، لِأَنَّ
 الْمَسْجِدَ هُوَ الْمَكَانُ الَّذِي يَجْتَمِعُ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَيُنْفِزُوا فِي أُمُورِ دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ - وَكَانَ الرَّسُولُ ﷺ
 يُعَلِّمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَسْجِدِ تَعَالِيمَ الدِّينِ وَأَدَابَهُ لِيَهْتَدُوا بِهَا،
 تَمَا كَانَ يُدَرِّبُهُمْ عَلَى الدَّعْوَةِ إِلَى اللَّهِ وَنَشْرِ الْإِسْلَامِ فِي كُلِّ
 بِلَادٍ -
 وَقَدْ اشْتَرَكَ الرَّسُولُ ﷺ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَحْمِلُ
 الطُّوبَى بِيَدَيْهِ الشَّرِيفَتَيْنِ وَاقْتَدَى بِهِ أَصْحَابُهُ -

التمارين

١- لماذا هَاجَرَ الرَّسُولُ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ؟

٢- كيف استقبل أهل المدينة الرسول الكريم؟

٣- ترجم ما ياتي إلى العربية:

رسول الله ﷺ جب قبا پہنچے تو ہر روز بہت سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور
 اپنے دلوں کی پیاس کو بجھاتے۔

آپ نے قبائیس سے پہلے مسجد کی تعمیر کا حکم ارشاد فرمایا یہ مسجد ایسی جگہ تعمیر کی گئی جہاں
 پہلے کج رویوں کی جاتی تھیں اور یہ زمین آپ کے میزبان کلثوم بن ہدم کی ملکیت تھی۔
 انہوں نے زمین کا یہ ٹکڑا مسجد کی تعمیر کیلئے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ بذات
 خود اس مسجد کی تعمیر میں شریک ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسجد قبا میں ایک نماز عمرہ کی طرح ہے۔" رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ
 ستر دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لے جاتے۔

اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ، وَقَالَ
بَعْضُهُمْ: الْمَالُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِلْمِ - فَأَرْسَلُوا وَاحِدًا مِنْهُمْ إِلَى
سَيِّدِنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:
الْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنْ سَأَلُونِي عَنِ الْحُجَّةِ
فَمَاذَا أَقُولُ لَهُمْ؟

قال: قُلْ لَهُمْ: إِنَّ الْعِلْمَ مِيرَاثُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَالْمَالُ مِيرَاثُ الْفَرَاغَةِ، وَلِأَنَّ الْعِلْمَ يَحْرُسُكَ وَأَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ، وَلِأَنَّ الْعِلْمَ لَا يُعْطِيهِ اللَّهُ إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ، وَالْمَالُ يُعْطِيهِ اللَّهُ لِمَنْ أَحَبَّهُ وَلِمَنْ لَا يُحِبُّهُ، وَلِأَنَّ الْعِلْمَ لَا يَنْقُصُ بِالْبَذْلِ وَالنَّفَقَةِ، وَالْمَالُ يَنْقُصُ بِالْبَذْلِ وَالنَّفَقَةِ، وَلِأَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ ذِكْرُهُ وَالْعَالَمُ إِذَا مَاتَ فَذِكْرُهُ بَاقٍ، وَلِأَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ مَيِّتٌ وَصَاحِبُ الْعِلْمِ لَا يَمُوتُ، وَلِأَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ يُسْأَلُ عَنْ كُلِّ دِرْهَمٍ مِنْ أَيْنَ كَسَبَهُ، وَأَيْنَ أَنْفَقَهُ؟ وَصَاحِبُ الْعِلْمِ لَهُ بِكُلِّ حَدِيثٍ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ -

إِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنَ التَّفْضِيلِ فَالْعِلْمُ أَفْضَلُ، مَا فِي ذَلِكَ

التمارين

التمارين

١- ماذا تعرف عن الصحابي الجليل الذي جعله أهل البصرة حكماً؟

التمارين

حَكَمًا؟
٢- إِذَا حُيِّرَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْمَالِ فَايَّهِمَا تَخْتَارُ وَلِمَاذَا؟

٣- ترجم ما يأتي إلى العربية:

۳- ترجمہ ملا یاتنی إلی العربیة:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم اور زاہد تھے۔ آپ شہرت پسند نہیں کرتے تھے لیکن اس کے باوجود لوگ آپ کے ارد گرد جمع رہتے۔

جب آپ رقبہ تشریف لائے تو لوگ آپ کے استقبال کیلئے شہر سے باہر نکل آئے۔ آپ لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے۔ بھیڑ کی وجہ سے گرد و غبار اڑنے لگا۔

ہارون الرشید کی بیوی نے جب اپنے محل سے لوگوں کی بھیڑ کو دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟
خادمہ نے بتایا: خراسان کے عالم عبداللہ بن مبارک رقعہ تشریف لائے ہیں اور یہ لوگ
کے استقبال کیلئے نکلے ہیں۔ اس نے کہا: قسم بخدا! حقیقی بادشاہ تو یہ ہے نہ کہ ہارون الرشید
جس کے استقبال کیلئے پولیس لوگوں کو مجبور کرتی ہے۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ مَا وَلَدَتِ الْعَرَبُ أَكْرَمَ مِنْكَ

فَالْأَصْمَعِيُّ:

فَصَدْتُ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ رَجُلًا كُنْتُ أَغْشَاهُ لِكَرَمِهِ،
فَوَجَدْتُ عَلَى بَابِهِ بَوَآبَاءَ فَمَنْعَنِي مِنَ الدُّخُولِ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:
وَاللَّهِ يَا أَصْمَعِيُّ مَا أَوْقَفَنِي عَلَى بَابِهِ لِأَمْنَعِ مِثْلَكَ إِلَّا لِرُقْعَةٍ حَالَةٍ
وَفُضِّيرِيهِ، فَكَتَبْتُ رُقْعَةً فِيهَا:

إِذَا كَانَ الْكَرِيمُ لَهُ حِجَابٌ
فَمَا فَضَّلُ الْكَرِيمِ عَلَى اللَّئِيمِ
ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: أَوْصِلْ رُقْعَتِي إِلَيْهِ، فَفَعَلَ وَعَادَ بِالرُقْعَةِ وَقَدَّوْقَعَ
عَلَى ظَهْرِهَا:

إِذَا كَانَ الْكَرِيمُ قَلِيلَ مَالٍ
تَحَجَّبَ بِالْحِجَابِ عَنِ الْغَرِيمِ

وَمَعَ الرُقْعَةِ صُرَّةٌ فِيهَا خَمْسُمِائَةِ دِينَارٍ -

فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَتَحِفَّنَ الْمَأْمُونُ بِهَذَا الْخَبَرِ فَلَمَّا رَأَنِي قَالَ: مِنْ
أَيْنَ يَا أَصْمَعِيُّ؟ قُلْتُ: مِنْ عِنْدِ رَجُلٍ مِنْ أَكْرَمِ الْأَحْيَاءِ حَاشَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ -

قال : وَمَنْ هُوَ؟ فَدَفَعْتُ إِلَيْهِ الْوَرَقَةَ وَالصُّرَّةَ وَأَعَدْتُ عَلَيْهِ
الْخَبَرَ - فَلَمَّا رَأَى الصُّرَّةَ قَالَ: هَذَا مِنْ بَيْتِ مَالِي وَلَا بُدُّ لِي مِنَ
الرَّجُلِ!

فَقُلْتُ: وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ تُرَوِّعَهُ بِرُسُلِكَ
فَقَالَ لِبَعْضِ خَاصَّتِهِ: ائْضِ مَعَ الْأَصْمَعِيِّ فَإِذَا أَرَاكَ الرَّجُلَ فَقُلْ
لَهُ: أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ غَيْرِ إِزْعَاجٍ -

فَلَمَّا حَضَرَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ الْمَأْمُونِ قَالَ لَهُ: أَنْتَ وَقَفْتَ لَنَا
بِالْأَمْسِ وَشَكُوتَ رِقَّةِ الْحَالِ فَدَفَعْنَا إِلَيْكَ هَذِهِ الصُّرَّةَ لِتُصْلِحَ
بِهَا حَالَكَ، فَقَصَدَكَ الْأَصْمَعِيُّ بَيْتٍ وَاحِدٍ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ!

فَقَالَ: نَعَمْ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ فِيمَا شَكُوتُ
لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رِقَّةِ الْحَالِ لَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ
أُعَيِّدَ قَاصِدِي إِلَّا كَمَا أَعَادَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ -

فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ: لِلَّهِ أَنْتَ! فَمَا وَلَدَتِ الْعَرَبُ أَكْرَمَ مِنْكَ -

التمارين

لِخَصِّ الْحَوَارِ الَّذِي دَارَ بَيْنَ الْمَأْمُونِ وَالْأَصْمَعِيِّ

بِسُلوْبِكَ -
١- اخْتَرِ عُنْوَانًا آخَرَ لِهَذِهِ الْقِصَّةِ -

٢- حَوِّلْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

١- بَرْدَانُ الرَّشِيدِ: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف پانچ سو دینار بھیجے، جب حضرت
لیث بن سعد رحمہ اللہ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے انہیں ایک ہزار دینار بھیجے۔ جب ہارون
الرشد کو پتہ چلا تو وہ غضبناک ہو گیا اور کہنے لگا: میں نے انہیں پانچ سو دینار دیئے ہیں اور تم
نے ان کو ہزار دینار بھجوائے ہیں حالانکہ تم میری رعایا میں سے ہو۔

انہوں نے جواب دیا اے امیر المؤمنین! میری ایک دن کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے، مجھے
خرم آتی ہے کہ میں ایک عظیم عالم کو ایک دن کی آمدنی سے کم عطا کروں۔

ایک عورت نے حضرت لیث سے کچھ شہد مانگا تو آپ نے اسے شہد کا ایک مشکیزہ عطا فرمادیا۔
اُسے پوچھا گیا کہ اس عورت نے آپ سے تھوڑا سا شہد مانگا تھا۔

اُس نے فرمایا:

اللہ نے اپنی ضرورت کے مطابق سوال کیا اور ہم اسے اپنی استطاعت کے مطابق دے رہے ہیں۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

من علامات نبوة الرسول ﷺ قبل البعثة

يقول ابن سعد في طبقاته: لما بلغ رسول الله ﷺ خمساً وعشرين سنة قال له أبوطالب: أنا رجل لا مال لي وقد اشتد الزمان علينا وهذه غير قومك وقد حضر خروجها إلى الشام وخديجة بنت خويلد تبعت رجلاً من قومك في غير لها، فلو جئتها فعرضت نفسك لأسرعت إليك-

وبلغ خديجة ما كان من محاوره عمه له، فأرسلت إليه في ذلك وقالت: أنا أعطيك ضعف ما أعطى رجلاً من قومك- قال أبوطالب: هذا رزق قد ساقه الله إليك-

وخرج سيدنا محمد ﷺ مع غلامها ميسرة وجعل عمومه يؤصون به أهل العير حتى قدما "بصري" من الشام- فنزل في ظل شجرة، فقال نسطور الراهب: ما نزل تحت هذه الشجرة قط إلا نبي ثم قال لميسرة: أ في عينيه حمرة؟ قال: نعم، لا تفارقه قال نسطور: هو نبي وهو آخر الأنبياء-

ثم باع رسول الله ﷺ سلعته، فوقع بينه وبين رجل تلاح فقال له الرجل: إخلف باللات والعزى- فقال: ما

خفت بهما قط، وإني لأمر أعرض عنهما- فقال الرجل: قول قولك-

ثم قال لميسرة: هذا- والله- نبي يجده أخباره منعوتاً في

كان ميسرة- إذا كانت الهاجرة- يرى ملكين يظلان رسول الله ﷺ من الشمس فوعى ميسرة ذلك كله وكان الله قد أنشأ عليه المحبة من ميسرة فكان كأنه عبد له-

وباعوا تجارتهم وربحوا ضعف ما كانوا يربحون- فلما رجعوا وكانوا بمر الظهران قال ميسرة: يا محمد! أنطلق إلى خديجة فأخبرها بما صنع الله لها على وجهك فإنها تعرف لك ذلك-

وتقدم رسول الله ﷺ حتى دخل مكة في ساعة الظهر- وخديجة في عليه لها- فرأت محمداً وهو على بعيره وكان يظلان عليه، فأرته نساءها- فعجب لذلك ودخل محمد ﷺ عليها فأخبرها بالربح فسرت بذلك، ولما دخل عليها ميسرة أخبرتة بما رأته- وقال لها: لقد رأيت هذا المخرجنا من الشام، وأخبرها ما قاله الراهب نسطور-

التمارين

۱- بماذا استدلل نستور على نبوة محمد عليه الصلوة والسلام؟

۲- أخیر میسرة مولاته خدیجة بما رأى وسمع عن محمد ﷺ فی أثناء الرحلة، فماذا قال؟

۳- ترجم ما یأتی إلی العربية:
جب رسول اللہ ﷺ کی عمر بارہ سال کو پہنچی تو آپ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کی طرف تجارت کی غرض سے عازم سفر ہوئے۔

جب یہ تجارتی قافلہ بصری پہنچا تو اہل قافلہ ایک خانقاہ کے قریب ٹھہرے۔ جس میں بحیرانی راہب سکونت پذیر تھا۔ اس سے پہلے بھی قافلے گزرتے تھے لیکن وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا اس دفعہ جب یہ قافلہ اس کی خانقاہ کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا ایک بچہ پر سایہ فگن تھا۔ بچہ جدھر جاتا ہے بادل بھی اس کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اس نے یہ بھی دیکھا کہ جب اہل قافلہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تو بچہ کیلئے سایہ میں کوئی جگہ نہ بنی، بچہ دھوپ میں ہی بیٹھ گیا تو درخت نے جھک کر اپنا سایہ اس بچے پر پھیلا دیا۔

جب بحیرانے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا یہ وہی نبی صادق و امین ہیں جن کے ہم منتظر ہیں اور جن کی علامات ہماری کتب میں مرقوم ہیں۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ الْوَصَايَا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِجَمَالٍ مِنَ الْخَيْرِ: أَوْصَانِي أَلَّا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي، وَأَنْ لَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي، وَأَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالْدُّنُومِنَهُمْ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ أَدْبَرْتُ، وَأَوْصَانِي أَلَّا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، وَأَوْصَانِي أَنْ أَكْثِرَ مِنْ قَوْلِ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ -

۲- أَوْصَى الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَلَدَهُ الْحَسَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! إِحْذَرْ مِنَ الْأُمُورِ ثَلَاثًا، وَوَافِقْ ثَلَاثًا، وَاسْتَحْضِرْ مِنْ ثَلَاثٍ، وَافْزَعْ إِلَى ثَلَاثٍ، وَاهْرُبْ مِنْ ثَلَاثٍ، وَخَالَفْ ثَلَاثًا، وَخَفْ ثَلَاثًا، وَارْجُ ثَلَاثًا -

فَقَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَصَّلْهَا يَا أَبِي! فَقَالَ: إِحْذَرْ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغَضَبِ وَالْحِرْصِ الْمَذْمُومِ، وَوَافِقْ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ، وَلْيَكُنْ حَيَاؤُكَ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ

الملائكة والصالحين، وَلْيَكُنْ فَزَعُكَ خَوْفًا مِنَ الْمُعْصِيَةِ، وَفَزَعُكَ إِلَى التَّوْبَةِ، وَفَزَعُكَ إِلَى طَلَبِ الْعِلْمِ، وَاهْرَبْ يَا بُنَيَّ مِنَ الْكُذْبِ وَالْخِيَانَةِ وَالظُّلْمِ، وَاجْتَنِبِ الشَّرَّ وَأَهْلَهُ وَالنَّفَاقَ وَأَهْلَهُ وَالْحُمُقَ وَأَهْلَهُ، وَخَفِ اللَّهَ وَمَنْ لَا يَخَافُ اللَّهَ وَمِنْ لَدَغَاتِ لِسَانِكَ، وَارْجُ اللَّهَ مِنْ غُفْرَانِ ذُنُوبِكَ وَفِي قُبُولِ أَعْمَالِكَ وَفِي شَفَاعَتِهِ نَبِيَّكَ۔

۳۔ قال رجل لابیہ: یا بُنَيَّ لَا تَعِبْ أَحَدًا بِمَا يَبْدُو لَكَ مِنْ غُيُوبِهِ، فَإِذَا هَمَمْتَ ذَلِكَ فَادْكُرْ غُيُوبَ نَفْسِكَ، فَإِنَّكَ تَرَى مَا يَشْغَلُكَ عَنْ غُيُوبِ النَّاسِ۔

التمرین

ترجمہ ما یاتی مِنَ الْوَصَايَا إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

۱۔ جب تو کوئی نیکی کرے تو اس پر احسان نہ جتلا، کیونکہ احسان جتلاتا نیکی کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۔ وفا کو لازم پکڑو، کیونکہ وفا تقویٰ کی علامات میں سے ہے۔

۳۔ کسی بردبار یا بے وقوف سے مذاق نہ کرو، کیونکہ بردبار تم پر غالب آجائے گا اور بے وقوف تمہیں تکلیف پہنچائے گا۔

۴۔ برے دوست کی صحبت سے بچو، کیونکہ انسان اپنے دوست سے ہی پہچانا جاتا ہے۔

۵۔ مال پر اعتماد نہ کرو کیونکہ یہ مسافر کی طرح آتا ہے اور بھٹک جاتا ہے۔

شہنشاہ کا ایسا ساتھی ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس شخص کی مثال جس شخص کی سی ہے جس کے پاس جو ہا ہو لیکن پاؤں نہ ہو۔

اس شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو، اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جس کے پاس عقل ہو لیکن مال نہ ہو۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُونَ

تَقْشُفُ

عِنْدَمَا زَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَدِينَةَ حِمَصَ بِالشَّامِ جَاءَهُ أَهْلُهَا يَشْكُونَ وَإِلَيْهِمْ سَعِيدُ بْنُ عَدِيٍّ وَعَابُوا عَلَيْهِ أَرْبَعَ خِصَالٍ: لَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ حَتَّى يَتَعَالَى النَّهَارُ وَلَا يُجِيبُ أَحَدًا بِلَيْلٍ، وَيَعْتَرِلُ النَّاسَ يَوْمًا فِي الشَّهْرِ، وَيَأْتِي الْإِغْمَاءَ بَيْنَ حَيْنٍ وَحَيْنٍ -

وَيَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَيَعْلَمُ أَنَّهُ يَعْنِي كُلَّ صَبَاحٍ، وَيُخْبِرُهُ بِنَفْسِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ، وَأَنَّهُ جَعَلَ نَهَارَهُ لِلنَّاسِ وَلَيْلَهُ لِلَّهِ يَعْبُدُهُ فِيهِ، وَأَنَّهُ يَغْسِلُ ثِيَابَهُ مَرَّةً فِي الشَّهْرِ وَيَنْتَظِرُ حَتَّى تَجِفَّ - وَأَمَّا عَنِ الْإِغْمَاءِ فَقَالَ سَعِيدٌ:

كُنْتُ مُشْرِكًا، وَشَهِدْتُ مَضْرَعَ خُبَيْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَقَدْ قَطَعْتُ قُرَيْشَ لَحْمَهُ، ثُمَّ حَمَلُوهُ عَلَى جِدْعٍ وَقَالُوا لَهُ: أَتُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ مَكَانَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ مُعَافًى فِي نَفْسِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي، وَأَنَّ مُحَمَّدًا شَيْئٌ بِشَوْكَةٍ - ثُمَّ نَادَى يَا مُحَمَّدُ! فَمَا ذَكَرْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَتَرَكْتُ نَصْرَةَ خُبَيْبٍ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَغْفِرُنِي

يُغْفِرُنِي الْإِغْمَاءُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ -

ثُمَّ تَرَى سَيِّدَنَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْلَ حِمَصَ يَوْمًا أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَرَأَهُمْ فَلَمَّا اطَّلَعَ عَلَى الْقَائِمَةِ قَرَأَ فِي رَأْسِهَا اسْمَ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ فَقَالَ: مَنْ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالُوا: هُوَ أَمِيرُنَا يَا

أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَمِيرُكُمْ فَقِيرٌ وَأَيْنَ إِذْنُ عَطَاؤُهُ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَسْتَبْقَى مِنْهُ شَيْئًا - فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَدِينَارٍ، فَلَمَّا نَظَرَ سَعِيدٌ إِلَى تِلْكَ الدَّنَانِيرِ جَعَلَ يَقُولُ: إِنَّا

لَهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ - فَبَلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ أَأُصِيبُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: أَعْظَمُ - فَبَلَ: أَنْظَهَرْتُ آيَةً قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، الدُّنْيَا أَتَتْنِي، الْفِتْنَةُ أَتَتْنِي - فَقَبِلَ لَهُ: وَزَّعَ الدَّنَانِيرَ عَلَى فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ - فَفَرَّقَهَا سَعِيدٌ عَلَى جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ -

التمارين

۱- مَنْ سَعِيدٌ بِنُ عَامِرٍ؟ اذْكَرُ تَرْجَمَةَ حَيَاتِهِ-

۲- لَخْصُ أَسْبَابِ شَكْوَى النَّاسِ مِنْ سَعِيدٍ-

۳- حَوْلُ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد کو حمص کا گورنر بنایا جب ایک سال گزر گیا تو آپ نے انہیں بلایا۔

وہ ننگے پاؤں پیدل حاضر ہوئے۔ ان کے پاس ایک لاٹھی، توشہ دان، مشکیزہ اور پیالہ تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے پاس کیا ہے؟

انہوں نے کہا: میرے پاس لاٹھی ہے جس پر میں سہارا لیتا ہوں اور دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ یہ میرا توشہ دان ہے اس میں کھانا رکھتا ہوں۔ اور یہ مشکیزہ ہے اس میں پینے اور وضو کرنے کے لئے پانی رکھتا ہوں، اور یہ پیالہ ہے اس میں وضو کرتا ہوں، اپنا سر دھو تا ہوں اور اس میں کھانا کھاتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: اے عمیر! اپنے کام کے بارے میں بتاؤ، انہوں نے جواب دیا۔ میں نے مسلمانوں سے زکوٰۃ اور ذمیوں سے جزیہ وصول کیا اور اسے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا۔ قسم بخدا اے امیر المومنین اگر کوئی چیز میرے پاس بچتی تو آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔

الدَّرْسُ السَّتُونَ

أَفْضَلُ الْأَصْحَابِ

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ الطُّوسِيُّ عَلَى غَدَائِهِ يَوْمًا مَعَ جُلَسَائِهِ

بَابِ بَصِيحَةٍ عَظِيمَةٍ عَلَى بَابِ دَارِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، وَقَالَ لِبَعْضِ

نَسَائِهِ: مَا هَذِهِ الضَّجَّةُ؟ مَنْ كَانَ عَلَى الْبَابِ فَلْيَدْخُلْ-

فَخَرَجَ الْغُلَامُ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ وَقَالَ: إِنَّ فَلَانًا أُخِذَ وَقَدْ أُوثِقَ

بِالْحَدِيدِ وَالْعُلَمَاءُ يَنْتَظِرُونَ أَمْرَكَ فِيهِ- فَرَفَعَ يَدَهُ عَنِ الطَّعَامِ،

فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَكَّنَكَ مِنْ عَدُوِّكَ،

نَسِيبُهُ أَنْ تَسْقَى الْأَرْضَ بَدْمِيهِ، وَأَشَارَ كُلُّ مَنْ جُلَسَائِهِ عَلَيْهِ

بِقَتْلِهِ وَهُوَ سَاكِتٌ-

ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ! فُكِّ عَنْهُ وَثَاقُهُ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا مُكْرَمًا-

فَادْخُلْ عَلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ وَلَادَمَ فِيهِ- فَلَمَّا رَآهُ هَشَّ إِلَيْهِ، وَرَفَعَ

مَجْلِسَهُ وَأَمَرَ بِتَجْدِيدِ الطَّعَامِ، وَبَسَطَهُ بِالْكَلَامِ وَلَقَّمَهُ حَتَّى

انْتَهَى الطَّعَامُ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِكِسْوَةِ حَسَنَةٍ وَصِلَةٍ، وَأَمَرَ بِرَدِّهِ إِلَى

أَهْلِهِ مُكْرَمًا، وَلَمْ يُعَايِنِهِ عَلَى جُرْمٍ وَلَا جَنَاحَةٍ-

ثُمَّ التَفَتَ إِلَى جُلَسَائِهِ وَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَفْضَلَ الْأَصْحَابِ مَنْ

حَضَّ الصَّاحِبَ عَلَى الْمَكَارِمِ، وَنَهَاهُ عَنِ ارْتِكَابِ الْمَآثِمِ،

وَحَسَنَ لَصَاحِبِهِ أَنْ يُجَازِيَ الْإِحْسَانَ بِضِعْفِهِ، وَالْإِسَاءَةَ
بِصَفْحِهِ - إِنَّا إِذَا جَازَيْنَا مِنْ أَسَاءَ إِلَيْنَا بِمِثْلِ مَا أَسَاءَ فَأَتَيْنَ مَوَاقِفَ
الشُّكْرِ عَلَى النُّعْمَةِ؟ إِنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ حَضَرَ مَجَالِسَ الْمُلُوكِ أَنْ
يُتَسَبَّحَ إِلَّا عَنْ قَوْلٍ سَدِيدٍ وَأَمْرٍ رَشِيدٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَذْوَمُ لِلنُّعْمَةِ
وَأَجْمَعُ لِلْأَلْفَةِ - إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِيمًا“ (الاحزاب)

التمارين

- ۱- كيف استقبل الطوسي عدوه وماذا فعل به؟
- ۲- مه ابرز الصفات التي يجب أن يتخلق بها جلساء
الملك.

۳- حول العبارة الآتية إلى العربية:

ایک بادشاہ نے کسی قیدی کے قتل کا حکم دیا۔ جب قیدی اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تو بادشاہ
کو گالیاں دینے لگا۔

بادشاہ نے اپنے ایک وزیر سے پوچھا: یہ قیدی کیا کہہ رہا ہے؟ وزیر نے جواب دیا: اس نے
قرآن کریم کی وہ آیت پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے غصہ ضبط کرنے والوں اور معاف کر

دینے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔

بیات سن کر بادشاہ نے قیدی کو معاف کر دیا۔

وہاں ایک دوسرا بد طینت وزیر بھی موجود تھا، وہ کہنے لگا: بادشاہ کے سامنے ہمیں جھوٹ نہیں
بولنا چاہیے۔ وہ شخص تو بادشاہ کو گالیاں دے رہا تھا۔ یہ سن کر بادشاہ پر ہم ہو گیا اور کہا: ہمارے

نزدیک اس کا جھوٹ تمہارے سچ سے زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے، کیونکہ اس کے جھوٹ کی بنیاد
جھٹائی پر ہے اور تمہارے سچ کی بنیاد برائی پر۔

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالسُّتُونَ

شَاةُ أُمِّ مَعْبَدٍ

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ - مِنْ غَارِ ثَوْرٍ، وَسَارَ فِي طَرِيقِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَصَاحِبُهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو بْنُ الْفَهْرَةِ وَدَلِيلُهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُرَيْقُطٍ - وَفِي أَثْنَاءِ سَيْرِهِ مَرَّ - ﷺ - عَلَى خَيْمَةٍ فِيهَا امْرَأَةٌ عُرِفَتْ بِالْقُوَّةِ وَالصَّبْرِ وَالْعِفَّةِ، كَانَ اسْمُهَا أُمُّ مَعْبَدٍ - وَكَانَتْ تَطْعِمُ وَتَسْقِي مَنْ يَمُرُّ بِهَا -

فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، لِأَنَّ النَّاسَ قَدْ أَصَابَهُمُ الْقَحْطُ وَالْجَدْبُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ - فَقَالَتْ لَهُمْ: وَاللَّهِ لَوْ كَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ لَأَضَفْنَاكُمْ - فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ - يَلْتَفِتُ إِلَى هُنَا وَهُنَاكَ فَنَظَرَ إِلَى شَاةٍ فِي نَاحِيَةِ مِنَ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟

قَالَتْ: هَذِهِ شَاةٌ ضَعِيفَةٌ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَمْشِيَ مَعَ الْغَنَمِ - قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ فَقَالَتْ: هِيَ أَوْضَعُفُ مِنْ ذَلِكَ - فَقَالَ: أَتَأْذِنِينَ لِي أَنْ أَحْلِبُهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، يَا أَبَى أَنْتِ وَأُمِّي، إِنْ رَأَيْتِ بِهَا حَلِيبًا فَاحْلِبِيهَا -

فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَمَسَحَ يَدَهُ ضَرْعَهَا، فَسَمِيَ

بِهَا بَنُ فَرَّغَ الرَّسُولُ ﷺ - مِنْ دُعَائِهِ حَتَّى ذَرَّ ضَرْعَهَا

بَنِيهَا وَأَخَذَتْ تَجْتَرُّ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ كَبِيرٍ يُرَوِّى رِبْطًا - فَحَلَبَ فِيهِ لَبَنًا كَثِيرًا حَتَّى غَلَتْهُ الرِّغْوَةُ فَسَقَّاهَا لِنَبِيِّتٍ حَتَّى رَوَيْتُ، وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوَوْا، ثُمَّ شَرِبَ لَوْ قَالَ: "سَاقَى الْقَوْمِ آخِرَهُمْ" - ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا وَتَرَكَهُ يَبْدُلُهَا، ثُمَّ ارْتَحَلُوا -

بَعْدَ قَلِيلٍ جَاءَ زَوْجُهُ أَبُو مَعْبَدٍ - فَلَمَّا رَأَى اللَّبَنَ دَهَشَ وَعَجِبَ، وَقَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا وَالشَّاةُ ضَعِيفَةٌ وَلَا حَلُوبَةٌ فِي الْبَيْتِ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ، كَانَ مِنْ حَدِيثِهِ كَيْتٌ وَكَيْتٌ وَمِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا -

قَالَ: صَفِيهِ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ - فَوَصَفَتْهُ فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ وَمَا كَادَتْ تَفْرُغُ حَتَّى قَالَ أَبُو مَعْبَدٍ: هَذَا - وَاللَّهِ - صَاحِبُ قَرِيشَ الَّذِي تَطْلُبُهُ، وَلَوْ كُنْتُ أَدْرَكَتُهُ - يَا أُمَّ مَعْبَدٍ - لَا لَتَمَسْتُ أَنْ أَصْحَبَهُ -

التمارين

- ۱- مَنْ هِيَ أُمُّ مَعْبُدٍ وَمَا قِصَّةُ شَاتِهَا؟
- ۲- مَا الَّذِي فَعَلَهُ الرَّسُولُ ﷺ - بعد ما سال اللبن من ضَرَعَ الشاة؟

۳- تَرْجَمْ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ حضرت ام سلیم سے کہا: میں محسوس کرتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا گھر میں کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں ان کو ایک کپڑے میں لپیٹا اور اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ روٹیاں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ابو طلحہ نے کھانے کے ساتھ بھیجا ہے میں نے عرض کی: ہاں، آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا: آئیں، ابو طلحہ کے گھر چلتے ہیں۔

حضرت انس بیان فرماتے ہیں کہ میں جلدی سے گھر پہنچا اور ابو طلحہ کو خبر دی۔ ابو طلحہ نے کہا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف لارہے ہیں اور ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ ام سلیم نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ جب ان کے گھر پہنچے تو آپ نے ام سلیم سے فرمایا: اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں آپ نے ان روٹیوں کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا پھر ام سلیم نے ان ٹکڑوں پر گھی کا میٹکیزہ بنوڑا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے پر کچھ کلمات پڑھے پھر فرمایا: دس آدمیوں کو کھانے کیلئے بلاؤ۔ دس آدمی آئے انہوں نے کھانا کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اسی طرح آدمی آتے رہے اور کھاتے رہے حتیٰ کہ ستر آدمیوں نے کھانا کھایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور گھروالوں نے کھانا کھایا۔ لیکن کھانا جوں کا توں رہا اس میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسُّتُونَ

وَفَاةُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

كَانَ سَيِّدُنَا أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَجْلَاءِ الصَّحَابَةِ وَالسَّابِقِينَ الْأَوَّلِينَ - اعْتَنَقَ الْإِسْلَامَ بِمَكَّةَ وَوَقَفَ حَيَاتَهُ لِحُدُومَةِ الْإِسْلَامِ، وَكَانَ لَا يَخَافُ فِي الْحَقِّ لَوْمَةً لَائِمًا، وَسَكَنَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فِي الرَّبْدَةِ -

وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بَكَتْ ابْنَتُهُ - فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟

قَالَتْ: أَبْكِي عَلَى أَنَّهُ لَا بَدَلَنَا مِنْ تَكْفِينِكَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا ثَوْبٌ يَسْعُكَ - فَقَالَ: لَا تَبْكِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - وَأَنَا عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي نَفَرٍ يَقُولُ: "لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ تَشْهَدُهُ عُصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" ثُمَّ قَالَ: فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِيَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَقرية وَلَمْ يَبْقَ غَيْرِي، وَنَدَا أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاةِ أَمُوتَ فَرَأَيْتُ الطَّرِيقَ، فَإِنَّكَ سَتَرْتَنِي مَا أَتَوَلُّ وَإِنِّي - وَاللَّهِ - مَا كَذَبْتُ! قَالَتْ: وَأَنَّى ذَلِكَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْحَاجُّ. قَالَ: رَأَيْتُ الطَّرِيقَ، هَلْ تَرَيْنِ أَحَدًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: لَمَّا جَاءَتْ سَاعَتِي بَعْدُ -

ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تُعِدَّ طَعَامًا وَقَالَ لَهَا: إِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يَكْفُونَنِي وَيُؤَارُونَنِي فَإِنَّهُ سَيَشْهَدُنِي قَوْمٌ صَالِحُونَ فَقُولِي لَهُمْ:

يُقَسِّمُ عَلَيْكُمْ أَبُو ذَرٍّ أَلَّا تَرْكَبُوا حَتَّى تَأْكُلُوا-

فَلَمَّا أَعَدَّتِ الطَّعَامَ قَالَ: أَنْظِرِي هَلْ تَرَيْنَ أَحَدًا؟

قَالَتْ: نَعَمْ، هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مُقْبِلُونَ- فَقَالَ: اسْتَقْبِلِي بِنِي الْكَعْبَةَ-

فَفَعَلَتْ- فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ثُمَّ خَرَجَتْ ابْنَتُهُ فَأَقْبَلُوا حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ:

رَحِمَكُمُ اللَّهُ! إِمْرُؤُ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ تُكْفِنُونَهُ- قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟

قَالَتْ: أَبُو ذَرٍّ- قَالُوا: نَعَمْ، لَقَدْ أَكْرَمَنَا اللَّهُ بِذَلِكَ- بَابَانَا

وَأَمَهَاتِنَا أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ- وَكَانَ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ- فَقَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِذْ قَالَ: "يَمُوتُ

وَحْدَهُ وَيُئْتِ وَحْدَهُ"- فَلَمَّا رَأَاهُمْ قَالَ: أَبْشِرُوا، فَأَنْتُمْ النَّفَرُ

الصَّالِحُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ فِيكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ:

أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ، وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا يَسْعُنِي لَمْ أَكْفَنْ إِلَّا

فِيهِ- فَأَنْشِدُكُمْ اللَّهَ لَا يُكْفِنُنِي رَجُلٌ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ

بَرِيدًا، فَكُلُّ الْقَوْمِ نَالٌ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ

مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: أَنَا صَاحِبُهُ، الثَّوْبَانِ مَعِيَ مِنْ غَزْلِ أُمِّي،

أَحَدُهُمَا الَّذِي عَلَيَّ وَالْآخَرُ فِي مَتَاعِي- قَالَ أَبُو ذَرٍّ: أَنْتَ

صَاحِبِي، ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ثُمَّ مَاتَ-

التَّمْرِين

خَاتَمٌ مَا يَأْتِي إِلَى الْعَرَبِيَّةِ:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک آدمی نے نبوت کا
دعوٰی کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو بھیجا اور اسے کہا کہ اس آدمی کے بارے میں خبر لاؤ۔
جب میرا بھائی واپس آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا
ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم تسلی بخش خبر نہیں لائے۔

پھر میں خود مکہ پہنچا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا میں مسجد میں کھڑا تھا تو حضرت علی
رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور مجھ سے پوچھا: کیا تم اجنبی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔
پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ دوسرے دن پھر میں مسجد میں کھڑا تھا کہ حضرت علی میرے
پاس سے گزرے اور پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ تم کس لئے یہاں آئے ہو؟ میں نے کہا: اگر تم
میرے راز کو چھپاؤ تو میں تمہیں اس سے آگاہ کر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو میں نے
کہا: میں معلوم ہوا ہے کہ یہاں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں اس سے ملاقات
کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ پر اسلام پیش کیا، میں فوراً
مسلمان ہو گیا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسُّتُونَ

مِنْ أَمْثَالِ الْعَرَبِ

(١)

قَطَعَتْ جَهِيْزَةُ قَوْلَ كُلِّ خَطِيْبٍ

أصل هذا المثل أن قوماً اجتمعوا يخطبون في صلح بين حيين، قتل أحدهما للآخر رجلاً، ويسألون أن يرضى أهل القتيل بالدية- فبينما هم في ذلك إذ جاءت جارية يقال لها "جهيزة" فقالت: إن القاتل قد ظفر به بعض أولياء المقتول فقتلوه- فقال قائل منهم عنه ذلك: "قطعت جهيزة قول كل خطيب" ويضرب هذا المثل لمن يأتي بالقول الفصل عند اختلاف الرأي-

(٢)

كَيْفَ أَعَاوِدُكَ وَهَذَا أَثْرُ فَأْسِكَ؟

أصل هذا المثل قصة رمزية شاعت بين العرب وهي: أن أخوين أجدبت أرضهما، وكان بالقرب منهما وادٍ خصيب فيه حية تحميها- فهبط أحدهما الوادى ليرعى فيه، فنهشته

وأراد أخوه أن ينتقم من الحية فتوسلت إليه أن يتركها أن تدعه ينعم بخير الوادى الذى تعيش فيه، وتعاقدا على

ومن به ذكرى اعتدائها على أخيه فهاجت نفسه، وسرع إليها بفأسه ليقتلها، ولكن الفأس أخطأها وتركت أثراً جرحها، وأرادت الحية أن تنتقم منه- فأخذ يرجوها أن يتركه على أن يعود العهد بينهما كما كان فقالت له: "كيف أعاودُ وهذا أثر فأسك" ويضرب لمن يحذر شر من نقض عهده-

(٣)

إِذَا عَزَّ أَخُوكَ فَهَنْ

أصل هذا المثل أن هذيل بن هبيرة التغلبي كان قد أغار على قبيضة، فغنم منهم، وأقبل بالغنائم على قومه، فقال له أصحابه: إقسمها بيننا- فخشى أن يتشاعل بالقسمة فيدركه من أغار عليهم، ولكن أصحابه ألحوا عليه فقال هذا المثل: "إذا عزَّ أخوك فهن"

فمعناه إذا تشدد صاحبك فاحرص على علاقته به باللين من جانبك -

ويضرب هذا المثل في التسامح ولين الجانب -

(٤)

إِنْ غَدَا لِنَاضِرِهِ قَرِيبٌ

يُضْرَبُ هَذَا الْمَثَلُ لِلانْتِظَارِ وَالتَّرْتِيبِ وَقُرْبِ الْمَأْمُولِ -

(٥)

إِنْ أَخَاكَ مَنْ وَاسَاكَ

يُضْرَبُ لِلصَّدِيقِ الْمُخْلِصِ -

(٦)

بَلَغَ السَّكِينُ الْعَظَمَ

يُضْرَبُ لِمَنْ جَاوَزَ الْحَدَّ

(٧)

كَلَامٌ كَالْعَسَلِ وَفِعْلٌ كَالْأَسَلِ

يُضْرَبُ لِمَنْ قَوْلُهُ جَمِيلٌ وَفِعْلُهُ سَيِّئٌ -

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسُّتُونَ

آيَاتُ

(١)

وَاحْفَظْ لِسَانَكَ وَاحْتَرِسْ مِنْ لَفْظِهِ
فَالْمَرْءُ يَسْلَمُ بِاللِّسَانِ وَيَعْطَبُ
وَارْعَ الْأَمَانَةَ وَالْحَيَانَةَ وَاجْتَنِبْ
وَاغْدِلْ وَلَا تَظْلِمْ يَطِبُ لَكَ مَكْسَبُ
وَاحْذَرْ مُصَاحَبَةَ اللَّئِيمِ فَإِنَّهُ
يُعْدِي كَمَا يُعْدِي الصَّحِيحُ الْأَجْرَبُ
وَاحْذَرْ مِنَ الْمَظْلُومِ سَهْمًا صَائِبًا
وَإِنَّمَا بَادِ دُعَاءَهُ لَا يُحْجَبُ
(صالح بن عبد القدوس)

(٢)

وَأَتْرُكِ الْحِرْصَ تَعِشْ فِي رَاحَةٍ
قَلَمًا نَالَ مِنْهُ مَنْ حَرَصَ
قَدْ يَضُرُّ الشَّيْءُ تَرْجُو نَفْعَهُ
رُبَّ ظِمَانٍ بَصَفُو الْمَاءِ غَصَ

وَاخْتَبِرْ مَنْ شِئْتَ تَعْرِفْهُ، فَمَا
يَعْرِفُ الْأَخْلَاقَ الْإِمْنُ فَحَصُّ
(البارودي)

(٣)

حُكْمُ الْمَنِيَّةِ فِي الْبَرِيَّةِ جَارِ
مَا هَذِهِ الدُّنْيَا بِدَارٍ قَرَارِ
بَيْنَا يُرَى الْإِنْسَانُ فِيهَا مُخْبِرًا
حَتَّى يُرَى خَبْرًا مِنْ الْأَخْبَارِ
فَالْعَيْشُ نَوْمٌ، وَالْمَنِيَّةُ يَقْظَةٌ
وَالْمَرْءُ بَيْنَهُمَا خِيَالٌ سَارِ
لَيْسَ الزَّمَانُ وَإِنْ حَرَصْتَ مُسَالِمًا
خُلُقُ الزَّمَانِ عِدَاوَةٌ الْأَحْرَارِ
يَا كَوَكِبًا مَا كَانَ أَقْصَرَ عُمْرُهُ
وَكَذَا تَكُونُ كَوَاكِبُ الْأَسْحَارِ
(أبو الحسن التَّهَامِي يَرْتَنِي وَلَدَهُ)

(٤)

تَعْصِي الْإِلَهِ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ
هَذَا مُحَالٌ فِي الْقِيَاسِ بَدِيعُ

كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطْعَمَهُ
لَوْ
إِنْ
الْحُبُّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ
فِي
كُلِّ يَوْمٍ يَتَدَبَّرُكَ بِنِعْمَةٍ
مِنْهُ وَأَنْتَ لِشُكْرِ ذَاكَ مُضِيعُ
(الإمام الشافعي)

(٥)

حُبُّ السَّلَامَةِ يَنْتَبِي عَزَمَ صَاحِبِهِ
عَنِ الْمَعَالِي وَيُغْرِى الْمَرْءَ بِالْكَسَلِ
فَإِنْ جَنَحْتَ إِلَيْهِ فَاتَّخِذْ نَفَقًا
فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي الْجَوِّ فَاعْتَزِلْ
(الطُّغْرَائِي)

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسُّتُونَ

مِنْ بُسْتَانِ الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ

(١) عِلَامَاتُ الْمُنَافِقِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ»-

مَدَارُ الدِّينِ عَلَى الْقَوْلِ الصَّادِقِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَالنِّيَّةِ الْحَسَنَةِ- إِنَّ الَّذِي يَجِدُ عَنْ هَذِهِ الْأُمُورِ الثَّلَاثَةِ يَكُونُ مُنَافِقًا وَلَيْسَ بِكَامِلٍ الْإِيمَانِ- فَالْكَذِبُ فِي الْحَدِيثِ عِلَامَةٌ لِفَسَادِ الْقَوْلِ، وَإِخْلَافُ الْوَعْدِ وَنَقْضُ الْعَهْدِ عِلَامَةٌ لِفَسَادِ النِّيَّةِ، وَالْخِيَانَةُ عِلَامَةٌ لِفَسَادِ الْعَمَلِ-

وَلَا شَكَّ أَنَّ مَنْ اتَّصَفَ بِإِحْدَى هَذِهِ الصِّفَاتِ أَوْ كُلِّهَا فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَقَدْ ثَقَّ النَّاسُ فِيهِ وَأَخْلَى بِنِظَامِ حَيَاتِهِ وَأَعْمَالِهِ وَبَاءَ بِسُخْطِ اللَّهِ-

وَمَا أَجْمَلَ أَنْ يَتَحَلَّى الْمُؤْمِنُ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَالصِّدْقِ فِي الْقَوْلِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ-

(٢) تَضَامُنُ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْجِهَادِ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا»-

غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا»-
يُخَصُّ النَّبِيُّ ﷺ - الْأُمَّةُ الْمُسْلِمَةُ عَلَى التَّكَافُلِ وَالتَّسَانُدِ الْجِهَادِ- فَإِنَّ الَّذِي يُهَيِّئُ لِلْمُجَاهِدِ الْأَسْبَابَ وَالْوَسَائِلَ الْمَالِ أَوْ إِعْطَاءَ السَّلَاحِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْمُجَاهِدِ، وَكَذَلِكَ مَنْ عَلَى أَوْلَادِ الْمُجَاهِدِينَ وَأَهْلِهِمْ وَتَعَهَّدَ بِوَيْتِهِمْ بِالرَّعَايَةِ وَالْحَافِظَةِ وَالنَّفَقَةِ-

وَمَكَذَا تُصْبِحُ الْأُمَّةُ عِنْدَ الْخَطَرِ جَسَدًا وَاحِدًا، يَعْمَلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهَا لِمَصْلَحَةِ الْآخَرِ-

(٣) أَدَاءُ الْأَمَانَةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَدِّ الْأَمَانَةَ لِمَنْ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ»-

لَقَدْ طَلَبَ الرَّسُولُ ﷺ - مَبْدَأَيْنِ عَظِيمَيْنِ مِنْ مَبَادِي دِينِ الْمُجْتَمَعِ الصَّالِحِ-

أَوَّلُهُمَا: أَنْ يُؤَدَّى الْمُسْلِمُ كُلُّ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْأَمَانَاتِ

إلى أصحابها كاملاً من غير تفريطٍ مَهْمَا كَلَّفَهُ ذَلِكَ مِنْ عَنَاءٍ
 أَنْفَقَاتٍ، لِأَنَّ فِي ذَلِكَ دَلِيلًا عَلَى شَرَفِ النَّفْسِ وَعُلُوِّ الْهَمَّةِ
 وَكَمَالِ الْإِيمَانِ-

وثانيهما: أَلَّا يُقَابَلَ الْمُسْلِمُ خِيَانَةَ النَّاسِ لَهُ بِمِثْلِهَا، فَإِنَّ
 الْاعْتِدَاءَ بِإِنْسَانٍ لَا يُبَرِّرُ الْاعْتِدَاءَ مِنْهُ، مَهْمَا كَانَتْ الظُّرُوفُ
 وَالْأَحْوَالُ، وَعَلَى الَّذِي يَرْغَبُ فِي كَمَالِ التَّقْوَى وَصَفَاءِ
 الْبَاطِنِ أَنْ يَجْعَلَ شِعَارَهُ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَالصَّفْحَ الْجَمِيلَ
 عَمَّنْ أَسَاءَ-

المقالات

خُلِقَ النَّبِيُّ ﷺ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَرْسَلَ سَيِّدَنَا رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - إِلَى كَافَّةِ
 قِيَمٍ، وَأَدَبِهِ فَأَحْسَنَ تَأْدِيَتِهِ، وَزَيَّنَهُ بِالصِّفَاتِ الْكَرِيمَةِ وَالْأَخْلَاقِ
 الْعَالِيَةِ وَالْآدَابِ الْحَسَنَةِ، وَجَمَعَ فِي ذَاتِهِ الشَّرِيفَةَ مِنَ الْأَوْصَافِ
 الْحَمِيدَةِ وَالْكَمَالَاتِ السَّنِيَّةِ مَا لَمْ يَجْمَعْ فِي أَحَدٍ، فَحُسِنَتْ
 سِيرَتُهُ وَصُورَتُهُ وَجُمِلَ خُلُقُهُ وَخُلِقَ - كَأَنَّهُ - ﷺ - رَاكِبٌ
 وَالْأَخْلَاقُ الْكَرِيمَةُ مَرْكَبُهُ، يَسْتَخْدِمُهَا كَمَا يَشَاءُ، قَالَ تَعَالَى:
 ﴿إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ - سُئِلَتِ السَّيِّدَةُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا عَنْ خُلُقِ النَّبِيِّ - ﷺ - فَقَالَتْ: "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ" -
 كَانَ النَّبِيُّ ﷺ - مَثَلًا أَعْلَى فِي الْأَخْلَاقِ الْحَمِيدَةِ وَحَيَاتِهِ
 عِبَارَةٌ عَنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَقَدَّمَ فِي ذَلِكَ أُسُوتَهُ وَكَلَّفَ بِهَا
 نَفْسَهُ ثُمَّ أَمَرَهَا أَصْحَابَهُ - قَالَ سَيِّدُنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ: "خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أَوْ
 قَطُّ، وَمَا قَالَ لِمَنْ شِئْ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَهُ، وَلَا لِمَنْ تَرَكْتُهُ لَمْ
 تَرَكْتُهُ" -

وَكَانَ - ﷺ - أَعْظَمَ النَّاسِ عَفْوَاً لَمْ يَنْتَقِمْ لِنَفْسِهِ قَطُّ -
 عِنْدَمَا بَدَأَ - ﷺ - بِالتَّبْلِيغِ لَأَقْبَى صُنُوفًا مِنَ الْأَلَامِ وَلَكِنْ

تَحْمَلُهَا بِالصَّبْرِ وَالِاسْتِقَامَةِ، وَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ فَاتِحًا عَفَا عَنْ
أَهْلِهَا وَقَالَ: "لَا تُثْرِبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ" - لَمَّا كُسِرَتْ رُبَاعِيَةُ
وَشُجَّ وَجْهُهُ يَوْمَ أُحُدٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَقَالُوا:
دَعَوْتَ عَلَيْهِمْ - فَقَالَ: "إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَنَاءً، وَلَكِنْ بُعِثْتُ
وَرَحْمَةً، اللَّهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" وَعَفَا عَنِ الْيَهُودِ
الَّتِي سَمَّتهُ فِي لَحْمِ الشَّاةِ -

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - أَشَدَّ النَّاسِ حَيَاءً، وَكَانَ أَشَدَّ
حَيَاءً مِنَ الْعَدَرَاءِ فِي خِدْرِهِنَّ، لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، لَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ
السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَصْفَحُ وَيَعْفُو - وَكَانَ يُمَازِحُ أَصْحَابَهُ وَيُخَالِطُهُمْ
وَيُحَادِثُهُمْ، وَيُلَاعِبُ صَبِيَانَهُمْ، وَيُجْلِسُهُمْ فِي حِجْرِهِ، وَيُجِيبُ
دَعْوَةَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالْمَسْكِينِ، وَيَعُودُ الْمَرْضَى فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ،
وَيَقْبَلُ عُذْرَ الْمُعْتَذِرِ - كَانَ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ، وَيُكْرِمُ مَنْ
يَدْخُلُ عَلَيْهِ وَرُبَّمَا يَسْطُرُ لَهُ ثَوْبَهُ وَيَدْعُو أَصْحَابَهُ بِأَحَبِّ
أَسْمَائِهِمْ، وَيَسْأَلُ عَنْ حَاجَاتِهِمْ -

كَانَ أَكْثَرَ النَّاسِ تَبَسُّمًا، وَأَطْيَبَهُمْ نَفْسًا، وَأَشْفَقَهُمْ عَلَى
خَلْقِ اللَّهِ، وَكَانَ أَوْصَلَ النَّاسِ بِالرَّحِمِ، وَأَقْوَمَهُمْ بِالْوَفَاءِ، وَأَشَدَّ
النَّاسِ تَوَاضُعًا عَلَى غُلُوِّ مَنْصِبِهِ، يَمُرُّ عَلَى الصَّبِيَانِ فَيُسَلِّمُ

وَكَانَ خَيْرَ النَّاسِ لِأَهْلِهِ يَقُمُ الْبَيْتَ، وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ
كَانَ أَصْدَقَ النَّاسِ حَدِيثًا، وَأَعْظَمَهُمْ أَمَانَةً، وَأَكْبَرَهُمْ
شَفَاعَةً، وَكَانَ زَاهِدًا، مَاتَرَكَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، يَعْبُدُ اللَّهَ حَتَّى
مُنْتَقِلًا قَلَمَاهُ، وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً أَوْ مِائَةً -
وَكَانَ عَادِلًا وَشَدِيدًا فِي حُدُودِ اللَّهِ وَفِي نَفَازِ الْأَوَامِرِ الْإِلَهِيَّةِ
يُحِلُّ فِيهَا الشَّفَاعَةَ -

إعجاز القرآن

جاء القرآن مشتملاً على قصص و مواظظ، وحكم وأحكام،
و وعد و وعيد، وتحذير و تبشير، وأمر ونهى، وحث على
التمسك بالأخلاق الكريمة، والمثل العليا، والقيم الرفيعة،
والآداب العظيمة. كل ذلك فى نهج من البلاغة رائع عجيب،
وأسلوب من الفصاحة لائق خصيب، يبهر العقول، وبأسير
الأسماع، ويسحر الأفئدة، ويهز المشاعر، بحيث لا يستطيع الجن
والإنس أن يأتوا بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيراً-

فقد جعله الله تعالى آية بينة لنبوة سيدنا محمد ﷺ
ومعجزة خالدة له، وحجة قائمة مدى الدهور على صدق

رسالته.

المعجزة هي أمر خارق للعادة، يُجرىه الله على يد أنبيائه،
مقروناً بالتحدى ودعوى الرسالة وطلب المعارضة.
وللعلماء فى شأن بيان إعجاز القرآن أبحاث ومواقف يمكن
تلخيصها فيما يأتى:

١- ماتضمنه من أخبار الغيوب المستقبلية-

٢- ماقص من أخبار الأمم الماضية مما لا يمكن أن يرونها

الراسخون فى العلم عن كتب مدونة، مع أنه - عليه
السلام - كان أمياً.

ما احتواه من الشرائع والأحكام التى تكفل للناس
بعادة فى الدنيا والآخرة، مع صلاحيته لكل زمان ومكان،
فى جيل، وأى شعب.

ما امتاز به من البلاغة، وسحر البيان، مما يخرج عن
مادة البشر، ولا سيما البلغاء من أهل زمانه بل وسواهم.

خروجه على ما ألفه القوم من أساليب القول وفنونه
بأسلوب شعراً.

ولعل الوجه الحقيقى لإعجاز القرآن، وسر عجز البشر عنه
لما هو فى صورة نظم الرائع العجيب، وأسلوبه الرائع
غريب، مع البلاغة الساحرة والفصاحة النادرة-

فالقرآن الكريم جميعه فى كل سورة من سوره، وآية من
آية معجز فى مجال الرونق، وإحكام البلاغة، وكمال البيان،
بيان حكمة، وضرب أمثال، وإتيان قصص و أوصاف
الرائع نخضع لها وجوه الفصحاء والبلغاء-

الدين النصيحة

لألة على طريق الرشد سنة الأنبياء وأهل
رفاء، يدعو إلى إسدائها الدين والأخوة بين
النصيحة المسلم أن ينصح لأخيه المسلم، ويرشده إلى
الإخلاص نزو الإسعاد، ويحذره من الشر والعصيان
المسلمين. عوه بالحكمة والموعظة الحسنة، ويدله على
ما فيه الخ سائر شئونه.

والفساد إذا كان الناصح الأمين يعلم الجاهل، ويرشد الضال،
ويوجه المخطئ كان من وراء ذلك سلامة الفرد وصلاح
المجتمع بل وسلامة الأسرة الإسلامية كلها. فليس كل إنسان
منا مسئولاً عن نفسه فقط، بل هو كذلك مسئول عن سلامة
مجتمعه وأتمته. فالمؤمن مرآة أخيه، إذا رأى فيه عيباً أصلحه،
أو انحرافاً قومه - ومثل المؤمنين إذا اجتمعوا كمثل الديدن تغسل
إحداها الأخرى، وقد وصف الله تعالى الأمة الإسلامية بأنها
خير أمة، لأنها تأمر بالمعروف، وتنهى عن المنكر، وتؤمن بالله،
وتتواصى بالحق والصبر، وتتعاون على البر والتقوى، ولا
تتعاون على الإثم والعدوان. ومن جهة أخرى لعن الله بني

الذين تخلوا عن هذا الواجب، فكانوا لا يتناهون عن
المنكر، ولا يتناصحون بالحق والخير.

إن الإسلام الحنيف دعانا إلى بذل النصيح، بل وبالغ في
النصيحة إلى الحد الذي اعتبر فيه الدين كأنه منحصر
في التوجيه والنصح والإصلاح، قال رسول الله ﷺ: "الدين
نصيحة". قلنا: لمن يارسول الله؟ قال: "لله ولرسوله ولكتابه
لأمة المسلمين وعامتهم".

ومن هنا يجب على كل مسلم أن يقوم بواجبه في بذل
نصح ما استطاع إلى ذلك سبيلاً. وليس العلماء وحدهم
مكلفين بهذا الواجب، بل إن كل من له صلة بالجمهور عليه
أن يقوم ببذل النصيح والتوجيه. فالمدرسون وكتاب الصحف
وعلمة الأقلام والخطباء كل هؤلاء مكلفون بالدعوة إلى الخير و
شر الفضيلة ومقاومة الرذيلة وإيقاظ الوعي الديني والخلقي.
لا بد من أن تكون الدعوة إلى الخير والنصيحة بالحكمة
والموعظة الحسنة وبالوسائل الفعالة، وقد تكون هذه الوسائل
لأولئك، أو إشارة خفيفة، أو مجادلة بالحسنى، أو نقداً بناءً، أو
محولاً حول ارتكاب المنكر، أو استنكاراً للقيح بالقلب

عند تعذر القول والعمل.

قلو بذلنا النصح، وتواصينا بالحق والخير، وأمرنا بالمعروف، ونهينا عن المنكر لَصَفَتِ الحَيَاةَ، وتَطَهَّرَ المجتمع من الرذائل والانحرافات.

الصلوة

إِنَّ الصَّلَاةَ مِنْ أَمَمِ الْفَرَائِضِ الَّتِي قَدْ فَرَضَهَا اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَوَعَدَ لِلْقَائِمِينَ بِهَا سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ -

إِنَّ الصَّلَاةَ سَكِينَةٌ لِلنَّفْسِ وَطَهَارَةٌ لِلرُّوحِ وَهِيَ تُقَوِّى الْعَلَاقَةَ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْمَخْلُوقِ، وَالْغَنَى وَالْفَقِيرَ، وَالضَّعِيفَ وَالْقَوِيَّ - فَالنَّاسُ يَكُونُونَ فِي أَصْدَقِ أَحْوَالِهِمْ وَأَثَمَنِ أَوْقَاتِهِمْ عِنْدَمَا يَقِفُونَ خَاشِعِينَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّهِمْ وَيُؤَدُّونَ حَقَّهُ وَيَطْلُبُونَ هُدَاهُ وَرَحْمَتَهُ -

إِنَّ الْإِسْلَامَ فَرَضَ عَلَى أَتْبَاعِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي أَوْقَاتِهَا الْمُقَرَّرَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ - وَقَرَّرَهَا رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِهِ الْخَمْسَةِ - فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ الْكَرِيمِ: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرََّاكِعِينَ﴾ - وَإِنَّ لِلصَّلَاةِ مَنْزِلَةً لَا تُسَاوِيهَا مَنْزِلَةُ آيَةٍ عِبَادَةٍ أُخْرَى فِيهِ عِمَادُ الدِّينِ الَّذِي لَا يَقُومُ إِلَّا بِهِ - قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - "الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ" - وَهِيَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ - فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ" -

إِنَّ الصَّلَاةَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ - يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا مَا دَامَتْ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ - فَلَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَكَاسَلَ عَنْهَا فَالْمَرِيضُ يَتِمِّمُ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي قَاعِدًا أَوْ مُؤَمِّيًا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ - وَالْمُقَاتِلُونَ فِي مَيَادِينِ الْجِهَادِ مُكَلَّفُونَ كَذَلِكَ بِالصَّلَاةِ -

وَإِذَا وَاضَبَ الْمُصَلِّي عَلَى هَذِهِ الْمُنَاجَاةِ خَمْسَ مَرَّاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ تَقْطَعُ قُوَاهُ الرُّوحَانِيَّةُ وَتَقْوَتْ إِرَادَتُهُ وَأَحْسَنَ أَنْ تَعَالَى يُمِدَّهُ بِالْقُوَّةِ الرُّوحَانِيَّةِ - فَالْإِنْسَانُ لَا يَصِلُ إِلَى الْقُرْبِ مِنَ اللَّهِ وَلَا يَسْعُدُ بِرِضَاهُ إِلَّا إِذَا تَطَهَّرَ مِنَ الرِّذَائِلِ وَانْقَضَى الْقَبِيحَةُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ - وَالصَّلَاةُ هِيَ الْوَسِيلَةُ لِهَذَا التَّطَهُّرِ - فَلِهَذَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ -

ثُمَّ إِنَّ الْإِسْلَامَ رَغَّبَ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَأَوْجَبَ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ كُلَّ أُسْبُوعٍ - وَاجْتِمَاعُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْيَوْمِ خَمْسَ مَرَّاتٍ فِي الْجَمَاعَةِ مِثَالٌ رَائِعٌ لِلْمَسَاوَاةِ فِي الْإِسْلَامِ - يَقُومُ الْفَقِيرُ فِي جَنْبِ الْغَنِيِّ، وَالْفَرْدُ الْعَادِي فِي جَنْبِ الْأَمِيرِ وَرُبَّمَا يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ وَاجْتِمَاعُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَسْجِدِ يُقَوِّي الرُّبُوبِيَّةَ

الاجْتِمَاعِيَّةَ، وَيَشْدُدُ عِلَاقَاتِ الْأُخُوَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ - فَيَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ بِأَنَّهُ أَخٌ لِكُلِّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنْمُو رُوحُ الْأُخُوَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَالْمَسَاوَاةِ الْحَقِيقِيَّةِ - وَتَنْتَفِي فَوَارِقُ اللَّوْنِ وَالْدَمِ وَالْإِثْرَاءِ - فَيَشْعُرُ الْفَرْدُ شَعُورًا حَقِيقِيًّا بِأَنَّهُ لِلْجَمَاعَةِ وَتَشْعُرُ الْجَمَاعَةُ بِأَنَّهُا لِلْفَرْدِ - وَبِهَذَا يَسْعُدُ الْفَرْدُ وَتَسْعُدُ الْجَمَاعَةُ - هَذِهِ الْغَايَةُ هِيَ أَسْمَى الْغَايَاتِ الَّتِي يَدْعُو إِلَيْهَا الْإِسْلَامُ -

مَبْدَأُ الشُّورَى فِي الْإِسْلَامِ

الإسلام دينٌ جاءَ لِتَحْقِيقِ مَصَالِحِ الْعِبَادِ مِنْ حُرِّيَّةٍ وَعَدَالَةٍ وَخَيْرٍ، سِوَاءِ نَزَلَ بِهَا الْوَحْيُ أَوْ بَيَّنَّهَا الرَّسُولُ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - أَوْ اسْتَنْبَطَهَا أَيْمَةُ الدِّينِ وَفُقَهَاءُ الشَّرِيعَةِ -

وَلِلْإِسْلَامِ نَاحِيَتَانِ: نَاحِيَةُ الْعَقِيدَةِ وَالْعِبَادَةِ وَهَذِهِ يُرْجَعُ فِي مَعْرِفَتِهَا إِلَى الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ فِيهَا دَخْلٌ - فَلَا يَمْلِكُ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهَا أَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا، كَمَا لَا يَمْلِكُ أَنْ يُعَيِّرَ فِيهَا أَوْ يُبَدِّلَ، وَسَبِيلُهَا فَقَطْ فَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِوَسْطَةِ الْأَيْمَةِ الْمُتَخَصِّصِينَ فِي دِرَاسَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ -

وَالنَّاحِيَةُ الثَّانِيَةُ: وَهِيَ الَّتِي تَخْتَصُّ بِشُؤُونِ الدُّنْيَا وَمَا يُوجَدُ فِيهَا مِنْ أَحْدَاثٍ وَلَمْ يَرَدْ فِيهَا حُكْمٌ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَالسَّبِيلُ إِلَى مَعْرِفَتِهَا هُوَ الْمَشَاوَرَةُ مَعَ أَهْلِ الرَّأْيِ الصَّالِحِ وَالْعَقْلِ السَّدِيدِ - وَقَدْ حَضَّ عَلَيْهَا الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ إِذْ قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي سُورَةِ الشُّورَى: "وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ" -

فَالْحَاكِمُ الْمُسْلِمُ - بَعْدَ أَنْ تَوَلَّى الْحُكْمَ - مُلْزَمٌ بِأَنْ يَحْكُمَ

بِالشُّورَى، وَيَخْتَارَ لِلْمَشَاوَرَةِ رِجَالاً صَالِحِينَ لَهُمْ عَقْلٌ رَشِيدٌ وَرَأْيٌ سَدِيدٌ -

فَالشُّورَى - إِذَنْ - هِيَ الْقَاعِدَةُ الْأُولَى الَّتِي وُضِعَتْ لِلْأُمَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ، وَلِذَلِكَ اتَّخَذَ الرَّسُولُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - مِنَ الشُّورَى نِبْرَاسًا فِي تَكْوِينِ الدَّوْلَةِ الْجَدِيدَةِ، وَكَانَ لَا يُيْرَمُ أَمْرٌ دُونَ مُشَاوَرَةِ أَصْحَابِهِ - فَهَذِهِ غَزْوَةُ بَدْرٍ، عِنْدَمَا نَزَلَ الرَّسُولُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِأَصْحَابِهِ الْمُحَارِبِينَ مَنْزِلًا اخْتَارَهُ فِي مِيدَانٍ بَدْرٍ اسْتَعْدَادًا لِلْقِتَالِ قَالَ لَهُ الْحَبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: "أَهُوَ مَنْزِلٌ أَنْزَلَكَهُ اللَّهُ أَفَلَا تَعْدِلُ عَنْهُ أَمْ هُوَ الرَّأْيُ وَالْحَرْبُ وَالْمَكِيدَةُ؟"

فَقَالَ الرَّسُولُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - "بَلْ هُوَ الرَّأْيُ وَالْحَرْبُ وَالْمَكِيدَةُ" - فَأَشَارَ الْحَبَابُ إِلَى مَنْزِلٍ آخَرَ وَوَافَقَهُ الرَّسُولُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ -

وَقَدْ أَخَذَ الرَّسُولُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِهَذَا الْمَبْدَأِ عِنْدَمَا جَاءَتْ أَجْزَابُ الْكُفَّارِ بِجُيُوشٍ هَائِلَةٍ لِتُحَارِبَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَدِينَةِ - فَشَاوَرَ أَصْحَابَهُ وَاسْتَمَعَ إِلَى آرَاءِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَأَشَارَ سَلْمَانَ الْفَارَسِي - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَلَى الرَّسُولِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - بِخَفْرِ خَنْدَقٍ كَبِيرٍ عَمِيقٍ حَوْلَ الْمَدِينَةِ

لِلدِّفَاعِ عَنْهَا فَعَمِلَ الرَّسُولُ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - بِهَذِهِ
الْمَشُورَةِ فَسُمِّيَتْ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ "غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ" -

وظَلَّ نِظَامُ الشُّورَى سَائِدًا فِي عَهْدِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ اخْتَفَتْ
الشُّورَى مِنْ حَيَاةِ الْمُسْلِمِينَ السِّيَاسِيَّةِ وَدَبَّ النِّزَاعُ وَالْفُرْقَةُ بَيْنَ
الْمُسْلِمِينَ، وَابْتَعَدُوا عَنِ النَّهْجِ السَّلِيمِ، وَتَخَلَّفُوا عَنْ رُكْبِ
التَّقْدَمِ وَالْحَضَارَةِ -

الْجِهَادُ الْإِسْلَامِيُّ وَ أَنْوَاعُهُ

جِهَادٌ مُصَدَّرٌ "جَاهَدَ يُجَاهِدُ"، وَهُوَ مَا عُوِذَ مِنَ الْجِهَادِ وَهُوَ
مُجَاهِدَةٌ، لِأَنَّ الْجَاهِدَ يَتَحَمَّلُ الْمَشَقَّةَ، أَوْ مِنَ الْجِهَادِ وَهُوَ
الْمُجَاهِدَةُ، لِأَنَّ الْمُجَاهِدَ يَبْذُلُ طَاقَتَهُ وَقُوَّتَهُ ضِدَّ عَدُوِّهِ - وَهُوَ فِي
مُطْلَاحِ الشَّرْعِ بَذْلُ الطَّاقَةِ وَإِفْرَاقُ الْوُسْعِ فِي مُدَافَعَةِ الْعَدُوِّ
وَبُطْنُ عَلَى قِتَالِ الْكُفَّارِ لِنُصْرَةِ الدِّينِ وَإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ - وَهُوَ
عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْوَاعٍ:

الأَوَّلُ: جِهَادُ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ: يَكُونُ بِمُخَالَفَةِ النَّفْسِ فِي
مُتَابَعَتِهَا وَجَبْسِهَا عَنِ الْمَعَاصِي، كَمَا يَكُونُ بِمُخَالَفَةِ شَّيَاطِينِ
الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَقَدْ سَمَّى الرَّسُولُ ﷺ - جِهَادَ النَّفْسِ
الْجِهَادَ الْأَكْبَرَ حِينَ عَادَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ: "رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ
لِأَصْغَرٍ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ" -

وَحُكْمُ هَذَا النَّوعِ مِنَ الْجِهَادِ هُوَ أَنَّهُ فَرَضُ عَيْنٍ -

الثَّانِي: جِهَادُ الْكُفَّارِ: وَهَذَا الْجِهَادُ يَكُونُ بِالنَّفْسِ وَبِالْمَالِ
وَبِالْبَلَدِ وَبِاللِّسَانِ وَبِالْقَلْبِ - لَا بَدَّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَبْذُلَ وَسْعَهُ وَ
مُتَابَعَتَهُ فِي سَبِيلِ الْمَحَافَظَةِ عَلَى الْحَيَاةِ وَالسَّلَامِ -

وَمَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى حَمْلِ السَّلَاحِ فِي الْمِيدَانِ فَلْيَعْمَلْ بِيَدِهِ،

وَيَنْذُلُ جُهْدَهُ فِي كُلِّ مَا يَنْفَعُ الْجُنُودَ، وَيُهَيِّئُ لَهُمْ طَرِيقَ النِّصْرِ
كَإِدَارَةِ الْمَصَانِعِ وَتَقْدِيمِ الْغِذَاءِ وَالِدَوَاءِ وَالْكَسَاءِ وَتَحْضِيرِ
الْآلَاتِ، وَالْقِيَامِ بِالْإِمْدَادِ، وَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "مَنْ
جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا".

وَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَهُوَ صَاحِبُ عُذْرٍ لَا يَصْلُحُ لِلْحَرْبِ
فَعَلَيْهِ أَنْ يُقَدِّمَ الْمَالَ لِيُشْتَرَى بِهِ السِّلَاحُ أَوْ يَنْفَقَ مِنْهُ عَلَى أَوْلَادِ
الْمُجَاهِدِينَ، وَلَهُ بِذَلِكَ أَجْرُ الْمُجَاهِدِينَ.

وَمَنْ كَانَ صَاحِبَ عُذْرٍ وَلَا مَالَ عِنْدَهُ فَلْيُجَاهِدْ بِأَيِّ شَيْءٍ
يَسْتَطِيعُ - يُجَاهِدْ بِلِسَانِهِ فِي إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَى الْكُفَّارِ وَدَفْعِ
طَغْنِهِمْ وَتَقْوِيَةِ الرُّوحِ الْمَعْنَوِيَّةِ بَيْنَ الشَّعْبِ، وَإِلَى ذَلِكَ أَشَارَ
النَّبِيُّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - بِقَوْلِهِ: "تُجَاهِدُونَ بَأَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ
وَالسِّيَّتِكُمْ".

وَالْجِهَادُ بِاللِّسَانِ فَرَضٌ كِفَايَةٌ، يَقُومُ بِهِ الْعُلَمَاءُ الْمُتَخَصِّصُونَ
فِي الشَّرِيعَةِ الَّذِينَ يَتَقَنُونَ أَسَالِيبَ الْمُنَاطَرَةِ.

وَمَنْ كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْجِهَادِ لَا بِسِلَاحِهِ وَلَا بِمَالِهِ وَلَا
بِلِسَانِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ بِدَوْرِهِ الْإِجَابِي فِي مَزْرَعَتِهِ أَوْ مَصْنَعِهِ أَوْ
مَتَجَرِّهِ أَوْ حِرَاسَةِ الْمَرَافِقِ الْعَامَّةِ.

بِمَنْ عَزَرَ عَنِ الْمَشَارَكَةِ وَالْعَمَلِ فِي أَى مَيْدَانٍ كَالْأَعْمَى
فَعَلَيْهِ أَنْ يُجَاهِدَ بَقَلْبِهِ وَنِيَّتِهِ فَيُنْكِرَ عَلَى هَوَاءِ الْمُحَارِبِينَ
وَمَعَاصِيهِمْ، وَيَتَمَنَّى أَنْ لَوْ كَانَ قَادِرًا لَبَاشَرَ الْقِتَالَ
بِنَارِكَ الْأَبْطَالِ - يُؤَيِّدُ ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَمَّا رَجَعَ مِنْ
بُزْجَةِ تَبُوكَ وَدَنَامِينَ الْمَدِينَةِ: "إِنَّ فِي الْمَدِينَةِ لَأَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مِنْ
سِرِّ، وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ - قَالُوا: يَا رَسُولَ
لِلَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ!! قَالَ: نَعَمْ، وَ هُمْ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمْ
عُذْرٌ".

فَالْجِهَادُ ضِدَّ أَعْدَاءِ الدِّينِ قَدِيكُونَ فَرَضٌ عَيْنٍ وَقَدْ يَكُونُ
فَرَضٌ كِفَايَةً، لِأَنَّ الْكُفَّارَ إِنْ دَخَلُوا بِلَادَنَا وَسَيَّطَرُوا عَلَى
أَرْضِنَا أَوْ أَسْرَوْا مُسْلِمًا فَإِنَّهُ يَكُونُ فَرَضٌ عَيْنٍ أَمَّا إِذَا كَانَ
الْكُفَّارُ بِبِلَادِهِمْ فَإِنَّهُ يَكُونُ فَرَضٌ كِفَايَةً.

الثَّالِثُ: جِهَادُ الْبُغَاةِ: مِنْ أَجْلِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْأَمَنِ الدَّاخِلِيِّ
يَجِبُ عَلَى الْحُكُومَةِ أَنْ تَقْضِيَ عَلَى الْبُغَاةِ وَالْإِرْهَابِيِّينَ الَّذِينَ
يُفْسِدُونَ فِي الْبِلَادِ، وَيَقُومُونَ بِالْعُنْفِ وَيَقْتُلُونَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ -
وَالدَّلِيلُ عَلَى وَجُوبِ قِتَالِهِمْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: "وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا، فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ (الحجرات)

الرَّابِع: جِهَادُ أَهْلِ الْبِدْعِ وَالْأَهْوَاءِ: هُمُ الَّذِينَ لَمْ يَخْرُجُوا
عَنْ طَاعَةِ السُّلْطَانِ، وَلَكِنَّهُمْ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ، وَيُرْتَكِبُونَ
الْمُوبِقَاتِ، وَيُزَيِّنُونَ لِلشَّبَابِ الْمَعَاصِيَ الَّتِي تُخْرِجُهُمْ عَنْ مَكَارِمِ
الْأَخْلَاقِ - فَيَجِبُ جِهَادُهُمْ وَزَجْرُهُمْ، حَتَّى يَنْتَهُوا عَنْ
ضَلَالَاتِهِمْ، لِيُظْهَرَ الْمُجْتَمَعُ، وَيَتَهَذَّبَ أَفْرَادُهُ -

الْإِسْلَامُ لَمْ يَنْتَشِرْ بِالسَّيْفِ

لَا يَدِينُ السَّلَامَ وَالرَّحْمَةَ وَهُوَ مُشْتَقٌّ مِنَ السَّلَامِ كَمَا فِي
"بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ
وَالْتَّحِيَّةُ بَيْنَنَا هِيَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَلَى الْقُرْآنُ نَزَلَ بَيْنَنَا فِي لَيْلَةِ السَّلَامِ: "سَلَامٌ هِيَ حَتَّى
خَلَعَ الْفَجْرُ"، وَالْجَنَّةُ الَّتِي يَدْعُو إِلَيْهَا الْإِسْلَامُ هِيَ دَارُ السَّلَامِ -
وَاللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ اسْمُهُ السَّلَامُ: "هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ" -

وَلَقَدْ سَمَّا الْإِسْلَامَ بِنَظَرِيَّةِ الْحُرِّيَّةِ فِي نُفُوسِ أَتْبَاعِهِ، وَلِذَلِكَ
رَأَيْنَاهُمْ فِي حُرُوبِهِمْ لَمْ يُجَافُوا قَانُونَ الرَّحْمَةِ بَلِ التَّزَمُوا بِالْحَقِّ
وَالْعَدْلِ، وَلَمْ يَقْتُلُوا امْرَأَةً أَوْ طِفْلاً أَوْ شَيْخاً، وَلَا هَدَمُوا دَاراً
بِلُغَادَةٍ، وَلَا أَتْلَفُوا الزُّرُوعَ وَالْأَشْجَارَ -

وَمِنْ هُنَا نَرُدُّ عَلَى مَنْ يَقُولُونَ إِنَّ الْإِسْلَامَ قَدْ انْتَشَرَ
بِالسَّيْفِ فَنَقُولُ: إِنَّ اسْتِعْمَالَ السَّيْفِ لَمْ يَكُنْ سِوَى ضَرُورَةٍ
ضِدَّ الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ اعْتَدَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ،
وَأَذَوْهُمْ، وَصَادَرُوا أَمْوَالَهُمْ - ظَلَّ النَّبِيُّ ﷺ يَبْذُلُ أَقْصَى
جُهِدِهِ لِيُسَالِمَ الْمُشْرِكِينَ، فَلَمَّا أَبَوْا إِلَّا الْإِعْتِدَاءَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اضطرَّ آخِرُ الأمرِ أن يُجِيبَهُم بالقُوَّةِ وأن يذودَ عَنِ الإسلامِ بالسيفِ، لأنَّهُ لو رَضِيَ بالعجزِ دُونَ مُقاومتِهِم لَمَّا عُبِدَ اللهُ عَلَى الأرضِ وَلَقُضِيَ عَلَى المُسْلِمِينَ-

وَلَتَنَامُلُ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ عَامَلَ الرَّسُولُ ﷺ - هَوْلًا الْقَوْمَ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ - وَكَيْفَ أَسْبَغَ عَلَى أَهْلِهَا نِعْمَةَ الرَّحْمَةِ وَنَسِيَ عَدَاوَتَهُمْ-

وَرَغْمَ هَذَا لَمْ يَبْلُغْ عَدَدُ الْقَتْلَى فِي مَعَارِكِ النَّبِيِّ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَأَحَدَ عَشَرَ فِي أَحَدٍ، وَثَلَاثَةً فِي الْأَحْزَابِ، وَحَوَالَى الْعَشْرَةِ فِي الْفَتْحِ -

أَيْنَ هَذَا - إِذْ - مِنْ إِبَادَةِ الصَّلِيبِيِّينَ لِلْمُسْلِمِينَ فِي الْحَمَلَاتِ الصَّلِيبِيَّةِ الْعَدِيدَةِ وَفِي الْأَنْدَلُسِ، وَمِنْ حَمَامَاتِ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي تُرْفِقُهَا إِسْرَائِيلُ فِي فِلَسْطِينَ، وَالْهِنْدُ فِي كَشْمِيرِ الْمُخْتَلَّةِ؟

وَأَكْبَرُ دَلِيلٍ عَلَى أَنَّ الْإِسْلَامَ دِينُ الْفِطْرَةِ - يَنْسَابُ إِلَى الْقُلُوبِ وَيَأْسُرُهَا - أَنَّهُ انْتَشَرَ فِي جِهَاتٍ لَمْ يَرْفَعْ فِيهَا الْمُسْلِمُونَ سَيْفًا وَلَمْ يُقِيمُوا دَوْلَةً - وَهَذِهِ إِنْدُونِيسِيَا، وَمَا لِيْزِيَا، وَغَرْبَ أَفْرِيقِيَا، انْتَشَرَ فِيهَا الْإِسْلَامُ مِنْذُ عَشْرَةِ قُرُونٍ عَنْ طَرِيقِ تِجَارِ الْمُسْلِمِينَ وَالصُّوفِيَّةِ الَّذِينَ كَانُوا يَذْهَبُونَ إِلَى تِلْكَ الْجِهَاتِ فَيَجْذِبُونَ أَهْلَهَا بِإِيمَانِهِمُ الصَّادِقِ وَالْمُعَامَلَةِ الطَّيِّبَةِ إِلَى دِينِهِمْ -

العلامة محمد اقبال

صَاحِبُ الشَّخْصِيَّةِ الْعَظِيمَةِ، وَالْعَقْلِيَّةِ النَّادِرَةِ، وَالْعَبْقَرِيَّةِ الْعَالِيَةِ وَالشَّاعِرِيَّةِ الْفَرِيدَةِ، الَّذِي خَلَقَ عَالَمًا بِأَفْكَارِهِ الْعَالِيَةِ، وَنَفَخَ فِي قَوْمِهِ رُوحَ الْحُرِّيَّةِ وَالْجُهْدِ عَلَى بَشِيرِهِ الرَّائِعِ، وَأَوْدَعَ اللُّغَةَ الْأُرْدُوِيَّةَ وَاللُّغَةَ الْفَارْسِيَّةَ

بِلِسَانِهِ الْفَرِيدِ، وَأَقْرَحَ تَشْكِيلَ دَوْلَةٍ إِسْلَامِيَّةٍ مُنْفَصِلَةٍ فِي الْهِنْدِ - يَنْسَبُ أَقْبَالُ إِلَى أُسْرَةٍ صَالِحَةٍ شَاعَ فِيهَا الزُّهْدُ وَالتَّقْوَى كَانَهُ وَالِدَاهُ عَابِدَيْنِ تَقِيَيْنِ - فِي هَذَا الْجَوِّ الْمَمْلُوءِ بِالْإِيمَانِ وَلَدَ

مُحَمَّدُ أَقْبَالُ فِي ٩ نَوْفَمْبَرِ سَنَةِ ١٨٧٧ م. بِمَدِينَةِ سِيَالْكُوتِ - نَعَمْ مُحَمَّدُ أَقْبَالُ فِي الْمَدْرَسَةِ الْإِبْتِدَائِيَّةِ وَالثَّانَوِيَّةِ بِمَدِينَةِ سِيَالْكُوتِ حَيْثُ تَتَلَمَّذَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَالِمِ الْجَلِيلِ مِيرِ حَسَنِ الَّذِي عَلَّمَهُ الْعَرَبِيَّةَ وَالْفَارْسِيَّةَ وَالثَّقَافَةَ الْإِسْلَامِيَّةَ، ثُمَّ اتَّجَهَ إِلَى "لَاهُور" فَتَلَّ الشَّهَادَةَ الْعَالِيَةَ وَشَهَادَةَ الْمَاجِسْتِيرِ - بَعْدَ ذَلِكَ اخْتِيرَ لِتَدْرِيسِ التَّارِيخِ وَالْفَلَسَفَةِ فِي الْكُلِّيَّةِ الشَّرْقِيَّةِ، ثُمَّ اشْتَغَلَ بِتَدْرِيسِ الْفَلَسَفَةِ وَالْإِنْجِلِيزِيَّةِ بِكُلِّيَّةِ الْحُكُومَةِ -

سَافَرَ مُحَمَّدُ أَقْبَالُ إِلَى لَنْدَنِ لِلْمَزِيدِ مِنَ الْعِلْمِ فَدَرَسَ الْفَلَسَفَةَ، ثُمَّ اتَّجَهَ إِلَى أَلْمَانِيَا وَنَالَ مِنْهَا دَرَجَةَ الدُّكْتُورَاهِ فِي

البحث الفلسفى ثم رَجَعَ إلى وطنه واشتغل بالمحاماة فى مدينة
لاهور ومع ذلك لم ينقطع عن التدريس والبحث العلمى
ونظم الشعر - ولم يكن اهتمامه بالجانب الفلسفى والأدبى
والفكرى ليحول بينه وبين النشاط السياسى، فقد انضم
إلى حزب الرابطة الإسلامية وعمل على توحيد صفوف
المسلمين واقترح تشكيل دولة إسلامية مُستقلة فى خطابه
الرئاسى الذى ألقاه فى اجتماع حزب الرابطة فى "اله آباد"
عام ١٩٣٠م -

لما وُلِدَ اقبال كان شبه القارة الهندية تحت سيطرة الإنجليز
وكان المسلمون يعيشون فى ظروف صعبة وينامون فى الغفلة
فإذا نظر اقبال أن المسلمين فى عبودية الإنجليز والهندوس تألم
فأيقظهم ووقف لهم حياته وشعره ليوصلهم إلى هدفهم -

لم يكن اقبال يحب مسلمى الهند فقط بل وكان مُرتبطاً
ارتباطاً وثيقاً بمسلمى العالم كله - كان يريد لكل واحد منهم
التقدم والفلاح، المسلمون كلهم عنده ملة واحدة فلذلك وجه
شعره نحو الجميع فعلمهم درس الأخوة والمحبة، وذكرهم
عظمتهم الذاتية والماضى الرائع -

كان اقبال إنساناً عظيماً لم ينظم الشعر للمسلمين فقط بل
لجميع الناس - يتطلب اقبال من الناس أن يعرفوا أنفسهم
بمنهجهم - كل شئ بجدهم وعلمهم - فأعطى الناس الفكر
لمناس والعاطفة - لن يزال شعر اقبال يحيا حياة خالدة ولن
يزال هو يحكم على قلوبنا -

توفي محمد اقبال بعد حياة حافلة بجلال الأعمال فى شهر
نوفمبر سنة ١٩٣٨م وخلف آثاره فى الشعر والفكر
ببريل سنة ١٩٣٨م أسرار خودى رموز بي خودى، بياض
إسلامى - فى الشعر: أسرار خودى رموز بي خودى، بياض
مشرق، زبور، عجم، جاويد نامه، بال جبريل، ضرب كليم،
أرمغان حجاز - وفى الفكر الإسلامى: تجديد الفكر الدينى فى
الإسلام -

ضياء الأمة بير محمد كرم الشاه الأزهرى
تورطت باكستان منذ وجودها فى مشكلات عديدة فى
شئى مجالات الحياة خاصة فى مجال التعليم، وذلك لأن
الاستعمار البريطانى فى عهده حاول أن يقوض القيم
الإسلامية ويبعد المسلمين عن حضارتهم الغراء- وفعلاً نجح
الاستعمار فى هدم المجتمع الإسلامى و فى خلق طبقة تفتخر
على الانتساب إلى الحضارة الغربية، وتستنهين بالمبادئ
الإسلامية، وتستخف بأهلها مع أنهم من المسلمين-

فى هذه الظروف الصعبة كان المجتمع الباكستانى فى
مسيس الحاجة إلى مصلح يعيد الدرس الإسلامى الذى نسيه
المسلمون، ويؤسس النظام التعليمى حسب متطلبات العصر
الحاضر، لى تزول فوارق القديم والحديث، ويجمع طالب
العلوم الإسلامية وطالب العلوم العصرية الحديثة فى صف
واحد، فتحمل هذه المسئولية الرجل العبقري العالم المحقق
مفسر القرآن بير محمد كرم الشاه الأزهرى-

مولده ونشأته:

كان ميلاده فى مستهل يوليو عام ١٩١٨ م ببلدة بهيره فى

بنجاب بباكستان- إنحدر من أسرة كريمة يتصل نسبها
بالشيخ غوث العالمين بهاء الحق والدين أبى محمد زكريا
مولى ركان الشيخ من العلماء الربانيين والأولياء الصالحين،
تربى فى حجر والده العظيم السيد بير محمد الشاه رحمه الله-
حياته العلمية:

ترعرع فضيلة الشيخ فى أسرة علمية فانقطع إلى تحصيل
العلم منذ صباه وحصل علم الشهادة الثانوية سنة ١٩٣٦ م،
وانتقل بدار العلوم المحمدية الغوثية التى أنشأها أبوه، فهنا تلقى
كثيراً من العلوم الشرعية والأدبية عن أفاضل عصره- ولم
يكتف بهذا، بل سافر إلى شئى نواحى الهند لى يستشرف
كؤوس العلم والمعرفة، و فى سنة ١٩٤٥ م تلقى شهادة
الليسانس من جامعة بنجاب-

ولكنه مازال ظمآن للمزيد من العلم فأوفده أبوه إلى منبع
العلم جامعة الأزهر الشريف سنة ١٩٥١ م، فوقف أوقاته على
تحصيل العلم فى عمق وصبر لا يضحبه ملل ولا تعب بل رغبة
صادقة وعزم أكيد- عكف على الكتب وأحيا الليالى ساهراً
وأفرغ جهوده للوصول إلى هدفه المنشود- فتجاوز مرحلتى

الكلية والماجستير في ثلاث سنوات ونصف فقط حتى اعترف
أساتذته لذكاءه وشرافته ونُبوغه في العلوم وأعطوه شهادات
التقدير -

إنجازاته:

سنة ١٩٥٧م تولى فضيلة الشيخ زمام دارالعلوم المحمدية
الغوثية فأنشأها على بنیان جديد مَرصوص ورتبَ منهُجاً
دراسياً يجمع بين العلوم الإسلامية القديمة والعلوم العصرية
الجديدة، وبذل ما في وسعه من جهود لِرُقَى العلم وتنشئة
الطلاب وتربيتهم على أسس إسلامية وهو في سعي مستمر
بأن يكون طلاب هذه الجامعة نجوم الهداية والمعرفة وشموس
العلم والحضارة -

قد حفلت حياة فضيلته بالنشاط العلمي إلى جانب
التدريس، فإنه قد فسر القرآن الكريم في خمسة مجلدات
ضخمة وسمى هذا التفسير "ضياء القرآن" فقد ضم أزهار
العلم والمعرفة في باقة فريدة من هذا التفسير - يعتقد صاحب
التفسير بأن استرجاع المجد الذاهب ممكن بشرط أن نتمسك
بالقرآن وتعليماته، فهو يدعو الشباب إلى الجد والاجتهاد لكي

رُتّب الشفافية والحضارة الذي قدفاتهم - إلى جانب
صنّف كتاباً جليلاً على سيرة النبي - ﷺ - يُسمى
"سيرة النبي" فقد عرض سيرة الرسول عليه الصلوة والسلام

صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -

صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -

صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -
صنّف فريد مملوء بمحبة النبي - ﷺ - واختارمه -

دَارُ الْعُلُومِ الْمَحْمُودِيَّةِ الْغُوثِيَّةِ

المدارس في باكستان لها قسمان: قِسْمٌ تُدرِّسُ فيه العلوم الحديثة وقِسْمٌ تُدرِّسُ فيه العلوم القديمة - فالطالب الذي يخرج من المدارس الحكومية لا يعرف شيئاً عن مبادئ الدين إلا الطالب الذي يتخرج من المدارس الإسلامية يكون بعيداً عن العلوم العصرية الحديثة -

لما أنا فاخترت مدرسة تُدرِّسُ فيها العلوم الحديثة مع العلوم القديمة، ألا وهي دارالعلوم المحمودية الغوثية - تقع دارالعلوم المحمودية الغوثية ببلدة بهيره التاريخية في مدينة سرجودها إحدى المدن الشهيرة من إقليم بنجاب -

أنشئت دارالعلوم هذه في سنة ١٩٢٥م في ركن المسجد و نظرت كثيراً في سنة ١٩٥٧م حينما تولى ضياء الأمة مفسر القرآن ومفكر الإسلام الكبير والعالم المحقق فضيلة الشيخ السيد بير محمد كرم الشاه - مد الله ظله العالی - رئاستها حيث أجرى تغييرات جذرية في مناهجها وأدخل العلوم الحديثة مثل علم الاقتصاد وعلم السياسة واللغة الإنجليزية وأدائها حسب مقتضيات العصر الحديث -

الحكومة وتصرُّ فاتها حتى أودعته السجن، ومحنة السجن هذه كانت نعمة للمسلمين إذ كتب فيه جزءاً من تفسيره -

وأصدر مجلة باسم "ضياء حرم" التي توجه الناس إلى مافيه خير وفلاح وتهديهم في جميع شعب الحياة وتثقف عقولهم - فقد تولى فضيلته مناهج ره منها:

١- رئيس دارالعلوم المحمودية الغوثية منذ نشأتها حتى الآن -

٢- رئيس لجنة رؤية الهلال سابقاً -

٣- القاضي بمحكمة الاستئناف العظمى بباكستان حالياً -

وقد قام بالمساهمة في وضع القوانين تحت ضوء الإسلام -

٤- أختير عضواً في دارالمال الإسلامي -

٥- عُيِّنَ مدرِّساً فخرياً في عدة جامعات مثل جامعة

بنجاب و جامعة بهاء الدين زكريا الملتاني - فتبوا مكانا

مرموقاً في المجتمع لإخلاصه للأمة وجهده لازدهار العلم حتى

لقبوه "ضياء الأمة" وهو وحيد دهره وفريد عصره، يتفانى في

خدمة الإسلام والوطن، لا يُفضل شيئاً على هدفه - فهو حسن

البيان وأديب قذ في الأدب العربي والفارسي والأردوي،

ويحيد عدة لغات، فنفع روحاً جديداً بعلمه الدائب البناء في

ميدان العلم فنصر فازدهر -

مبنى دارالعلوم القديم يشتمل على دارالإقامة وقاعات المحاضرات والإدارة العامة، والمكتبة، وقاعة دارالمطالعة، ودار الحديث، والمطبخ، والمطعم - ولكن مقر المدرسة القديم كان يضيق أمام الطلاب الذين يزداد عددهم يوماً فلهذا حصلت إدارة المدرسة على قطعة أرض جديدة، وقد تمت المشروعات الآتية:

دارالإقامة للطلاب:

وهي تحتوى على مبان حديثة تتكوّن من طابقين، فى كل طابق خمس وعشرون غرفة وقد زوّدت بجميع المرافق -

مساكن المدرسين:

تحرص الجامعة على أن تُوفّر للأساتذة مساكن مريحة تليق بمستواهم وهذه المساكن مستقلة تماماً عن سائر المباني -

قاعة الفريد:

فى مواجهة من دارالإقامة نحوالجهة الشرقية توجد قاعة الفريد - هذه العمارة قد بُنيت على الطراز الجديد وتعتبر آية فى الفن المعماري الحديث، وفى الطابق الثانى توجد المكتبة وزوايا المذاكرة و حُجرات للباحثين الذين يُريدون التصنيف

لها وعدد الكتب فى المكتبة حوالى ٥٠٠٠٠ كتاب، وقد من توثيقها فى خزائنها وتبويبها فى الفهارس - وهذه كتب فى لغات شتى مثل العربية والفارسية والأردوية

الإنجليزية والسندية والبنجابية -

كما أُقيم مسجد كبير لتأدية شعائر الإسلام - ويوجد أيضاً مكتب البريد وفرع المصرف وغيرها من المرافق العامة - بها أيضاً حديقة جميلة ذات أشجار ناضرة وأزهار زاهرة

موزعة على أربع قطعات وفى وسطها نافورة الماء -

بلغ عدد الطلاب حوالى ست مائة طالب وهؤلاء الطلاب يتوافدون إليها من جميع جهات الباكستان ويجتهدون فى الدراسة ويحرصون على الوقت ويؤاخذون على الصلوة بالجماعة ويجهّودهم المستمرة ينالون درجات ممتازة فى الامتحانات ويحصل بعضهم على الوسام الذهبى -

أما عدد الأساتذة فيزيد على عشرين أستاذاً وأكثرهم من خريجي المدرسة، كلّهم مُجتهدون مُحصلون، يصلون ليّهم بنهارهم لرفع مستوى الطلاب التعليمى ويذلّون أقصى جهدهم فى تربيتهم كما يُحاملون معهم أحسن مُحاملة حتى

يَشْعَرُ الطَّلَابُ كَأَنَّهُمْ فِي بَيْوتِهِمْ -

أما رئيس المدرسة فهو رَجُلٌ عَدِيمُ النَّظِيرِ مُنْقَطِعُ الْمِثِيلِ فَقَدْ
أَوْتِيَ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ، وَ وَجَاهَةً وَوَسَامَةً فِي الْهَيْئَةِ
وَالْوَجْهِ، وَطَهَارَةً فِي الْأَخْلَاقِ - رُؤْيَتْهُ يَتِمَلَّأُ الْعَيْنُ جَلَالَةً يَلَا
فِي كُلِّ وَاحِدٍ بَوَاجِهُ طَلْقٌ وَهُوَ حَسَنُ الْبَيَانِ يَنْسَابُ حَدِيثُهُ فِي
النَّفْسِ انْسِيَابَ النَّهْرِ الْمُتَدَفِّقِ -

دارالعلوم المحمدية الغوثية

تأسيسها وأهدافها

دارالعلوم المحمدية الغوثية منذ ظهورها إلى حَيِّزِ الوجود
لَمْ تَسْعَ لاسْتِيْلَاءِ الْحَقِّ، وَإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ، وَالنَّهْضَةِ
إِسْلَامِيَّةً، وَاسْتِعَادَةِ الْمَجْدِ الزَّائِلِ، وَتَوَاصَلَ مَسِيرَتُهَا إِلَى تَوْحِيدِ
ثَلِثِ الْأُمَمَةِ وَالْقَضَاءِ عَلَى الْأَمْرَاضِ الرُّوحَانِيَّةِ وَالْأَوْبُنَةِ الْأَخْلَاقِيَّةِ
الَّتِي يَضُمُّهَا بِهَا كِيَانُ الْأُمَمَةِ، كَمَا تُحَاوِلُ أَنْ تَقْمَعَ الْفَوْضَى
الْأَخْلَاقِيَّةَ وَالْأَثَرَةَ وَالْإِفْلَاسَ الْفِكْرِيَّ وَالِاخْتِلَالَ الذِّهْنِيَّ. وَهِيَ
تَخْطُو خُطُوبَاتٍ حَثِيثَةً فِي مَجَالَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ لِنَيْلِ هَذِهِ الْأَهْدَافِ
الْنَبِيلَةِ.

دارالعلوم المحمدية الغوثية معهد علمي عظيم ومركز رائع
للتعليم وتربية أبناء المسلمين، وهي تروى غليل الطلاب
بِمَنْهَجِهَا الدِّرَاسِيِّ الْفَرِيدِ الَّذِي يَضُمُّ الْعُلُومَ الْقَدِيمَةَ وَالْحَدِيثَةَ
تَمْشِيًّا مَعَ مَقْتَضِيَّاتِ الْعَصْرِ الْحَدِيثِ، وَلِذَلِكَ قَدْ اكْتَسَبَتْ
شُهْرَةً وَاسِعَةً، وَلاَقَتْ قَبُولًا عَامًّا، وَحَازَتْ حَقَاقَةً بِالْغَةِ فِي
الْمُدَّةِ الْقَصِيرَةِ.

كَانَتْ الْحَاجَةُ مُلِحَّةً إِلَى إِنْشَاءِ جَامِعَةٍ إِسْلَامِيَّةٍ عَلَى

أساليب علمية حديثة، لأننا إذا أمعنا النظر إلى الظروف السياسية في شبه القارة الهندية وأهداف الاستعمار الذي كان يستغل أوضاع المسلمين في صالحه وجدنا أن الاستعمار الغربي حين احتلّ شبه القارة الهندية أحس بأنه في ميسر الحاجة إلى تغيير الثقافة والحضارة والاتجاه الفكري الذي شيد أركانه علماء مدرسة الفكر الديني. فشعر الإنجليز بضرورة وضع المنهج الدراسي الجديد الذي يستأصل القوالب الفكرية من الأساس ويخلق طائفة من الناس لتحقيق مقاصد الاستعمارية وأغراضهم البغيضة، فوضع الإنجليز - وفقاً لحاجتهم وأهدافهم - المناهج الدراسية الجوفاء المجردة من الفكر الإسلامي حتى أثرت جهودهم فتكوّن جيل جديد في كنف المنهج الدراسي الغربي والذي أظهر براءته من تقاليده القومية وسُخِطَ على ثقافته وحضارته العريقة، وتجرّد عن فهم الدين وحب الوطن، وهكذا وقع خسران مبین بدون أن يشعر بذلك. وأقنع الاستعمار المسلمين مستخدماً خطة عمل دقيقة وحيلة غامضة بأنّ هذا المنهج الدراسي العلماني قد جعلهم أصحاب الفكر الثاقب والحرية والتقدم، بينما المنهج الإسلامي

لا يصلح لذلك، لأن واضعيه أصحاب العقول الضيقة لا يصير وهم لا يتسايرون مع الظروف، وكان من نتيجة لهذا التيار الجارف قاطع حُماة المنهج الإسلامي منهماج العلوم والفنون الحديثة، وتحاشوا من اعتراف بواجب الإيجابية لهذا المنهاج الجديد، فأسفر ذلك عن انقسام بين القديم والجديد. فالمنهاج القديمة لم تسير مع مُتطلّبات العصر الجديد، بينما المنهاج الجديدة لم تُجارِ مُقتضيات التعليم بترية، واستمرت تلك الهوة بين القديم والجديد تتسع إلى حدّ التصادم الذهني والاشتباك الفكري، وهكذا انقسم شعب إلى طبقتين متنافرتين ومتخاصمتين لم يكن لواحدة منهما أن تتحمّل الأخرى، فالطبقة المثقفة الجديدة عابت الطبقة القديمة الدينية على تمسكها بالقديم، بينما اتهمت الأخيرة الأولى بالإلحاد، وبالغت كل طبقة في الخطّ من قدر الطبقة الأخرى، وهكذا اتسع خليج الخلافات وتولّد بسببه البغضُ اللامتناهي.

المملكة الموهوبة (باكستان) مازالت تشقّ طريقها منذ

خمسین عامًا نحو التقنين الإسلامی ولكن لم تنجح فی مرامها،
فسببه الأساسی هو مکیدة الاستعمار التي تتمثل فی التقسیم
بین القديم والجديد. فواضعو القانون الجديد والمثقفون لم
يُدرکوا عمق العلماء فی القانون ولم یسبروا غورَ جهد
الفقهاء، بينما العلماء والفقهاء الذين تَصَلَّعوا فی القانون
الإسلامی عجزوا عن فهم مقتضیات القانون الجديد.

وكان علاج هذا البعد والتنافر والصراع أن تهدم الحدود
الأجنبية و أن يعاد النظر إلى المناهج الدراسية التي غرست
بذورَ المنافرة، وشتتت شملَ الأمة الإسلامية، وكان من الحتم
استعراض المناهج الدراسية ودراسة الأحوال من جديد لوضع
المناهج التربوية المؤثرة التي تتمشى مع تقالید الأمة الإسلامية
والمثل العليا والماضي المتوقّد والمستقبل المرتقب والتي يستفاد
فيها بالعلوم القديمة الرائدة، لأن النوابع الفذة والجهالة
الأفاضل أمثال الرازی والغزالی والفارابی والشیخ المحقق
الدهلوی والشاه ولی الله من إنتاج هذه المناهج القيمة، وهكذا
لا بد من أن تعطى العلوم والفنون العصرية التمثیل الكامل، لأن
إفادتها مُسلم بها.

لقد وُضع منهج دارالعلوم المحمدية الغوثية حسب هذه
الأهداف والحاجات، وهو المزيج الرائع والناجح الذي يضم
العلوم القديمة والعصرية، وهذا المنهج يدرس فی دارالعلوم
وفروعها بنجاح بالغ، والطلاب فی الفصول المختلفة يعمرّون
قلوبهم بنور العلم والمعرفة، وليس ذلك اليوم ببعید إذا تتلاشى
الهوة بين الجديد والقديم، ويتهشم صنم التغاير فی مجال
التعليم، ويرتوى كلّ واحد من منهل العلم الواحد-

حُبُّ الوطنِ

حُبُّ الوطنِ عاطِفَةٌ صادِقَةٌ وَنَزْعَةٌ طَبِيعِيَّةٌ فِي كُلِّ إِنْسَانٍ -
فهو أَشْرَفُ وَصْفٍ يَتَحَلَّى بِهِ الْإِنْسَانُ، وَأَوْثَقُ صِلَةٍ يَرْتَبِطُ بِهَا
كُلُّ فَرْدٍ، وَهُوَ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - عندما أَرَادَ
النَّبِيُّ ﷺ - الْهِجْرَةَ إِلَى الْمَدِينَةِ أُلْقِيَ عَلَى مَكَّةَ نَظْرَةَ الْوَدَاعِ
وَقَالَ: "وَاللَّهِ إِنَّكَ لَأَحَبُّ أَرْضٍ لِلَّهِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ أَهْلَكَ
أَخْرَجُونِي مَا خَرَجْتُ مِنْكَ" - وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ - بَعْدَ
الْهِجْرَةِ يَجُنُّ إِلَى وَطَنِهِ حَيْنًا كَثِيرًا حَتَّى وَعَدَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْ
يُرُدَّهُ إِلَيْهَا وَقَالَ: "إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى
مَعَادٍ" -

الوطنُ طِينَةُ الْمَرْءِ الَّتِي نَبَتَ فِيهَا أَصْلُهُ، وَنَشَأَتْ فِي هَوَايِهِ
حَيَاتُهُ - بَيْنَمَا وَبَيْنَ الْوَطَنِ صِلَاتٌ مَتِينَةٌ فَقَدْ تَرَيَيْنَا فِي جَوْهٍ
وَتَرَعَرَعْنَا بَيْنَ قَوْمِهِ - وَهُوَ مَصْدَرُ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، نَسْتَفِيدُ مِنْ
خَيْرَاتِهِ، وَنَقْتَطِفُ مِنْ ثَمَرَاتِهِ، نَحْنُ إِلَيْهِ إِذَا بَعُدْنَا عَنْهُ، وَنَتَأَلَّمُ إِذَا
نَزَلْ بِهِ مَكْرُوهٌ، وَنَسْعُدُ بِسَعَادَتِهِ -

الْإِنْسَانُ يَرْتَبِطُ ارْتِبَاطًا وَثِيقًا بِالْمَكَانِ الَّذِي نَشَأَ فِيهِ وَيَجْرَى
حُبُّهُ فِي جِسْمِهِ مَجْرَى الدَّمِ - فِي وَطَنِهِ قَدْ تَنَزَّلَ الْوَيْلَاتُ،

وَنَشَأَ فِيهِ أَنْوَاعُ الْحُمَيَّاتِ وَالْبَلَايَا وَقَدْ يَتَعَرَّضُ لِلْمَشَاكِلِ
وَيُصْبِحُ عَيْشُهُ صَعْبًا وَلَكِنَّهُ - مَعَ ذَلِكَ - لَا يَتْرُكُ وَطَنَهُ بَلْ
يَنْشَبُثُ بِهِ كَيْفَمَا كَانَتِ الظُّرُوفُ - أَنْظِرْ إِلَى تِلْكَ الْأَعْرَابِيَّةِ
الَّتِي تَزُوجُ مِنْهَا مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَلَكِنْ ضَاقَتْ نَفْسُهَا
فِي الْقَصْرِ وَاسْتَوَلَى عَلَيْهَا الِهْمُّ وَحَنَّتْ إِلَى وَطَنِهَا وَقَالَتْ:
لَبِيتُ تَخْفُقُ الْأَرْيَاحُ فِيهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَصْرِ مُنِيفٍ
بِأَكْثَانِ وَطَنُنَا الْحَبِيبُ قَدْ حَصَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ تَضَحِيَّاتٍ
كَثِيرَةٍ يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَبْنِيَ وَطَنَنَا وَنُدُودَ عَنْهُ بِكُلِّ مَا فِي رُوحِنَا
مِنْ جُهْدٍ وَنَقْضَى عَلَى الْمُفْسِدِينَ وَالْمُؤَامِرِينَ - يَقْتَضِي حُبُّ
الْوَطَنِ أَنْ نَجْتَهِدَ لِخَيْرِهِ، وَنَعْمَلَ بِالْإِخْلَاصِ، وَلَا نَقْصَرَ فِي
وَاجِبَاتِنَا، وَنَسْفِكَ دِمَاءَنَا فِي سَبِيلِهِ، كَمَا يَتَطَلَّبُ حُبُّ الْوَطَنِ
أَنْ يُحِبَّ الْإِنْسَانُ أَهْلَ وَطَنِهِ، وَنُسَاعِدَهُمْ، وَيَشْتَزِكَ فِي
أَفْرَاجِهِمْ وَأَخْرَانِهِمْ -

مَا أَصْدَقَ هَذِهِ الْعَاطِفَةَ الَّتِي تَرْتَبِطُ كُلُّ حَيٍّ بِوَطَنِهِ -
نَقْلُ فُؤَادِكَ حَيْثُ شِئْتَ مِنَ الْهَوَى مَا الْحَبُّ إِلَّا لِلْحَبِيبِ الْأَوَّلِ
كَمْ مَنَزَلٍ فِي الْأَرْضِ يَأْلَفُهُ الْفَتَى وَحَيْنُهُ أَبَدًا لِأَوَّلِ مَنَزَلٍ

الكلية

الكلية دارُ العلم وبيتُ التهذيب، وَمَنِبْتُ عُظَمَاءِ الرِّجَالِ وَقَادَةِ الشُّعُوبِ، وَمَنْشَأُ الْعُلَمَاءِ وَالْأُدَبَاءِ، وَمَرْكَزُ أَهْلِ الْحِرَفِ وَالْفُنُونِ- وهى موردٌ عَذْبٌ يَأْتِي إِلَيْهِ الطُّلَّابُ وَيُرْوُونَ أَنْفُسَهُمْ بِكُؤُوسِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ، وهى شمسٌ تُنَوِّرُ عُقُولَهُمْ وَتُثَفِّفُ أَذْهَانَهُمْ بِالْمَعْلُومَاتِ وَالْمَعَارِفِ-

الكلية دارُ العلوم والفنون والآداب، يَلْتَحِقُ بِهَا الطُّلَّابُ وَيَدْرُسُونَ فِيهَا مَادَاتٍ مُخْتَلِفَةً مِثْلَ عِلْمِ التَّارِيخِ، وَعِلْمِ الْجُغَرَفِيَاءِ، وَالْفَلَسَفَةِ، وَعِلْمِ السِّيَاسِيَةِ، وَعِلْمِ الْاِقْتِصَادِ، وَعِلْمِ الْاجْتِمَاعِ، وَعِلْمِ التَّعْلِيمِ، وَعِلْمِ الْإِحْصَاءِ، وَعِلْمِ الرِّيَاضِيَّاتِ، وَعِلْمِ الطَّبِيعَةِ، وَعِلْمِ الْكِيمِيَاءِ، وَعِلْمِ الْحَيَوَانِ، وَعِلْمِ النَّبَاتِ، وَعِلْمِ الدِّينِ، وَاللُّغَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ-

الْكُلِّيَّاتُ مُخْتَلِفَةٌ وَمُتَّوَعَةٌ، فَمِنْهَا كِلِيَّاتُ الطِّبِّ الَّتِي يَتَخَرَّجُ مِنْهَا الْأَطِبَّاءُ، وَكِلِيَّاتُ الْهَنْدَسَةِ الَّتِي يَتَخَرَّجُ مِنْهَا الْمُهَنْدِسُونَ، وَكِلِيَّاتُ الْقَانُونِ الَّتِي يَتَخَرَّجُ مِنْهَا الْمُحَامِلُونَ، وَكِلِيَّاتُ الزَّرَاعَةِ الَّتِي يَتَخَرَّجُ مِنْهَا مَهَرَّةُ الزَّرَاعَةِ، وَكِلِيَّاتُ التَّرْبِيَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ، وَكِلِيَّاتُ الْفُنُونِ الْجَمْلِيَّةِ الَّتِي تُخَرَّجُ الرِّسَالِمِينَ

وَالنَّحَّاتِينَ، وَالْبَنَاءِينَ، وَالْمَصَمِّمِينَ، وَالْمَصَوِّرِينَ، وَالذَّهَّانِينَ-

بعضُ الكليات تَخْتَصُّ بِالذُّكُورِ وَبَعْضُهَا بِالْإِنَاثِ، بَعْضُهَا لِلتَّعْلِيمِ الْمَشْتَرَكِ بَيْنَ الْبَنِينَ وَالْبَنَاتِ- بَعْضُ الْكِلِيَّاتِ تَهْتَمُّ بِالتَّعْلِيمِ إِلَى الدَّرَجَةِ الْمُتَوَسِّطَةِ الْعَالِيَةِ فَقَطْ، وَبَعْضُهَا إِلَى دَرَجَةِ الْبِكَالُورِيُوسِ، وَبَعْضُهَا تُعْطَى التَّعْلِيمَ إِلَى دَرَجَةِ الْمَاجِسْتِيرِ-

لكل كلية عَمِيدٌ يُدِيرُهَا وَيُشْرِفُ عَلَى نِظَامِهَا، وَعِدَّةٌ مِنَ الْأَسَاتِذَةِ وَالْمُؤَظَّفِينَ- كُلُّ مُعَلِّمٍ يُدْرِّسُ مَادَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ أُخِصَّائِيٌّ بِهَا- فِى الْكِلِيَّةِ إِتِّحَادُ الطُّلَّابِ الَّذِى يَعْمَلُ فِى صَالِحِ الطُّلَّابِ وَيُوصِلُ رَغَبَاتِهِمْ وَاحْتِيَاجَاتِهِمْ إِلَى عَمِيدِ الْكِلِيَّةِ وَيَقُومُ بِبِرَامِجٍ عِلْمِيَّةٍ وَأَدَبِيَّةٍ- وَهَنَّاكُ مَجَالِسُ لِلْعُلُومِ عَدِيدَةٌ مِثْلَ مَجْلِسِ عِلْمِ التَّارِيخِ وَمَجْلِسِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرَهُمَا- وَالْكِلِيَّةُ تُعْطَى الطُّلَّابَ فَرْصَةً لِلْعِبِّ وَالرِّيَاضَةِ-

الكلية تُرَبِّى الطُّلَّابَ وَتُقَوِّمُ أَخْلَاقَهُمْ، وَتَشْجِنُهُمْ بِالْعُلُومِ وَالْفُنُونِ وَالْمَعَارِفِ، وَتَنْقُشُ عَلَى صَفَحَاتِ قُلُوبِهِمْ آيَاتِ الْفَضِيلَةِ وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَالْمَعْلُومَاتِ الصَّحِيحَةِ لِيُصْبِحُوا رِجَالَ الْغَدِ، وَأَفْرَادًا نَافِعِينَ لِلْمُجْتَمَعِ وَيَلْعَبُوا بِدَوْرِهِمْ فِى تَعْمِيرِ الْبِلَادِ-

قواعد الإملاء و علامات الترقيم

الكتابة طريق لنقل الأفكار، ووسيلة لحفظ المعلومات، وترجمان لما في الضمير. وبذلك يمكن حفظ التراث العلمي، ونقل الأفكار والعواطف إلى الآخرين، وذلك يقوم على دعا متين:

الأولى: التفهم الواعي للعلوم والآداب والثقافة.

الثانية: الإلمام التام بقواعد الإملاء والترقيم.

والذي يعنينا هنا هو الدعامة الثانية.

قواعد الإملاء وعلامات الترقيم تُعين على إجادة القراءة جودة الفهم للعبارة، وتُظهر الكلام في صورة منسقة. بدون مراعاة هذه القواعد والعلامات لا يتسنى للقارئ في أكثر الأحوال أن يتعرف مواقع الفصل والوصل من الكلام، وقد يغلق عليه فهم العبارة.

كأن الإملاء والترقيم طبقاً للقواعد زينة للكتابة.

وإليك - أيها القارئ النبيل - أشهر علامات الترقيم وبعض قواعد الإملاء.

علامات الترقيم

الترقيم: هُوَ وَضْعُ عَلامَاتٍ خَاصَّةٍ بَيْنَ أَجْزَاءِ الْكَلَامِ لِكُتُوبٍ لِيَتَمَيَّزَ بَعْضُهُ عَنِ بَعْضِهِ أَوْ لِتَنْوِيعِ الصَّوْتِ عِنْدَ قِرَائَتِهِ. أَشْهُرُ عَلامَاتِ التَّرْقِيمِ هِيَ:

- ١- الْفَاصِلَةُ أَوْ الْفَصْلَةُ (،)
- ٢- الْفَصْلَةُ الْمَنْقُوطَةُ (؛)
- ٣- النُّقْطَةُ أَوْ الْوَقْفَةُ (.)
- ٤- النُّقْطَتَانِ (:)
- ٥- الشَّرْطَةُ أَوْ الْوَصْلَةُ (-)
- ٦- الشَّرْطَتَانِ (- -)
- ٧- عَلامَةُ الْاسْتِفْهَامِ (؟)
- ٨- عَلامَةُ التَّأَثُّرِ (!)
- ٩- عَلامَةُ الْحَذْفِ (.....)
- ١٠- عَلامَةُ التَّنْصِيصِ (" ")
- ١١- عَلامَةُ الْخِتَامِ (٢)
- ١٢- الْقَوْسَانِ الْهَلَالِيَّانِ (())
- ١٣- الْقَوْسَانِ الْمَعْقُوفَانِ ([])

١٤ - القوسان المزهران

مَوَاضِعُ اسْتِعْمَالِ عِلَامَاتِ التَّرْقِيمِ

١ - الفاصلة أو الفصلة

والغرض منها أن يَسْكُتَ القارئُ عندها سَكَنَةً خفيفةً،

ليتميّزَ بعضُ أجزاءِ الكلامِ عَنْ بعضه، وتُوضَعُ فيما يأتي:

(أ) بَيْنَ المعطوفِ والمعطوفِ عليه، نحو: الخلفاءُ الرَّاشِدُونَ أربعةٌ: أبو بكر، وعمر، وعثمان، وعلي.

(ب) بَيْنَ الجُمْلِ القصيرةِ التامّةِ المعنى، نحو: الصدق فضيلةٌ، والكذب رذيلةٌ.

(ج) بَيْنَ القسمِ وجوابه، نحو: والله، لأأخذَنَّ الوطنَ.

(د) بَيْنَ الشرطِ وجوابه، نحو: إذا تَمَّ العقلُ، نقصَ الكلامُ.

(هـ) بعد المُنَادَى، نحو: يا بُنَيَّ، احْتَرِمُ أَسْتَاذَكَ.

(و) قبلَ الجملةِ الحاليةِ، نحو: جاءنا خالداً، وثيابه نظيفة.

(ز) قبلَ الجملةِ الوصفيةِ، نحو: زارنا ضيفاً، ثيابه نظيفة.

(ح) بينَ الجُمْلَتَيْنِ اللّتين يَتَرَكَّبُ من مجموعتهما كلامٌ تامٌّ، مثل: إنّ محمداً طالبٌ نبيلٌ: لا يُؤْذِي أحداً، لا يُقَصِّرُ في

درسيه.
(ط) بينَ الأجزاءِ المتشابهةِ في الجملةِ التي لا يُوجَدُ بينها
أحرفُ عطفٍ، مثل: المعلمُ النشيطُ يقرأ، يشرح، يعتق.
(ي) بَعْدَ حرفِ الجوابِ، نحو: نعم، إني أُحِبُّ اللهَ
ورسوله.

٢ - الفصلة المنقوطة

والغرضُ منها أن يقفَ القارئُ عندها وقفةً مُتَوَسِّطَةً وأكثرَ ما تُسْتَعْمَلُ فيما يأتي:

(أ) بَيْنَ الجُمْلِ الطويلةِ التي يَتَرَكَّبُ من مجموعها كلامٌ مفيدٌ، ويكون الغرضُ من وضعها إمكانَ التَّنَفُّسِ بَيْنَ الجُمْلِ عند قراءتها، والتَّجَنُّبِ من خَلْطِ بعضها ببعض بسبب تباعدها، مثل: إن الناسَ لا يَنْظُرُونَ إلى الزمَنِ تَمَّ فيه العملُ؛ وإنما يَنْظُرُونَ إلى مِقْدَارِ جَوْدَتِهِ وإِتْقَانِهِ.

(ب) بَيْنَ الجُمْلَتَيْنِ تكون الثانيةُ منهما سَبَباً لِلأُولَى، أو مُسَبِّبَةً عَنْهَا، كَمَا في:

(أ) طُرِدَ ناصِرٌ مِنَ الكَلْبَةِ؛ إِنَّهُ غَشَّ في الامتحانِ.

(٢) أَخَوَكَ مُجِدِّ فِي دُرُوسِهِ؛ فَلَا غَرَابَةَ أَنْ يَكُونَ أَوَّلًا فِي
الفصل.

٣- النقطة أو الوقفة

تَدُلُّ عَلَى وَقْفٍ تَامٍ، وَتَوْضَعُ عِنْدَ انْتِهَاءِ الْكَلَامِ وَ فِي نِهَآيَةِ
الْجُمْلَةِ التَّامَةِ الْمَعْنَى الْمُسْتَقْلِلَةَ عَمَّا بَعْدَهَا، نَحْوُ:

(أ) فِي التَّائِي السَّلَامَةِ، وَ فِي الْعِجْلَةِ النَّدَامَةِ.

(ب) مَنْ أَقْوَالِ الْإِمَامِ عَلَى كَرَمِ اللَّهِ وَجْهَهُ: "الْبُخْلُ عَارٌ.
الْعِزُّ آفَةٌ. الصَّبْرُ شِجَاعَةٌ. الزُّهْدُ ثَرَوَةٌ."

٤- النقطتان

وَالْغَرَضُ مِنْهُمَا تَوْضِيحُ مَا بَعْدَهُمَا، وَتَمْيِيزُهُ عَمَّا قَبْلَهُ، وَتَوْضِعَانِ
فِي الْآتِي:

(أ) بَيْنَ الْقَوْلِ وَمَقُولِهِ لَفْظًا أَوْ مَعْنَى، نَحْوُ:

(١) قَالَ حَكِيمٌ: الْعِلْمُ زَيْنٌ، وَالْجَهْلُ شَيْنٌ.

(٢) صَاحِ الرِّأْيِ: جَاءَ الذُّبُّ.

(ب) بَيْنَ الشَّيْءِ وَأَنْوَاعِهِ، مِثْلُ: الْكَلِمَةُ ثَلَاثَةُ أَقْسَامٍ: اسْمٌ، وَ

مَا لَمْ يَحْرَفْ.
(ج) قَبْلَ التَّمَثِيلِ، نَحْوُ: يَكُونُ الْفَاعِلُ مَرْفُوعًا، مِثْلُ: جَاءَ

(د) قَبْلَ التَّفْسِيرِ، نَحْوُ: غَضِنْفَرُ: أَسَدٌ.

٥- الشرطة أو الوصلة

وَتَكُونُ:

(أ) بَيْنَ الْعَدَدِ وَالْمَعْدُودِ، نَحْوُ:

لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِرَجُلَيْنِ:

١- رَجُلٌ أَذْنَبَ، ثُمَّ تَابَ.

٢- رَجُلٌ يُسَارِعُ فِي الْخَيْرَاتِ.

(ب) بَيْنَ رُكْنَيْ الْجُمْلَةِ، إِذَا طَالَ الرُّكْنُ الْأَوَّلُ، وَ ذَلِكَ
لِتَسْهِيلِ فَهْمِهَا، نَحْوُ: أَوَّلُ كِتَابٍ نَظَّمَتِ الْحَيَاةَ عَلَى أُسَاسٍ مِنْ

الْحُرِّيَّةِ وَالْعَدَالَةِ وَالنِّظَامِ - الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ.

(ج) بَيْنَ الْكَلِمَاتِ الْمَسْرُودَةِ، أَوِ الْجُمْلَةِ الْمُتَتَالِيَةِ الْمُنْقَطِعَةِ عَمَّا

قَبْلُهَا، كَمَا فِي:

(أ) صَغِيرُ الْكَلِمَاتِ الْآتِيَةِ:

[غلام - شاعر - رجل]

(٢) ما الفرق بين هذين التعبيرين فى المعنى؟

[إنك عزيز قومك - إن العزة تعيش فى بيتك]

(د) فى ابتداء السطر، لفصل الكلام بين المتحاورين، وذلك عند الاستغناء عن ذكر اسميهما، أو الإشارة إليهما بـ "قال" أو "أجاب"، نحو: سأل زيد رفيقه عمر: من أين جئت؟

- من المدينة.

- هل زرت المعرض؟

- نعم.

٦ - الشرطتان

ويُوضَعُ بينهما الألفاظ التى ليست من أركان الكلام: كالجمل - المعترضة، والضبط بالحروف، وألفاظ الاحتباس والتفسير، مثل:

(١) سافر أخى - وفقه الله - إلى لاهور.

(٢) إن الله - تبارك و تعالى - لطيف بعباده.

(٣) إني - وقاك الله - مريض.

الكنة - بفتح الكاف - زوجة الابن أو الأخ.

(٥) وَلِدَ أمير المؤمنين عمر بن عبدالعزيز - رحمه الله -
بخوان - قرية مصرية جنوبى القاهرة - سنة ٥٦١ هـ.

٧ - علامة الاستفهام

هى توضع فى نهاية الجمل الاستفهامية، نحو: أين بيتك؟ من هذا الخطيب؟ متى حضرت؟

٨ - علامة التأثر، أو الانفعال

توضع فى كل جملة تدل على التعجب، نحو: ما أجمل الطبيعة!، أو الإغراء، نحو: العمل العمل!، أو التحذير، نحو: إياك والكذب!، أو الدعاء، نحو: اللهم اغفر ذنوبنا!، أو الاستغاثة، نحو: يا للناس للفقير!، أو الفرح، نحو: يافرجته!، أو الحزن، نحو: واكبده! أو الترجى، نحو: لعل الله يرحمنا!

٩ - علامة الحذف

توضع للدلالة على كلام محذوف لضرورة لذكره، نحو: أما أستاذنا..... فمعروف فى الدوائر العلمية، أو تكون فى نهاية

جملة، لا نريد إتمامها، نحو: جلس الخطيبُ على المنبر، حمد الله
وأثنى عليه، وقال.....، أو توضعُ في مكان الكلام الذي لم يعثر
الناقل عليه، وذلك تنبيهاً للنقص، نحو: بدأ بدم..... دون أن
يكونَ لذلك سببٌ.

١٠ - علامة التنصيص

ويوضع بينها ما يأتي:

أولاً - كلُّ كلامٍ منقولٍ بنصّه وحرفه، مثل:

(١) قال تعالى: "كل نفس ذائقة الموت".

(٢) قال - صلى الله عليه وسلم - "المسلم من سلم المسلمون من لسانه
ويده".

ثانياً - الكلمات التي قصِدَ لفظُها، مثل: تأتي "من" للإيتداء،
والبيان، والتبعض.

١١ - علامة الختام

و توضع في نهاية الرسائل، والمقدمات، والمؤلفات، والطلبات،
إيذاناً بتمامها، ومنعاً للزيادة عليها، كما في:

افتح قلبي بنورك، وارحمني بطاعتك، واحجبنى عن
نفسيتك، إنك على كل شئ قدير ؟

١٢ - القوسان الهلاليان

(١) قد يُستعملان مكان الشرطتين، مثل:

(١) باكستان (حرسها الله) بلد إسلامي.

(٢) حلوان (بضم فسكون) قرية مصرية.

(ب) يوضع بينهما الأرقام التي تربط بين الأصل المكتوب
والتعليقات الموضحة.

(ج) يوضع بينهما ألفاظ القرآن الكريم في التفسير
المزوج، وكذا ألفاظ الحديث الشريف، والمصنفات العلمية
في الشرح المزوج.

١٣ - القوسان المعقوفان

(١) يوضع بينهما المفردات التي يُرادُ تدريبُ الطلابِ

عليها، أو الجمل التي يُرادُ اختبارُهم فيها، نحو:

(١) استعمل الكلمات الآتية في حمل مفيدة:

[رمضان - الطالب - جبان - القلم]

(٢) أعرب ما يأتي:

[جاء زيد راكباً - أملئ في الدنيا أن أسعد]

(ب) يوضعان لحصر كلام الكاتب عندما يكون في معرض نقل كلام لغيره بنصه، نحو: "قال الناصح: إنما الذي يوصل الطالب إلى النجاح هو الجِدُّ [والصحيح هو الجِدُّ بكسر الجيم] والاجتهاد".

١٤ - القوسان المزهران

يوضعان لحصر آيات القرآنية.

نحو: ﴿وما أرسلناك الا رحمة للعالمين﴾

هَمْزَتَا الْوَصْلِ وَالْقَطْعِ

١ - همزة الوصل

هي همزة تُزَادُ في أوَّلِ الكلمة، توصلاً إلى انطق الساكن، و تثبت نطقاً في بدء الكلام، وتسقط في وسطه، ونرسم ألفاً مجردة، فتكون في المواضع الآتية:

١- ماضي الخماسي، والسادسي، كما في: "اهتم أخوك بعمله، فاستقر في حياته".

٢- أمر الثلاثي، والخماسي، والسادسي، كما في: "اكتب درسك، وانطلق إلى المكتبة، واستخرج العلم".

٣- مصادير الخماسي والسادسي، كما في: "إن في انطلاق الغواصين، واستخراجهم للؤلؤ ما يدعو إلى العجب والدهشة".

٤- همزة "أل" مطلقاً، مثل: الكتاب، الآن.

تنبيه: تتحول همزة الوصل إلى القطع في "ألبته"، واسم الجلالة عند دخول أداة النداء عليه، مثل: يا الله.

٥- تقع همزة الوصل في عشرة أسماء سماعاً: "ابن، ابنة، أبنم، امرؤ، امرأة، اسم، است، اثنان، اثنتان، أيمن".

تنبيهات:

١- تحذف همزة الوصل من كلمة "ابن" أو كلمة "ابنة" إذا وقعت مفردة بين علمين متصلين، وكانت نعتاً للعلم الأول، نحو: "عمر بن الخطاب - رضى الله عنه - من الخلفاء الراشدين"، و "زينب بنت علي - رضى الله عنهما - كانت تقية".

٢- تحذف همزتهما بعد حرف النداء جوازا، مثل: يا ابن زياد أو يا ابن زياد.

٣- تحذف همزة الوصل من كلمة اسم من البسمة (بسم الله الرحمن الرحيم) إذا كانت كاملة.

وإذا كانت البسمة غير كاملة لا تحذف همزة كلمة "اسم"، مثل "باسم"، وكذلك إذا كانت كلمة "اسم" في غير البسمة، مثل: "أَتَبَرِّكُ بِاسْمِ اللَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ".

٤- تحذف همزة الوصل من:

(أ) "أل" إذا دخلت عليها لام الجر، مثل: "الحقُّ للقوة"، أو لام الابتداء، مثل: "وَلَا آخِرَةَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى".

(ب) من كلمة "اسم" و "ابن" في التصغير، فتقول: "بَنَى" و "سَمَى".

"الفاء" و "الواو" من الأمر المهموز الفاء، نحو: "أَكَلْتُ" و "رَأَيْتُ".

(د) من الفعل إذا دخلت عليه أحرف المضارعة، مثل: "سَخَّرَ" "يَسْتَخْرِجُ".

٢- همزة القطع

وهي همزة أصلية أو زائدة تقع في أول الكلمة، تثبت في بدء الكلام و وسطه، وتقطع ما قبلها عما بعدها. وتكون في المواضع الآتية:

١- ماضى الثلاثي والرباعي، كما في: "أَخَذَ، وَأَحْسَنَ"

٢- المضارع المبدوء بالهمزة مطلقاً، مثل: "أَخْرَجَ، أَكْرَمَ، أَسْتَفِيدُ".

٣- أمر الرباعي، نحو: "أَكْرَمَ، أَحْسَنَ".

٤- أفعال التفضيل، مثل: "مُحَمَّدٌ أَكْرَمُ الْقَوْمِ".

٥- أفعال في التعجب، نحو: "مَا أَحْسَنَ الصَّدَقَ، وَأَحْسَنُ بِهِ!"

٦- مصادر الثلاثي والرباعي، كما في: "أَكَلْتُ، إِتَقَانْتُ".

٧- أفعال في الصفة المشبهة، مثل: "أَبْيَضَ، أَحْمَرُ".

٨- جميع الحروف المبدوءة بالهمزة سوى "أل"، كما في:

"إِنَّ، أَنْ، إِذْمَا، أَمْ، إِلَى".

الفرق بين الهمزة والألف

(١) الهمزة أول حروف الهجاء، وترسم رأس عين (ء)،
تكون في الخط مُستقلة، وترسم على السطر، وغير مُستقلة،
ترسم على الألف، أو الواو، أو الياء، ولا تصير الكلمة بها
مُعْتَلة، فتقع في أول الكلمة، ووسطها، وآخرها، مخرجها
الحلق.

(٢) أمّا الألف، فتأخذ الرقم ٢٧ من بين حروف الهجاء.
وترسم خطأ رأسياً (ا). وتكون في الخط مُستقلة، وتصير
الكلمة بها مُعْتَلة، ولا تقع إلا في وسط الكلمة، أو آخرها،
ولا تقع أصلاً إلا في الحروف والجوامد، فهي مُنْقَلَبَةٌ عَنِ الواو
أوالياء في غيرهما، ومخرجها الجوف.

ترتيب حروف الهجاء

(ء-ب-ت-ث-ج-ح-خ-د-ذ-ر-ز-س-ش-
ص-ض-ط-ظ-ع-غ-ف-ق-ك-ل-م-ن-
و-ا-ي)

٩- أوزان التفسير الآتية:

أَفْعَلَةٌ : مثل "أَزْمَنَةٌ" ، أَفْعُلٌ : مثل "أَثُوبُ"

أَفْعَالٌ : مثل "أَعْمَالٌ" ، أَفْعَلَاءٌ : مثل "أَتَقِيَاءُ"

أَفَاعِلٌ : مثل "أَرَانِبٌ" ، أَفَاعِيلٌ : مثل "أَسَاطِيرُ"

١٠- جميع الأسماء المبدوءة بـهمزة سوى الأسماء العشرة
المذكورة من قبل، مثل: "أَرْضٌ"، "إِذَا"، "أَنَا"، "أَيْنَ".

١١- أسماء الأفعال، مثل "إِيَّاهُ". بمعنى أتعجب.

١٢- الأسماء الأعجمية المستعملة في اللسان العربي، مثل:
"إبراهيم، أوربا".

الفرق بين همزتي الوصل والقطع

تفترق همزة الوصل من همزة القطع فيما يلي:

١- همزة الوصل لا تكون إلا زائدة. أما همزة القطع فتكون
أصلية وزائدة.

٢- همزة الوصل تسقط خطأ في التصغير، مثل، "بُنَى". أمّا
همزة القطع فلا تسقط أبداً، مثل "أَخَى".

٣- همزة الوصل تُرسم ألفاً مُجَرَّدَةً، أمّا همزة القطع فتُرمز
ألفاً، ومعها همزة.

الهمزة المتوسطة

في التي تقع وسط الكلمة حقيقةً أو حكماً.
المتوسطة حقيقة: ما كانت في بنية الكلمة الأصلية، مثل:

رأس، بئر، لؤم.
المتوسطة حكماً: ما كانت في طرف الكلمة أو أولها، إلا أنها اتصلت بما لا يستقل في الرسم، مثل: "قرءوا الدرس"، أخذت رداءً.

وللهزمة المتوسطة بنوعيهما خمس صور، فترسم على نبرة، وعلى واو، وعلى ألف، و مفردة، ومدة على ألف، وإليك البيان.

١- ترسم الهمزة المتوسطة على نبرة:
(أ) إذا كانت الهمزة مكسورة مطلقاً، مثل، "أَسْئَلُهُ، صائماً".

(ب) إذا كانت الهمزة المكسور ما قبلها، مثل: "بِئْر، فُئْب".

(ج) إذا وقعت الهمزة المضمومة بعد ساكنٍ أَوْضَم أَوْفَتْح، و وقع بعدها مدٌّ، مثل: "مَشْتُوم، مَسْتُول، شَتُون، كَتُوس، يَقُولُ،

قد تَخْرُجُ الهمزة عَنِ التَّصَدُّرِ، فَتُرْسَمُ عَلَى نَبْرَةٍ (سِنَّةِ الْبَاءِ)، أَوْ وَاوٍ، وَذَلِكَ فِي الْمَوَاضِعِ الْآتِيَةِ:
الْمَوْضِعُ الْأَوَّلُ- إِنْ الشَّرْطِيَّةُ الْمَسْبُوقَةُ بِلَامِ الْقِسْمِ، فَتُرْسَمُ هَمْزُهَا عَلَى نَبْرَةٍ، كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ".

الموضع الثاني- أَنْ الْمَصْدَرِيَّةُ الْمُدْغَمَةُ فِي "لَا"، فَتُرْسَمُ هَمْزُهَا عَلَى نَبْرَةٍ، كَمَا فِي: أَعْدَدْنَا هَذَا الْبَحْثَ، لِئَلَّا يُخْطِئَ الطُّلَابُ فِي الْكِتَابَةِ.

الموضوع الثالث- همزة القطع المسبوقه بهمزة وصلٍ، فَإِنَّهَا تُرْسَمُ بِحَرَكَةٍ مَا قَبْلَهَا كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "فَلْيُؤَدِّ الَّذِي أُؤْتِمِنَ أَمَانَتَهُ".

الموضع الرابع: همزة "إِذِ" الْمُتَوَنِّةُ الْمَسْبُوقَةُ بِزَمَانٍ، فَإِنَّهَا تُرْسَمُ عَلَى نَبْرَةٍ، كَمَا فِي: بَعْدَئِذٍ- عِنْدَئِذٍ- يَوْمَئِذٍ- حِينَئِذٍ-

ملاحظة: إذا وقعت همزتان في أوّل الكلمة، وكانت ثانيتهما ساكنة فإنها تُبدل مدّةً إذا كانت الهمزة الأولى مفتوحة، مثل: آدم (أصلها أأدم)، وتُبدل واوًا ساكنةً إذا كانت الهمزة الأولى مضمومة، مثل: أوْمِن (أصلها أوْمِن)، وتُبدل ياءً ساكنةً إذا كانت الهمزة الأولى مكسورة، مثل إَيْتِ (أصلها إَيْتِ).

يَلَجُّونَ“.

(د) إذا وقعت الهمزة المضمومة بعد الياء الساكنة، مثل: “فَيْئُكُمْ دَائِمٌ”.

(هـ) إذا وقعت الهمزة المفتوحة بعد ساكن، مثل: “هَيْئَةُ جَيْئَةٍ، دِفْئَانٌ”.

٢- ترسم الهمزة المتوسطة على واو فيما يأتي:

(أ) الهمزة الساكنة بعد ضمٍّ، مثل: “يُؤْمِنُ، مُؤْمِنٌ”.

(ب) الهمزة المضمومة بعد الألف اللينة، إذا لم يكن بعدها مدٌّ، مثل: “جَزَاؤُهُ”.

(ج) الهمزة المضمومة بعد ساكن صحيح، مثل: “أَرُؤُسٌ، جَزُؤُكُ”.

(د) الهمزة المفتوحة بعد ضمٍّ مثل: “فُؤَادٌ، سُؤَالٌ”.

(هـ) الهمزة المضمومة بعد فتح، إذا لم يكن بعدها مدٌّ، مثل: “يُؤْمٌ، بُؤُسٌ”.

٣- ترسم الهمزة المتوسطة على ألف فيما يأتي:

(أ) الهمزة الساكنة بعد فتح، كما في: “بَأْسٌ، رَأْسٌ”.

(ب) الهمزة المفتوحة بعد ساكنٍ صحيح، مثل: “مَسْأَلَةٌ”.

الهمزة المفتوحة بعد فتح، مثل: “رَأَى - مَنَاوَةٌ”.

ترسم الهمزة المتوسطة مفردةً فيما يأتي:

(أ) الهمزة المضمومة بعد ساكنٍ، إذا وقع بعدها مدٌّ وتعذر اتصالها بما قبلها، مثل: “مَذْعُومٌ، يَشَاءُونَ”.

(ب) الهمزة المضمومة بعد الواو الساكنة أو المشددة بالضم، مثل: “ضَوْءُكَ، تَبَوُّؤُكَ”.

(ج) الهمزة المفتوحة بعد ساكن، مثل “جَزْءَانٌ، جَزْءٌ، جَاءَ، قِرَاءَةٌ”.

(د) الهمزة المضمومة بعد ضمٍّ، إذا وقع بعدها مدٌّ وتعذر اتصالها بما قبلها، مثل: “رُؤُوسٌ، يَجْرُؤُونَ”.

(هـ) الهمزة المضمومة بعد فتح، وتعذر اتصالها بما قبلها، مثل: “رِعُوفٌ، يِيدِعُونَ، يَقْرَءُونَ”.

٥- تحذف صورة الهمزة المتوسطة، وترسمُ مدَّةً على ألف فيما يأتي:

(أ) الهمزة المفتوحة بعد ساكن، إذا وقع بعدها مدٌّ، وأمكن اتصالها بما قبلها، كما في: “ظَمَانٌ، مَلَانٌ”.

(ب) الهمزة المفتوحة بعد ساكن، إذا وقع بعدها ألف المشي،
أو الفاعل، وأمكن اتصالها بما قبلها، نحو "ملجآن".

(ج) الهمزة المفتوحة بعد فتح إذا وقع بعدها مدّ في المفرد،
أو جمع التكسير، أو جمع المؤنث السالم، وأمكن اتصالها بما
قبلها، مثل: "مَال، مَآذَن، مكافآت".

المبحث الثالث

الهمزة المتطرفة

الهمزة المتطرفة، هي التي تقع آخر الكلمة حقيقةً، ولها أربع

مور:

١- تُرسم الهمزة المتطرفة على الياء إذا كان الحرف الذي
قبلها مكسوراً، مثل: "مُبْتَدِئٌ، ناشئٌ، لم يَجِئْ".

٢- ترسم الهمزة المتطرفة على واوٍ، إذا كان الحرف الذي
قبلها مضموماً، مثل: "التكافؤ، ردؤ، لَمْ يَجْرُؤْ".

أما إذا كانت الهمزة مسبقة بواوٍ مضمومة مشددة، فإنها
تُكتبُ على السطر، مثل: "التبوء".

٣- تكتب الهمزة المتطرفة على ألف، إذا كان الحرف الذي
قبلها مفتوحاً، مثل: "قَرَأَ، يَبْدَأُ، اِبْدَأْ".

٤- تُكتب الهمزة المتطرفة على السطر، إذا كان الحرف
الذي قبلها ساكناً، مثل: "جُزْءٌ، شَيْءٌ".

المبحث في الزيادة والحذف

زيادة الهمزة

المراد بالهمزة هنا همزة الوصل، وتزاد أولاً في كل كلمة تعذر الابتداء بها لسكونها، كما في: "قد انقضى من العمر أكثره فاستقم وأتبه".

حذف الهمزة

(أ) تحذف همزة القطع وجوباً في موضعين:

١- أفعال الأمر "كل، خذ، مر".

٢- مضارع الرباعي "يُحسن، يكرم".

(ب) تحذف همزة الوصل وجوباً في الآتي:

١- الهمزة المكسورة أو المضمومة، إذا دخلت عليها همزة الاستفهام، كما في: "أبُنكَ محمد أم خالد؟ اضطراباً تأخرت؟- أصفى البنات على البنين؟ أَسْتَخْرِجُ اللؤلؤ من البحر؟"

ولا تحذف همزة الوصل المفتوحة إذا سُبِقَتْ بهمزة الاستفهام، فلا يلتبس الاستفهام بالخبر نطقاً في نحو "أَلْعَلُّمُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ؟- قُلْ اللَّهُ أَذُنُ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ؟"

همزة الوصل الواقعة بعد الواو والفاء، مثل "فات"،

همزة "اسم" في البسملة التامة "بسم الله الرحمن

رحيم"، ولا حذف في نحو "باسم الله".

همزة "أل" إذا دخلت عليها اللام الجارة أو الابتدائية، كما في قوله تعالى: "لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ"، وقوله

تعالى: "وَلَا آخِرَةَ خَيْرَ لَكَ مِنَ الْأُولَى".

همزة "ابن، وابنة" إذا وقع أحدهما نعتاً مفرداً غير مقطوع، و لم يكن أول السطر، ووقع بين عَلمين مباشرين ثانيهما أب أو أم للأول ولو بالشهرة أو التبنى، ولم يكن لفظ أبيه.

فإذا اجتمعَت هذه الشروط وجب حذف الألف وترك التنوين من العلم الأول، كما في "رضى الله تعالى عن أبي بكر بن أبي قحافة، و عبد الله بن أم مكتوم- وطهر الله مريم بنته عمران- ورفع عيسى بن مريم- ورحم الله المقداد بن الأسود".

فلا حذف في قوله تعالى: "وقالت اليهود عزيز ابن الله"،

لأن "ابن" في الآية وقع خيراً للمبتدأ.

ولا في نحو "رضي الله عن الحسن والحسين ابني علي"،
لأنه مثنى، ولا في نحو "رأيت خالداً ابن محمد" برفع "ابن"
على أنه خبر مبتدئ محذوف.

ولا في نحو "قال محمد هو ابن مالك"، لزوال الاتصال
بضمير الفصل.

ولا في نحو "حكاه ابن الأعرابي، ورواه سعد ابن أخي"،
لأنه لم يقع بين العلمين.

ولا في نحو "رواه زياد ابن أبيه، لأن الثاني ليس أباً للأول.

زيادة الألف

تُزاد الألف، فتكتب دون أن يُنطق بها في المواضع التالية:

١- بعد واو الجماعة المتطرفة في الأفعال، مثل: "كلوا
واشربوا ولا تسرفوا".

٢- في كلمة "مائة" إذا كانت مفردة أو مثناة أو مركبة،
مثل: "مائة، مائتان، ثلاثمائة".

أما في الجمع والاسم المنسوب إلى المائة فلا تزداء، مثل:

ن، النسبة المئوية.

في الفواصل والقوافي عند إرسال الصوت، كما في
"وتظنون بالله الظنونا"، وقول الشاعر:
إذا الدولة استكفت به في ملمة
كفاها فكان السيف والكف والقلبا

تنبيه: لا تُزاد الألف في الأحوال الآتية:

١- واو الجماعة المتوسطة، كما في: "احترمواهم،
رعظوهم".

٢- الواو التي هي علامة الرفع، مثل: "أبو الفضل، طالبو
المدرسة، معلمو دارالعلوم".

٣- الواو الواقعة لاماً للفعل، مثل: "يدعو، تسمو، ترجو".

٤- واو الإشباع، نحو "سبقتكمو".

حذف الألف

تحذف الألف في المواضع التالية:

١- ألف "ما" الاستفهامية إذا جرّت باسم أو حرف، ولم
تُرَكَّب مع "ذا"، كما في: "بمقتضام تظلم الناس؟ عمّ

يتساءلون؟، فيم تفكر؟“ وذلك للفرق بين الخبر والاستفهام.
فلا تحذف في مثل ”بماذا جئت؟“، لأنها قدرُكَبْتُ مع
”ذا“.

٢- ألف ”يا“ الندائية، إذا كان المنادى لفظ ”أى“، أو
”أية“، أو ”ابن“، أو ”ابنة“، أو ”أهل“، كما فى: ”يايها
الإنسان، يأتها النفس، يا بن آدم، ي أهل الكتاب.“

٣- ألف التنوين فى المواضع الآتية:

(أ) الاسم المنتهى بالتاء المربوطة، كما فى: ”أطلب من الله
رحمةً واسعةً“.

(ب) الاسم المنتهى بالهمزة، مثل: ”شربتُ ماءً، سمعتُ نبأً“.

(ج) الاسم المقصور، كما فى: ”ضربت فتى، كسرت
عصا“.

٤- ألف ”ها“ التنبيه فى الأحوال التالية:

(أ) إذا جاء بعدها اسم إشارة غير مبدوء بتاء، ولا مختوم
بكاف الخطاب، و لم تسبق بأى، كما فى: ”هذاه، هذه، هذان،
هؤلاء، ههنا، هكذا“.

(ب) إذا جاء بعدها ضمير مبدوء بالهمزة، كما فى: ”هأنا،

”أنا“ متبوعاً باسم
إذا جاء بعدها ضمير المتكلم ”أنا“ متبوعاً باسم
إشارة ”ذا“، و فى تلك الحالة تحذف ألف ”أنا“ أيضاً، كما
فى: ”هأنذا“.

٥- ألف ”ذا“ الإشارية المقترنة بلام البعد، كما فى: ”ذلك،
ذلكم“.

٦- فى الكلمات الآتية: ”الله - السموات - لكن -
أولئك - طه - يس - حم - طسم - الرحمن - الاله -

زيادة الواو

تزداد الواو فيما يأتى:

١- فى ”أولئك، أولاء، أولى“ الإشاريات، و ”أولو، أولى“
بمعنى أصحاب، و ”أولات“ بمعنى صاحبات.

٢- فى الإشباع جوازاً، نحو ”سبقتمو، عليكمو“، وينطق
بها مع الحذف خطأ، وذلك فى الشعر فقط، كما فى قول
الشاعر:

بالعلم والمال بينى الناس ملكتهم

لم يبين ملك على جهل وإقلال

٣- فى كلمة "عمرو" للتفريق بينها و بين كلمة "عمر"، وذلك فى حالتى الرفع والجر، مثل: "نبح عمرو، والتقيتُ بعمرو"، ولا تزداد فى حالة النصب مثل "شاهدت عمراً".

ولا تزداد الواو فى "عمرو" إلا إذا توافرت فيها الشروط الآتية:

١- ألاّ تصادف إلى ضمير، فإذا أضيفت إلى ضمير لم تُزد الواو مثل: "جاء عمرك".

٢- ألاّ تصغر، فإذا صُغِرَتْ لم تزد الواو، مثل: "جاء عمير".

٣- ألاّ تُقرَنَ بأل، فإذا قرنت بـ"أل" لم تزد الواو، مثل "جاء العمر".

٤- ألاّ تكون منسوبة، فإذا كانت منسوبة لم تزد الواو، مثل: "ذهب عمري".

٥- أن تكون علماً على شخص، فلا زيادة فى "عمر" بمعنى اللحم.

٦- ألاّ تكون مشاة، إذا كانت كذلك لاتزداد الواو مثل: "عمران".

ألا تكون فى قافية الشعر، فإذا كانت فى قافية الشعر فإنها لا تزداد نحو قول الشاعر:

كأنى لم أكن فيهم وسيطاً
ولم تك نسبتي فى آل عمر

ملاحظة: إن العرب زادوا الواو فى "عمرو" للتفريق بينها و بين "عمر" ولذلك لم يزيدها فى حالة النصب، لأن "عمر" لا تُنَوَّن فى حالة النصب، فهى اسم ممنوع من الصرف.

حذف الواو

تحذف الواو من كل كلمة اجتمعت فيها واوان أولاهما مضمومة، مثل: "داود، طاووس، راوق".

ولا تحذف الواو من "ذو". بمعنى أصحاب، وذلك خوفاً من التباسه بمفرده "ذو"، كذلك لا تحذف من مثل "الراوون والغاوون"، لأنّ بين الواوين فى مثل هذه الكلمات فاصلاً مقدّراً هو الياء المحذوفة.

زيادة الهاء

١- تزداد الهاء وجوباً فى موضعين:

۱- فعل الأمر الذی بقی علی حرف إذا لم یؤکّد بالنون، ولم تسبقه الواو أو الفاء، مثل: "فَهْ بِوَعْدِكَ".

۲- "ما" الاستفهامیة إذا حُرّتْ ووُقفَ علیها، مثل: "لقد ظلمتَ أَهْلَكَ فَلِمَهْ؟" و "کُتِبَتْ وَظِیفَتُکَ حَسَبَ مَهْ؟".
ب- تراد الهاء جوازًا فیما یأتی:

۱- فی الاسم المنتهی بحرف علة عند الوقف، مثل الآیة: "وما أدراك ما هیه؟"

۲- فیما آخره یاء المتکلم عند الوقف، مثل الآیة: "ما أغنی عَنّی مالیه، هَلْکَ عَنّی سُلْطَانِیَه".

۳- فی الاستغاثة والندبة، مثل "یا أُمّاه، وَاکْبِدَاه".

۴- فی "ما" الاستفهامیة المجرورة بحرف الجر، مثل: "عَمَّه تَبَحّث؟"

۵- فی الفعل المضارع الذی بقی علی حرفین، مثل: "لَمْ یَعِهْ".

مشکل الفاظ کے معانی

سبق نمبر ۱	مرجوة	مطلوبہ
مأثور	منقول	
اردو	کنز	زبا
ترک کردو	گذارنا	ذرا
اجتماع، جماعت	مدار، مناط	الجمع
ملاقات، انٹرویو	سبق نمبر ۲	مقابله
دھوکہ دینا، بددیانتی	منجم	غش یغش
أسبوعی	مزایا (مزیت)	ہفتہ وار
اطّلع یطلع	تولّی یتولی	آگاہ ہونا
سبق نمبر ۲	ریاسة	
سختی، تشدد	یشار إلیہ بالبنان	العنف
ملازم، الہکار	الخزى	الموظف
وہ کوتاہی نہ کریں	دھوکہ باز	لا یقصرُوا
دقیق، سہل المراس	ذریعہ	نرم مزاج
لین الجانب	روزی کمانا	
عنیف، صعب المراس	پر سکون زندگی	سخت مزاج
عامل یعامل	سبق نمبر ۵	سلوک کرنا
سبق نمبر ۳	اہترّ یهترّ	
پابندی	محركات	المحافظة
کسی کام کو خود انجام دینا	اہلہانا	باشر یمشیر
	انجن، موٹر	

متعة	فائدہ، نفع	ازادے	اُطار
قوارب (قارب)	کشتیاں	بھاگنے پر مجبور کیا	دفعہ علی الفرار
آگ جلنا	اشتعال النار و	سبق نمبر ۷	
اکٹھے ہوتے ہیں	توقدھا	مسنولیت	ذمہ داری
گیس	تجمع، تزاکم	تفقد یتفق	خبر گیری
سانس لینا	غاز	بال	حال، دل
سبق نمبر ۶	تنفس یتنفس	عدل	بوری
آیل	بارہ سنگھا	کبہ	کپا
زھو	تکبر، فخر	شحم	چربی
تشابك یتشابك	الجب جانا، پھنسا	ناہینا	اعمی، ضریر
أشفق یشفق علیہ	رحم کرنا، ترس کھانا	بے یار و مددگار چھوڑنا	خذل، یخذل
بھوک لگ گئی	جاع، أصابه جوع	ساقط کردیا	وضع عنہ
تلاش کرنے لگا	جعل یفتش	سبق نمبر ۸	
آخر کار	أخیراً، آخر الأمر	طارذ یتطارذ	بھگانا، دور کرنا،
تکلیف کا اظہار کیا	تظاهر بالآلم	سدّد یسدد	سیدھا کرنا، تان لینا
لنگڑانا	عرج یرعج	أطلق النار	فار کیا
ماہر	ماہر، خبیر، بارع	صلا حیثیں	مواہب
علاج کرنا	معالجة، مداواة	قابو پانا	تغلب، ہیمن علیہ
ٹانگ پھیلائی	مدّ رجلاً	ممتاز کرنا	میز، فوق
دولتی ماری	رفس رفسة	حیران کن	مُدھش، مُحیر

تقدّم، رقی	گھاس	حشیش
سدّ	چونچ	منقار
کھرباء	کامنا	لسع، قرص
ولّد یولّد	نشانہ خطا گیا	أخطأ الهدف
فضاء، جوّ	سبق نمبر ۱۱	
دور مُهمّ	کون	کائنات
لعب یلعب	یستبعدون	محال سمجھتے ہیں
سبق نمبر ۹		سبق نمبر ۱۲
دفع یدفع	داخل ہونا، پہنچنا	سخت کوشش
کادیکید	چال چلنا	بیکار
تن	بدبور دار	بوجھ
دستر خوان	مائدة، سفرة	کفالت کرنا،
اچانک	فجأة	پیشہ
ڈونگا	قصعة	امانت، صدق
کونہ	ناحیة	سبق نمبر ۱۳
سبق نمبر ۱۰		
أعجم	گوٹگا	مشتعل ہونا
خطب	مصیبت	احتوی یرحتوی
چیونٹی	نملة	مکاتب
بھلنا	زلّ یزل	یسجل الحضور
		مانیٹر
		عریف

سبق نمبر ۱۴

نیبل	عمدہ	یقل	عال یعول	محتاج ہونا
برخی	ڈھیلا کرتا ہے	اعوان	مددگار	کاٹتا ہے
برفرف	(پروں کو) ہلاتا ہے	کنائن (کنائے)	ترکش	
بجذب	کھینچتا ہے			

سبق نمبر ۱۸

لایبالی	پرواہ نہیں کرتا	فاشیہ	پھیلی ہوئی، عام	
فلک یفلک	کھولنا	ناہیک	تجھے کافی ہے	
طلیق	آزاد	آزاد کیا	اعتق، حرر	
		خاتمہ کیا	قضی علیہ	

سبق نمبر ۱۵

یسخن	گرم کرتا ہے			
أحصی بحصی	شمار کرتا	زى	یونفارم	
دھیمی	ضلیل	دفا تر	کاپیاں	
		پار کرنا	عبر، جاز	

سبق نمبر ۱۶

فسیلہ	کھجور کا پودا			
أحفاد	پوتے	حوائج (حاجۃ)	ضروریات	
رطب	ترکھجوریں	فرشۃ	برش	
جنگل	غابہ، مفازۃ	معجون الأسنان	ٹو تھ پیسٹ	
نچے	مخالبا، براثن	لا تقضم	نہ کاٹ	

سبق نمبر ۱۷

مرآة	آئینہ	خضر	مہزیاں	
		بڑے	کیبار	

تعود یتعود

بصق

سبق نمبر ۲۱

سفر، ٹور، ٹرپ

جرمنی

ایئر لائنز

کمپنی، کارپوریشن

ریزرو کرنا

سامان

کشم

ویننگ ہال، انتظار گاہ

رفقار

بیلٹ

سگریٹ نوشی

شرکۃ لصنع

الأدویۃ

مکتب الحجز

رصیف

عربۃ

بنگ آفس

پلیٹ فارم

ڈبہ، بوگی

سبق نمبر ۲۲

خلیۃ

صیاد

کلید

نشوونما

سبق نمبر ۲۳

چڑھنا

شرمندہ ہوا

تجول يتحول

خلط، مزج

سبق نمبر ۲۴

پریشان، خوفزدہ

سرچکراتا

(دانت) بجتے ہیں

چیخ و پکار

قریب الموت

خاطر جمع رکھیں

کھینچنا

درست، نارمل

مذعورۃ

دوار

تصطک

صراخ

مشرف علی الموت

هدی روعک

سحب

منتظم

نہل الوحیہ	چہرہ کھل گیا	زعزع	زور سے بلانا
شہیدہ	خواہش، طلب	عدہ	آزمائش، سختی
طبعاً	یقیناً، قدرتی طور پر	بتیبا	سایہ حاصل کرتا ہے
سبق نمبر ۲۵	پہلو تہی کرنا	تجنب، اعراض	تجنب، اعراض
مغبول	انقصان رسیدہ	بل	بحر
اقتدر	خالی ہونا، دیران ہونا	سبق نمبر ۲۸	سبق نمبر ۲۸
ہدم بھیمہ	چکر لگانا	تستائسوا	تم اجازت لو
سبق نمبر ۲۶	گھنی	الخ یلح	اصرار کرنا، زور دینا
الحرس	احتیاط، بچاؤ	دناءة	خست، کمینگی
حذر	تالی بجانا	سنوارنا	اصلاح، تہذیب
صفق بصفق	حداول	عام ہونا	شاع یشیع
ندی	ذاب یدوب	سبق نمبر ۲۹	سبق نمبر ۲۹
گلنا	تخفف	خالل یخالل	دوستی کرنا
بلکا ہو گیا	سبق نمبر ۲۷	هوة	گڑھا
لین	کچی اینٹیں	تجانی	وحدۃ، عزلة
الغنی یلغی	پاتا	اکٹنا	سٹم، ضجر
اشم	بلند و بالا	سبق نمبر ۳۰	سبق نمبر ۳۰
رزانہ	سنجیدگی، متانت	الصقر	شکرا
اضطر یضطّر	تا شکر گزار بنانا	أخرس	گونگا
		الطیور الجارحة	شکاری پرندے

شکار	حرطوم	رہ کا پاپ
نفرت کرنا، ناپسند	صنوبرۃ	لونی
رعی یرعی	مقید کرنا	قید، حبس
تعب	خوشگوار	رائق، لطیف
سبق نمبر ۳۱	ارتعد، ارتجف	سبق نمبر ۳۳
أنقذ ینقذ	اجتاز	پار کیا
سبق نمبر ۳۱	خطف	چھینا، اچک لیا
دوپہر کا کھانا، لنج	بؤہ	کیس
کانٹا	زہر	سٹم
پلیٹ، ڈش	عشرات	سبق نمبر ۳۲
سلاد	نکبة	لغزشیں
سفارت خانہ	دار السفارة	مصیبت، آفت
وزیر	تاشیرۃ	سبق نمبر ۳۵
پاسپورٹ	جواز السفر	ماحول
ریٹرین ٹکٹ	تذکرہ الذہاب	تمباکو
سبق نمبر ۳۲	والایاب	بلند پریش
الحديث عن النفس	آپ بیتی	ضغط الدم
تیار	بہاؤ، رو، کرنٹ	دق
مأسورة	پاپ	علب (علبة)
أنبویۃ	نالی، پاپ	سحائر (سبحارة)
		خیال رکھنا

جوا	قمار، میسر	مصعده	لفٹ
جڑ	اصل، اساس	أریکة	صوفہ
نشہ آور اشیاء	مخدّرات منشیات	مفرش	میز پوش
سمگلنگ	تہریب	زہریہ	گلدان
ذخیرہ اندوزی	احتکار	جهاز	سیٹ، سٹم
سبق نمبر ۳۶			
شجار	جھگڑا	نساك	عبادت گدار
عملہ	کرنی، سکہ	الثواء	اقامت
بلاط	فرش، ٹائل	دون	کتر، گھٹیا
حلوائی	حلوانی	دھلّی چھاؤں	ظلل زائل
مٹھائی	حلوی، حلاوة	سبق نمبر ۳۹	
بددیانت	غاش، خائن	خطورة الأمر	معاملہ کی نزاکت
بھانپ گیا	تفطن	أسلاك (سلک)	تاریں
کم تولنا	نخنس الوزن	کَشک	بو تھ، کھوکھا
گننا	عدّ، إحصاء	الدفاع المدنی	شہری دفاع
سبق نمبر ۳۷			
شقہ	فلٹ، گھر	رجال الإطفاء	فائر بریگیڈ والے
حی	محلہ، ٹاؤن	أحمد	بجھا دیا
طابق	منزل	مواطن	شہری
شرفہ	بالکونی	مکمرانا	صدم
		بے ہوش ہوا	أغمی علیہ

انسئل ینسل	سیارة الإسعاف	انسئل ینسل	پچھلے نکل جانا
حصباء	سبق نمبر ۳۰	انسئل ینسل	سنگریاں
قوم، اسمبلی	سبق نمبر ۳۲	انسئل ینسل	چوٹی
صوبائی اسمبلی	سبق نمبر ۳۳	انسئل ینسل	شاخ، شہنی
پارٹیاں	سبق نمبر ۳۴	انسئل ینسل	چچھاتا ہے
سرگرمیاں	سبق نمبر ۳۵	انسئل ینسل	دم
نامزد امیدوار	سبق نمبر ۳۶	انسئل ینسل	چکنا
حلقہ	سبق نمبر ۳۷	انسئل ینسل	مقابلہ کرنا
نشان	سبق نمبر ۳۸	انسئل ینسل	نگنا
ووٹ	سبق نمبر ۳۹	انسئل ینسل	سبق نمبر ۴۰
ووٹر	سبق نمبر ۴۰	انسئل ینسل	پھیلنا، پیدا ہونا
ناخب	سبق نمبر ۴۱	انسئل ینسل	ادارے
جدول الانتخاب	سبق نمبر ۴۲	انسئل ینسل	پرائیویٹ گاڑی
صندوق الانتخاب	سبق نمبر ۴۳	انسئل ینسل	پبلک
تفرز	سبق نمبر ۴۴	انسئل ینسل	خجیدہ
برلمان	سبق نمبر ۴۵	انسئل ینسل	پیداوار، پروڈکشن
اعضاء	سبق نمبر ۴۶	انسئل ینسل	دولت نامیہ
منتشور	سبق نمبر ۴۷	انسئل ینسل	دولت متقدمہ
کابینہ	سبق نمبر ۴۸	انسئل ینسل	سماد
سبق نمبر ۴۹	سبق نمبر ۵۰	انسئل ینسل	کھاد
بلانا، اکسانا	سبق نمبر ۵۱	انسئل ینسل	نڈب یندب

کپڑا	نسج	ارتجت	گونج اٹھا، لرز گیا	گہری ہوتی	قلقاس	اردی
ٹینک	دبابہ	العواثق	کنواری عورتیں	جھینٹ چڑھنے والے	زنجبیل	ادرک
میزا کل	صاروخ	ہوش میں آنا	آفاق یفیق	قیادت	صلصہ	چٹنی پیپ
بکتر بند گاڑی	سیارۂ مدرعہ او مصفحة	قربان کرنا	ضحیٰ	آجل یوجل	نعناع	پودینہ
جنگی آلات	آدوات حربیہ	سبق نمبر ۴۶	سبق نمبر ۴۶	سبق نمبر ۴۸	خیار	کھیرا
سبق نمبر ۴۴	المبادئ	اصول	نفذ	توڑ دیا	قضاء	کڑی، تر
طلسمہ	پینڈ پیپ	مواخاة	بھائی چارہ	صلح، جنگ بندی	ابلا ہوا انڈا	بیضۂ مسلوقة
ترعہ	نہر	رخاء	خوشحالی	پیچھے	تلا ہوا انڈا	بیضۂ مقلیہ
موارد	ذرائع	غایات	مقاصد	عزت افزائی کی	آلیٹ	عجۃ
اتر گیا	زال	عصبیہ	تعصب	چھیننا	کھیر	ارز ملبن
آرام دہ	مُریح	دعو قراطیہ	جمہوریت	سبق نمبر ۴۹	ڈبل روٹی	خبز افرنجی
ایوان صدر	قصر الرئيس	شیوعیہ	سوشلزم	سبزیوں	مکھن	زبدہ
کھینچنا	سحب یسحب	رأسمالیہ	سرمایہ دارانہ نظام	کدو	لسی	روب
داستان	قصۃ	إقطاعیہ	جاگیر دارانہ نظام	بندگو بھی	پراٹھا	خبز مُطَبَّق
سبق نمبر ۴۵	سبق نمبر ۴۵	مسبار	کسوٹی، معیار	کریلا	زردہ	ارز ملون
مکانہ	مقام و مرتبہ	سبق نمبر ۴۷	سبق نمبر ۴۷	مٹر	پلاؤ	ارز مُلَحَّم
حنق	غصہ	بضائع، سلع	ساز و سامان	بھنڈی	سویاں	شعریہ
سوط	کوڑا	غمضة العين	آنکھ جھپکنا	پالک	پختی	سبق نمبر ۵۰
مرغ بمرغ	لت پت کرنا	عائق	روکنا	مولی، گاجر	تخلطخ	قابل تقلید
آن یثین	قریب ہونا	داس، بدہ		شامبھ		آلودہ ہونا

سبق نمبر ۵۶

زہد، پیر ہیز گاری

مقتل

فہرست، اسٹ

تتا

تتخواہ

حافیا

مزودہ

عصا، عکازہ

استعملہ، ولّہ

قصعہ

سبق نمبر ۶۰

شوروغل

کھول دو

بیڑی، بندھن

سعی الخلق

خیر، معروف

سبق نمبر ۶۱

رہنما، گائیڈ

دودھ جاری ہو گیا

تقشف

مصرع

قائمة

جزع

عطاء

ننگے پاؤں

توشہ دان

لاٹھی

گورنر بنایا

پیالہ

ضجہ

فک

وثاق

بدطینت

جھلائی

دلیل

در

آنا

دربان

تنگدستی

تھیلی

دینا، پہنچانا

دخول

زق، قرعہ

سبق نمبر ۵۷

قافلہ

گفتگو

لایبالی

زاویہ، رباط

أطلّ یظّل

سبق نمبر ۵۸

کڑوا

خزانہ

من یمن

یونحل

بنی بغشی

باب

نصور البید

صرّة

اتحف

آمدنی

مشکیزہ

عیر

مجاورة

پرواہ نہیں کرتا

خانقاہ

سایہ کرتا

مرّ

کنز

احسان جتانا

کوچ کرتا ہے

پابند، عادی

کمر بند، پیٹی

دو پھیلے ہوئے بازوؤں

مقدار، فاصلہ

یتمثل، یظہر

مُنیۃ، رجاء

نفس

فراشة

منکوب

سبق نمبر ۵۹

ڈٹ جانا

فراخدی

گھائیاں

اینٹیں

أطفأ، أزال

عطش، غلیل

سبق نمبر ۵۵

بخل کرتا

قرب حاصل کرتا

سمعة، صیت

مدمن

نطاق

باع

قید

آتی ہے

تمنا

دم

پردانہ

دردمند

صمد بصد

تراحاب

ثنیات

طلوب

بجھانا

پیاس

ضمن یضمن

تزلّف یتزلّف

شہرت

پانا، حاصل کرتا

ظلم و جور

خونریزی

معاف کرنا

چشم پوشی کرتا ہے

سبق نمبر ۵۱

خیرات کرنا

بردباری

سبق نمبر ۵۲

انتزیاں

چکی

سٹڈی، ریسرچ

نفاذ، اطلاق

سبق نمبر ۵۳

تہہ

قدم

کوتاہ ہونا

کامیاب ہوا

بند کرنا، کنڈی لگانا

کشتادگی

پانا، حاصل کرتا

استبداد

سفک الدماء

أقال یقیل

یتغاضی

تبرّع یتبرّع

تعمّل

أفتاب

الرحی

دراسة

تطبیق

قاع

خطوة

قصر

فلج

ارتجج

فرج

حظی یحطی

ضرع	تھن	تعاقد	معاہدہ کر لیا
اجترّ بجزّ	جگلی کرنا	تربیت	ٹھہراؤ، توقف
رغوة	جھاگ	أسل	نیزہ
لپیٹنا	لف، طوی		سبق نمبر ۶۴
نچوڑا	عَصَر	يعطِب	ہلاک ہوتا ہے
سیر ہونا	شیع یشیع	مکسب	کمانی، ذریعہ، آمدنی
	سبق نمبر ۶۳	يَعْدِي	بیماری لگانا
فلاة	جنگل، صحرا	أجرب	خارش زدہ
واری یواری	چھپانا، دفن کرنا	صائب	درست، نشانہ پر لگانا
عریف	نائب رئیس	حجب	چھپانا، روکنا
برید	نامدبر، قاصد	ظمان	پیا سا
تسلّ بخش	شاف، مقنع	غص	حلق میں اٹکنا
اجنبی	غریب	اختیر	آزمائش کر
معاملہ	أمر	فحص	جانچ پڑتال
راز	سرّ	منية	موت
پچھے آنا	تبع	برية	مخلوق
پیش کیا	عَرَض علیہ	ثنی یشی	موڑنا، پھیرنا
	سبق نمبر ۶۳	جنح	ماکل ہونا
خصیب	سر سبز	نفق	غار، سرنگ
نہش	کاٹنا، ڈسنا	سلم	

بہت دور، انتہائی	أقصى	الگ تھلگ ہو جا	سبق نمبر ۶۵
جھاڑ دینا	قمّ یقم	وعدہ خلاف	نیزہ
پیوند لگانا	رفع یرقع	عہد شکنی	سبق نمبر ۶۴
سفارش	شفاعة	کوتاہی	ہلاک ہوتا ہے
إعجاز القرآن	مثل	مشقت	کمانی، ذریعہ، آمدنی
نمونے، مثالیں	قیم	جواز پیدا کرنا	بیماری لگانا
اقدار	رائع	زیادتی، جارحیت	خارش زدہ
شاندار، خوشنما	خصیب	حالات	درست، نشانہ پر لگانا
صاحب خیر و فیض	بہر یربہر	مقالات	چھپانا، روکنا
چکا چونڈ کرنا	مشاعر	خلق النبی ﷺ	پیا سا
احساسات	مدی	بلند مرتبہ، چمکدار	حلق میں اٹکنا
مسافت، دوری	التحدی	انواع، اقسام	آزمائش کر
چیلنج	المعارضة	ملا مت، مواخذہ	جانچ پڑتال
مقابلہ	رونق	سامنے کے چار دانت	موت
رونق، حسن، بہار	النصيحة	زخمی کرنا، سر پھاڑنا	مخلوق
الدين النصيحة	إسداء	زہر دینا	موڑنا، پھیرنا
خیر خواہی	تخلّی یتخلّی	کنواری	ماکل ہونا
احسان کرنا	مکلف	پردہ	غار، سرنگ
دستبردار ہونا		گھل مل جانا	
پابند، ذمہ دار			

الوعی	شعور	دور	کردار
فعالة	موثر	ایجابی	مثبت
بناء	تعمیری	مراقد	عام ضروریات کی چیزیں
أتباع	پیروکار	ارہابی	دہشت گرد
جنب	پہلو	العنف	تشدد
فوارق	اقتیازات	صادر یصادر	ضبط کرنا
مبدأ الشوری	مبدأ الشوری	الإسلام لم ينتشر بالسيف	
مبدأ	اصول، قاعدہ	أقصى	انتہائی
سدید	درست، پختہ	حمامات الدماء	خون کی ندیاں
نبراس	چراغ	أراق يريق	بہانا
تكوين	تشکیل	محتلة	مقبوضہ
أبرم يرم	مضبوط و مستحکم بنانا	العلامة محمد اقبال	
مكيدة	چال	فذة	نادر
عدل عنه	انحراف کرنا	أودع يودع	امانت رکھنا
ركب	قافلہ	ثاقب	روشن، بیدار
الجهاد الإسلامي	خواہشات	اقترح	رائے یا تجویز دینا
أهواء	تیار کرنا، مہیا کرنا	الماجستير	ایم۔ اے
تحضير	حوصلہ	العالية	بی۔ اے
الروح المعنوية		المانيا	جرمنی

الوعی	منشود	اور ٹیبل	مطلوب
فعالة	هدف	ڈاکٹریٹ	مقصد، مارگٹ
بناء	شہادات تقدیر	وکالت	تقریفی اسناد
أتباع	منہج درسی	صدارتی	نصاب تعلیم
جنب	باقہ	جوش، جذبہ	گلدستہ
فوارق	مؤامرة	ضیاء الأمة	سازش
مبدأ الشوری	محاضرة	مصيبت میں پھنسا	لیکچر
مبدأ	محكمة الاستئناف	تورط يتورط	سپریم کورٹ
سدید	العظمی	قوض يقوض	مسل
نبراس	دائب	غراء	دارالعلوم (۱)
تكوين	حقیقہ سمجھنا	استهان	ارتقاء، ترقی
أبرم يرم	اصول، قواعد	مبادئ	بنیادی، انقلابی
مكيدة	ذیل سمجھنا	استخف	معاشریات
عدل عنه	حالات	ظروف	سیاسیات
ركب	شدید	مسیس	تقاضے
الجهاد الإسلامي	بقاضے	متطلبات	عمارت
أهواء	جدید	الحديث	ہاشل
تحضير	آغاز، اول، یکم	مستهل	لیکچر ہال، آڈیٹوریم
الروح المعنوية	برتن کا پور پانی پینا	استشف	منسوبہ جات
	بی۔ اے	لیسانس	
	بھیجنا	أوفد يوفد	

٧٦	الكلب الطامع	٣٣
٧٩	النصائح	٣٤
٨١	التدخين	٣٥
٨٣	الحديد بالحديد يفلح	٣٦
٨٥	فى شقة جديدة	٣٧
٨٨	مختارات من كلام النساك والزهاد	٣٨
٩٠	مساعدة الجيران	٣٩
٩٢	الانتخابات	٤٠
٩٤	غزوة بدر	٤١
٩٧	الطائر الأحق	٤٢
١٠٠	العمل حياة	٤٣
١٠٣	الطلبة	٤٤
١٠٦	سيدنا بلال رضى الله عنه	٤٥
١١٠	المبادئ المثالية فى الإسلام	٤٦
١١٣	المناظرة بين السيارة والطيارة	٤٧
١١٦	فتح مكة	٤٨
١١٩	الخضروات	٤٩

٣٧	شيخ يغرس فسيلة	١٦
٣٩	حكيم وأمثال	١٧
٤١	سيدنا ابوبكر الصديق رضى الله عنه	١٨
٤٤	البر	١٩
٤٦	الآداب	٢٠
٤٨	رحلة بالطائرة	٢١
٥٠	تلميذ وابنه	٢٢
٥٢	السارق وابنه	٢٣
٥٤	التمثيلية	٢٤
٥٧	الرحمة	٢٥
٥٩	من يربط الجرس	٢٦
٦١	المؤمن	٢٧
٦٣	من أنوار القرآن الكريم	٢٨
٦٦	من بستان الحديث الشريف	٢٩
٦٩	الصقر	٣٠
٧١	ضيف من الريف	٣١
٧٣	قطرة الماء	٣٢